سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

(بدھ 27، جمعرات 28، جمعتہ المبارک 29، ہفتہ 30۔مارچ،
سوموار یکم اپریل، منگل 16۔اپریل 2024)
(یوم الاربعاء 16، ، یوم الخمیس 17، یوم الجمعہ 18، یوم السبت 19،
یوم الاثنین 21۔رمضان المبارک، یوم الثلاثہ 7۔شوال 1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: پانچواں، چھٹا، ساتواں اجلاس

جلد 5 (حصہ دوم): شمارہ جات : 6 تا 9

جلد 6: شمارہ : 1

جلد 7: شمارہ : 1

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

پانچواں، چھٹا، ساتواں اجلاس

بدھ، 27۔مارچ 2024

جلد 5: شمارہ 6

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	فہرست کارروائی	419
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	421
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	422
	پوائنٹ آف آرڈر	
4۔	اجلاس کی کارروائی بروقت شروع کرنے کا مطالبہ	423
5۔	معزز اراکین حزب اختلاف کے ایوان میں داخلے کا مطالبہ	424

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	بحث	
6-	سالانہ بجٹ برائے مالی سال 24-2023 پر عام بحث (۔۔۔جاری) ------------	426
	جمعرات، 28-مارچ 2024	
	جلد 5: شمارہ 7	
7-	فہرست کارروائی ------------	527
8-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	539
9-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	540
	حلف	
10-	نو منتخب رکن اسمبلی کا حلف ------------	541
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
11-	مطالبات زر برائے سال 24-2023 پر بحث اور رائے شماری ------------	542
12-	منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ برائے سال 24-2023 کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	619
	جمعتہ المبارک، 29-مارچ 2024	
	جلد 5: شمارہ 8	
13-	فہرست کارروائی ------------	623
14-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	625
15-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	626
	بحث	
16-	ضمنی بجٹ برائے مالی سال 23-2022 پر عام بحث ------------	627

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

ہفتہ،30-مارچ2024

جلد 5: شمارہ9

17- فہرست کارروائی ------------ 669

18- تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------ 679

19- نعت رسول مقبول ﷺ ------------ 680

تحاریک التوائے کار

20- ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹراما سنٹر کے قیام کا مطالبہ------------ 683

21- چیچہ وطنی سے لیہ براستہ کمالیہ، پیر محل ایکسپریس ہائی وے کی تعمیر کا مطالبہ---------- 684

22- ضلع اٹک تحصیل فتح جنگ کے دیہات کی ہزاروں ایکڑ زرعی اراضی کو سپیشل اکنامک زون میں تبدیل نہ کرنے کا مطالبہ ------------ 686

بحث

23- ضمنی بجٹ برائے سال 23-2022 پر عام بحث (---جاری) ------------ 688

24- ضمنی مطالبات زر برائے سال 23-2022 پر بحث اور رائے شماری ------------ 690

25- کورم کی نشاندہی ------------ 737

26- ضمنی مطالبات زر برائے سال 23-2022 پر بحث اور رائے شماری (---جاری) ------------ 737

27- منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 23-2022 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------ 744

28- اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------ 744

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوموار، یکم اپریل2024	
	جلد 6: شمارہ1	
29۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	747
30۔	فہرست کارروائی	749
31۔	ایوان کے عہدے دار	753
32۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	755
33۔	نعت رسول مقبول ﷺ	756
34۔	پینل آف چیئرپرسنز	757
	سوالات (محکمہ مواصلات و تعمیرات)	
35۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	757
	توجہ دلاؤ نوٹس	
36۔	شیخوپورہ: مریدکے میں سعودیہ پلٹ شہری کے قتل سے متعلقہ تفصیلات	773
37۔	ضلع اٹک تحصیل حضرو کے علاقہ مانسر میں پندرہ سالہ بچے کے اغواء سے متعلقہ تفصیلات	777
	تحاریک التوائے کار	
38۔	خانپور ضلع رحیم یار خان کے رہائشی اوورسیز پاکستانی عمر فاروق کے پلاٹوں پر قبضہ مافیا کا قبضہ (۔۔۔جاری)	780
39۔	فیصل آباد: الائیڈ ہسپتال کی مشینیں خراب ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا	784
40۔	صوبہ بھر میں غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیوں کی بھرمار	786

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
41۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک -----------	793
42۔	قاعدہ a(2) 128 کے تحت آرڈیننسوں کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرار دادیں پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک -----------	793
	آرڈیننسز(میعاد میں توسیع)	
43۔	آئین کے آرٹیکل a(2) 128 کے تحت قرار دادیں -----------	794
44۔	آرڈیننس(ترمیم)سول سرونٹس پنجاب 2023 -----------	795
45۔	آرڈیننس(ترمیم)پولیس آرڈر پنجاب 2023 -----------	796
46۔	آرڈیننس(ترمیم)ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2023 -----------	797
	بحث	
47۔	امن وامان، قیمتوں پر قابو پانے اور موجودہ سیاسی صورتحال پر عام بحث -----------	798
48۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ -----------	857
	منگل، 16۔اپریل 2024	
	جلد 7: شمارہ 1	
49۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ -----------	861
50۔	فہرست کارروائی -----------	863
51۔	ایوان کے عہدے دار -----------	867
52۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	869
53۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	870
54۔	پینل آف چیئرپرسنز -----------	871

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	دعائے مغفرت	
55-	سانحہ نوشکی (بلوچستان) میں شہید کئے جانے والے افراد کے لئے فاتحہ خوانی	871
	زیرو آور نوٹس	
56-	صوبہ بھر کی مویشی منڈیوں میں ٹھیکیداروں سے قواعد وضوابط عملدرآمد کروانے کا مطالبہ	875
	سوالات (محکمہ سکولز ایجوکیشن)	
57-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	879
	تحاریک التوائے کار	
58-	پی پی-85 میانوالی میں گرلز سکول نہ ہونے کی وجہ سے بچیاں تعلیم سے محروم (۔۔۔جاری)	904
59-	منڈی بہاؤالدین کی ہاؤسنگ سوسائٹیوں میں سہولیات کی عدم فراہمی	907
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	تحریک	
60-	مسودہ قانون متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک	908
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
61-	مسودہ قانون (ترمیم) قوانین صوبائی اسمبلی پنجاب 2024	909
62-	قواعد کی معطلی کی تحریک	909
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
63-	مسودہ قانون (ترمیم) قوانین صوبائی اسمبلی پنجاب 2024	910
	قاعدہ 244-A کے تحت تحریک	
64-	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں مجوزہ ترمیم پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک	912

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	مجوزہ ترمیم (جو زیر غور لائی گئی)	
65۔	مجوزہ ترمیم قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 ------------	913
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
66۔	پاکپتن میں بابا فرید یونیورسٹی بنانے کا مطالبہ ------------	915
67۔	منڈی بہاؤالدین کے گاؤں ڈھوک نواں لوک میں دانش سکول بنانے کا مطالبہ ------	916
	بحث	
68۔	گندم کی قیمت خرید اور امن و امان پر عام بحث ------------	917
69۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	969
70۔	انڈیکس	

419

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

بدھ، 27-مارچ 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

عام بحث

"سالانہ بجٹ برائے مالی سال 24-2023 پر عام بحث"

421

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

بدھ، 27-مارچ 2024

(یوم الاربعاء، 16-رمضان المبارک 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں صبح 11 بج کر 39 منٹ پر زیر صدارت ڈپٹی سپیکر ملک ظہیر اقبال چنڑ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبد الغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا ٝ وَاغْفِرْ لَنَا ٝ وَارْحَمْنَا ٝ اَنْتَ مَوْلٰىنَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

سورۃ البقرہ (آیت نمبر 286)

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ کا ذمہ دار نہیں بناتا اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا بُرے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا بوجھ ہم پر نہ رکھیو۔ اور اے پروردگار ہمارے گناہوں سے درگزر کر۔ اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مددگار ہے۔ سو ہم کو کافروں پر غالب کر (286)

وَماعلینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

اس کرم کا کروں شکر کیسے ادا
جو کرم مجھ پر میرے نبی ﷺ کر دیا
میں سجاتا تھا سرکار کی محفلیں
مجھ کو ہر غم سے رب نے بری کر دیا
لحمہ لحمہ ہے مجھ پر نبی ﷺ کی عطا
دوستو اور مانگوں میں مولا سے کیا
کیا یہ کم ہے کہ میرے خدا نے مجھے
اپنے محبوب کا امتی کر دیا
وہ جو بھی زینت بنا ان کے دربار کی
جو بھی بیٹھا ہے محفل میں سرکار کی
کوئی صدیق فاروق عثمان ہوا
اور کسی کو نبی ﷺ نے علی کر دیا

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج سالانہ بجٹ 24-2023 پر بحث کا آخری دن ہے۔ آج کے لئے میرے پاس معزز اراکین کی لمبی فہرست موجود ہے۔ معزز اراکین سے استدعا ہے کہ مختصر وقت میں اپنی بات مکمل کر لیں اور آخر میں وزیر خزانہ بجٹ پر بحث کو wind up کریں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

اجلاس کی کارروائی بروقت شروع کرنے کا مطالبہ

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ ایک روایت بن گئی ہے کہ اجلاس ہر روز دو گھنٹے late start ہوتا ہے اور آپ اجلاس کو ختم کرنے میں بڑے punctual ہوتے ہیں۔ اگر وزیر خزانہ بہت مصروف ہوتے ہیں اور تشریف نہیں لاتے تو ہمیں بھی بتا دیا کریں کہ فلاں ٹائم اجلاس شروع ہونا ہے۔ آج بحث کا آخری روز ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ you have the power to extend the time. آج جتنے بھی ممبران یہاں موجود ہوں ان کو آپ ٹائم دیں تاکہ وہ اپنی بات کر سکیں۔ اس میں یہ نہ ہو کہ آپ 3 بجے قدغن لگا کر اجلاس ختم کریں اور پھر یہ رہ جائیں۔ اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ آج آپ ٹائم ضرور extend کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب! ان شاءاللہ تعالیٰ جیسے آپ نے یہاں پر کہا ہے تو ہم تو روزانہ معزز ممبران کو ٹائم دیتے ہیں۔ آج بھی آپ کی طرف سے جتنے بھی معزز ممبران کی لسٹ مجھے دی گئی ہے ان شاءاللہ تعالیٰ سب کو ٹائم دیا جائے گا۔ اب دعوت دیتا ہوں کہ جناب کرنل شعیب امیر صاحب بات کریں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

معزز اراکین حزب اختلاف کے ایوان میں داخلے کا مطالبہ

قائدِ حزبِ اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں آج ضرور آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلاؤں گا جو کہ کافی دنوں سے pending آرہا ہے ہمارے دو ارکان ابھی تک ایوان میں نہیں آئے ایک جناب احمر بھٹی ہیں، اُن کا ہمیں بھی پتا ہے کہ وہ پولیس کی custody میں ہیں اور دوسرے میاں محمد اسلم اقبال ہیں۔

جناب سپیکر! یہ آپ کا حق ہے کہ آپ اُن کو اِدھر لے کر آئیں ایک تو آپ نے Production Order جاری کرنے ہیں اور دوسرا ان کی security یقینی بنانی ہے۔ تین دن کے لئے میاں محمد اسلم اقبال کا پتا چلا کہ وہ یہاں آرہے ہیں تو پنجاب اسمبلی کے گرد اتنی پولیس لگائی کہ پنجاب اسمبلی کو cordon off کر دیا گیا، اُن دنوں یہ لگتا تھا کہ ہم کوئی دہشت گرد ہیں، ہم ایوان کے اندر جارہے ہیں، سب کی تلاشیاں لی جارہی تھیں۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ چند لوگ اندر آتے ہوں گے، across the board یہ بات کر رہا ہوں پتا نہیں کتنی دور گاڑیاں کھڑی ہوتی تھیں، ہم وہاں سے پیدل آتے، jammers لگے ہوتے تھے۔

جناب سپیکر! آپ کے جو ممبرز جنہوں نے ابھی تک حلف نہیں لیا اُن کا حلف آپ یقینی بنائیں، آپ Custodian of the House ہیں۔ آپ جب یہ یقینی بنائیں گے آپ کا تاریخ میں نام لکھا جائے گا نہیں تو routine میں یہ چلتا رہے گا، کل اُنہیں پارلیمانی لیڈر بنایا گیا ہے اس وقت وہ ہمارے پارلیمانی لیڈر ہیں۔ آپ اس بات کو یقینی بنائیں نہیں تو ممبرز کے اندر یہ frustration آرہی ہے کہ ہمارے دو ممبرز ہیں جن کے بارے میں کوئی پوچھ ہی نہیں رہا کہ کیا ہو رہا ہے اور یہ دونوں notified members ہیں الیکشن کمیشن نے اُن کو notify کر دیا ہے، وہ آنا چاہتے ہیں اور وہ bail پر ہیں۔ آپ نے آئی جی پنجاب بھی نئے لگا دیئے ہیں، ہم میاں محمد اسلم اقبال اور احمر بھٹی کے معاملے پر کوئی سمجھوتا نہیں کریں گے، کوئی compromise نہیں کریں گے ان کے بارے میں ہمیں یقین دلایا جائے کہ ہمارے ان دونوں ممبران کو ہاؤس میں لایا جائے گا۔ ایک ممبر کو Production Order پر لایا جائے گا اور دوسرے ممبر کی ہر court سے ضمانتیں ہیں جو اس وقت ہمارے

پارلیمانی لیڈر رہیں تو ہمارے لئے یہ کتنی شرم کی بات ہے کہ ہم سب ادھر بیٹھے ہوں اور پارلیمانی لیڈر ہمارے نہ ہوں۔

جناب سپیکر! میری ایک اور request ہے کل ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ چودھری پرویز الٰہی صاحب کی طبیعت کافی خراب ہے۔ گورنمنٹ سائڈ کی طرف سے اُن کے متعلق ایک الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے کسی کو اینٹیں ماری ہیں۔ آپ لوگ خدا کا خوف کریں کہ وہ ایک senior politician ہیں، former Deputy Prime Minister ہیں، چیف منسٹر رہ چکے ہیں۔ ویسے بھی چودھری پرویز الٰہی کے متعلق ہر بندہ جانتا ہے کہ وہ کس قسم کے انسان ہیں۔ آپ کی توجہ چاہوں گا پھر بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! جو چودھری پرویز الٰہی کی recommendation ہیں، جو ڈاکٹر وہ recommend کرتے ہیں اُنہیں اُن ڈاکٹرز کی اجازت دی جائے۔ حمزہ شہباز جس وقت اپوزیشن لیڈر تھے اسی چودھری پرویز الٰہی نے اُن کے Production Order جاری کئے تھے۔ 2002 میں مجھے ذاتی طور پر پتا ہے کہ یہ لوگ جب پرویز مشرف سے سمجھوتہ کرکے باہر گئے تھے تو حمزہ شہباز کو ادھر جتنی سہولتیں تھیں وہ چودھری پرویز الٰہی کے دور میں ملی تھیں کم از کم آپ اُن کے احسان کا بدلہ دے نہیں سکتے تو اُن کے ساتھ merit تو کریں۔ اس طرح نہیں ہوتا وہ ہمارے ایک 82 سالہ بزرگ ہیں ہمارے سینئر سیاستدان ہیں، وہ جس ڈاکٹر کو recommend کرتے ہیں کم از کم اُن ڈاکٹرز کو اُن کے پاس جانے دیا جائے بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر یہ ہے کہ میاں اسلم اقبال کو تو کسی نے نہیں روکا ہے، جب دل کرے، جب چاہیں وہ اس ایوان میں آسکتے ہیں۔ دوسرا جو آپ نے Production Order کی بات کی ہے تو سپیکر صاحب یہاں موجود ہیں وہ out of country نہیں ہیں اگر out of country ہوتے تو میں اس پر ضرور کوئی ruling دیتا اب کیونکہ سپیکر صاحب موجود ہیں تو اس کا decision وہ خود کریں گے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر گزارش یہ ہے کہ آپ نے بالکل کہا ہے کہ جو میاں محمد اسلم اقبال ہیں اُن پر کوئی معاملہ نہیں ہے۔ انہوں نے reported جتنے کیسز کا اُنہیں پتا چلا ہے اُن کیسز میں انہوں نے ضمانت کروائی ہوئی ہے۔ اب یہ نہ ہو کہ وہ یہاں پر آئیں تو کوئی نہ کوئی کیس ڈال کر اُنہیں لے جائیں گے، آپ اس حوالے سے کوئی assurance دیتے ہیں کہ وہ یہاں ایوان میں آتے ہیں تو اُن کے جتنے بھی کیسز ہیں اُن کے بارے میں آپ ہمیں لسٹ دے دیں، ہمیں یہ بتا دیا جائے کہ اُن کے خلاف کتنے کیسز ہیں اگر کوئی کیس رہ گیا ہو تو وہ اُس کی بھی bail کروالیں۔

جناب سپیکر! اگر وہ سب کیسز کی bail کروا کر یہاں پر اپنا oath لینے آجاتے ہیں تو یہاں سے باہر جانے پر اُن کو abduct کر لیا جاتا ہے تو اُس کا کون ذمہ دار ہو گا اس پر ذرا وضاحت کر دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر لسٹ منگوا لیتے ہیں، اس کو انشاء اللہ دیکھتے ہیں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ہمیں abduction کا ڈر ہے کہ میاں اسلم اقبال یہاں پہنچ تو جائیں گے لیکن جب وہ یہاں سے نکلیں گے تو اُن کو abduct کیا جائے گا۔ یہ بڑا serious concern ہے، ہمارے جو ممبرز ہیں ہم سب اس بات پر متفق ہیں کہ جس طرح ہمارے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہے اس طرح تو آگے سے یہ ہاؤس چلنا بھی مشکل ہو جائے گا۔ آپ ضرور اس concern کو address کریں، آپ اس کو دیکھیں اس معاملہ کو اس طرح سے light نہ لیں۔ Thank you very much.

بجٹ

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 24-2023 پر عام بحث (۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں دعوت دیتا ہوں کرنل شعیب امیر ملک صاحب کو وہ اپنی تقریر شروع کریں۔

جناب شعیب امیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین o جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں اس ایوان کی وساطت سے اپنے ضلع لیہ کی عوام کا بہت شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ پورا ضلع لیہ جو ہے وہ عمران خان کے نظریہ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور الحمدللہ دو ایم این ایز اور پانچ ایم پی ایز کی سیٹیں انہوں نے عمران خان کے نظریے کو جتوائیں۔

جناب سپیکر! بجٹ میں ساؤتھ پنجاب اور specially جو ہمارا پسماندہ ضلع لیہ ہے اس کے لئے کوئی خاطر خواہ فنڈز نہیں رکھے گئے، ہمیں یہ لگتا ہے کہ ہمارا استحصال ایسے ہی ہوتا رہے گا جب تک ہم جنوبی پنجاب کو ایک صوبہ نہیں بناتے کیونکہ جس طرح تخت لاہور فنڈز کی بندر بانٹ upper Punjab کے اضلاع کے لئے کرتا ہے ویسے تو مجھے بجٹ کی اس پوری کتاب کے اندر ڈسٹرکٹ لیہ اور خاص کر ساؤتھ پنجاب کا، آپ بھی ساؤتھ پنجاب سے ہی ہیں تو مجھے تو اس میں خاطر خواہ کوئی ایسا project نظر نہیں آیا کہ جس کے لئے فنڈز بھی رکھے گئے ہوں، صرف اُن projects کے لئے اس دفعہ فنڈز رکھے گئے ہیں جن سے cosmetic affect آتا ہو اور آپ کو پتا ہے ہمارے صوبے کے لئے cosmetics کتنی ضروری ہے اسی لئے زیادہ فنڈز اُن projects کے لئے رکھے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! جس طرح پنجاب کو چلایا جارہا ہے اور اوپر سے ہماری وفاقی گورنمنٹ IMF کی شرائط تلے جیسے دبی جاچکی ہے اس سے لگتا ہے کہ جو مہنگائی کا موجودہ طوفان چل رہا ہے اس میں بہت جلد اور اضافہ ہونے جارہا ہے جیسے گیس، بجلی، تیل اور روز مرہ کی چیزوں کی قیمتیں بڑھائی جارہی ہیں تو لگتا ہے کہ ہماری پنجاب کی بیچاری غریب عوام کو وہ راشن بیگ جن کے اوپر rejected اور کبوتر والے بابے کی تصویر لگی ہوئی ہے اُسی پر گزارا کرنا پڑے گا۔ انہیں اگر اتنا ہی عوام کا جذبہ ہے تو میرا ضلع لیہ بہت پسماندہ ہے اُدھر industrial zone بنایا جائے، اُدھر بہت ساری سرکاری زمینیں خالی پڑی ہیں، میرے حلقے کے دو موضع جات ہیں نواں کوٹ اور خیرے والا اُن کا اشتعال نہیں ہوا ہوا، اگر گورنمنٹ وہاں اشتمال کروالے تو آپ کو اُدھر اتنی زمینیں ملیں گی کہ آپ وہاں ایک بہت بڑا industrial zone plan کرسکتے ہیں اُس پر ذرا سوچا جائے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میرے حلقے کے کسانوں میں بہت زیادہ اضطراب پایا جاتا ہے جو یہاں پرانے نمائندے تھے انہوں نے شوشہ چھوڑا ہوا تھا کہ اُدھر کوئی solar project یا

کوئی solar park بنایا جا رہا ہے۔ میری اس میں گزارش ہے کہ اگر حکومت نے solar park بنانا ہی ہے تو وہاں جو اتنی زیادہ سرکاری زمینیں خالی پڑی ہیں اُن پر بنایا جائے نہ کہ پرائیویٹ بندوں کی مالکی زمینوں پر بنایا جائے اگر اس طرح کیا گیا تو اُدھر کافی لوگ agitate کریں گے جس کی وجہ سے وہ project کھٹائی میں جا سکتا ہے۔ میرے پسماندہ حلقے چوک اعظم اور چوبارہ میں دانش سکول اور Barani University کی بہت زیادہ ضرورت ہے اس پر میں وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کی توجہ چاہوں گا کہ میرے حلقے میں چوک اعظم، چوبارہ میں دانش سکول اور Barani University کو plan کیا جائے تاکہ اُدھر لوگوں کی ایجوکیشن اچھی ہو سکے۔

اس کے علاوہ آپ کلچ پلیٹوں والی سرکار کے لئے ایئر ایمبولینس ضرور چلائیں لیکن میری یہ گزارش ہو گی کہ کم از کم اس سے پہلے میرے حلقہ کے BHUs and RHCs کی ambulances اور دوائیاں پوری کر دی جائیں۔ THQ چوک اعظم اور THQ چوبارہ کی revamping کے لئے فنڈز کی approval ہو چکی ہے لیکن ابھی کچھ فنڈز اس کے بقایا ہیں وہ بقیہ فنڈز ہمیں دے دیئے جائیں۔ اسی طرح THQ چوک اعظم کا ٹراما سنٹر کی approval ہو چکی ہے اس کے لئے بھی فنڈز دے دیئے جائیں۔

جناب سپیکر! اسی طرح گرلز کالج نواں کوٹ اور گرلز کالج شاہ جمال near to completion ہیں، اب وہاں پر صرف کلاسز شروع ہونا باقی ہیں اور اس کے لئے بہت تھوڑے سے فنڈز درکار ہیں لہٰذا وہ فنڈز ہمیں دیئے جائیں تاکہ وہاں پر باقاعدہ کلاسز شروع ہو سکیں۔ اسی طرح چوک اعظم کی ایک سیوریج سکیم کا صرف پانچ یا دس فیصد کام باقی ہے لیکن صرف فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے وہیں پر کام رُکا ہوا ہے تو اس کو بھی priority basis پر مکمل کروائیں۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ کے علاقہ تھل میں سب سے بڑا مسئلہ پانی کا ہے، تھل کینال فیز-2 بڑے عرصے سے pending چلی آ رہی ہے اور اس سے پہلے جتنی بھی حکومتیں آئی ہیں انہوں نے اس پر کوئی توجہ نہیں دی ہے لہٰذا تھل کینال فیز-2 کو plan کیا جائے اور اس کے لئے جو بھی فنڈز درکار ہیں انہیں release کیا جائے تاکہ یہ کام ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کرنل صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب شعیب امیر: جناب سپیکر! سب سے آخر میں، میں یہی کہوں گا کہ میرے حلقہ میں دو موضع جات ایسے ہیں جن میں آئے روز لڑائیاں ہو رہی ہوتی ہیں اور قبضے ہو رہے ہوتے ہیں اور لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال خراب ہو رہی ہوتی ہے تو میری اس گورنمنٹ سے گزارش ہے کہ اس کو استعمال میں لایا جائے تاکہ ایک تو آپ کو وافر area مل جائے کیونکہ وہاں پر گورنمنٹ کی زمینیں پڑی ہوئی ہیں اور دوسرا وہاں کے مقامی سرداروں کی وجہ سے جو exploitation ہے وہ بھی ختم ہو جائے گی۔ سب سے آخر میں، میں یہی کہوں گا کہ:

عمران خان زندہ باد، پاکستان پائندہ باد

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ کرنل صاحب! جی، اب محترم احسن رضا خان اپنی بات کریں۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ مجھے آج تیسرے دن بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ تین دن سے بجٹ پر کافی گفتگو ہو چکی ہے۔ میرے خیال میں ابھی تو صرف تین ماہ کا بجٹ پیش کیا گیا ہے اور اس پر ہی اتنی طویل گفتگو ہو رہی ہے۔ ہمیں حکومت میں آئے ابھی ایک ماہ کا عرصہ ہوا ہے لیکن اس بحث میں اُن پانچ سالوں کا ذکر نہیں ہوا تو ان پانچ سالوں میں مہنگائی کا طوفان ہم نہیں لے کر آئے، اُن پانچ سالوں میں محکموں اور شعبہ جات کو ہم نے خراب نہیں کیا، اُن پانچ سالوں میں کرپشن کو ہم نے عام نہیں کیا تو آج یہ ہم میں سے کس کو مخاطب کر کے یہ اس طرح کی باتیں کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! ہم تو 2018 میں ایک پرامن اور ترقی کرتا ہوا پاکستان میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں چھوڑ کر گئے تھے ہم تو ایک ایسا پنجاب دے کر گئے تھے جہاں پر میرٹ کی رٹ قائم تھی، جہاں پر ایک دور تھا کہ کانسٹیبل سے لے کر اوپر تک تمام بھرتیاں میرٹ پر ہو رہی تھیں۔ DPOs and DCOs میرٹ پر قابلیت کی بنیاد پر لگ رہے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ SHO's بھی سفارش پر نہیں لگ رہے تھے۔ لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال بھی کنٹرول تھی۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف کی پوری دنیا تعریفیں کر رہی تھی لیکن پھر ایک ایسا دور آیا کہ وہی سسٹم جو ہم ایک صحیح ڈگر پر لے کر آ گئے تھے اس سارے سسٹم کو دوبارہ سے خراب کر دیا گیا۔ ایک چلتی ہوئی جمہوریت کو پھر disturb کیا گیا اور ایک ترقی کرتے ہوئے پنجاب اور پاکستان

کو پھر بدحالی کی طرف دھکیل دیا گیا اور ہم پر ایک ایسا لیڈر مسلط ہوا کہ جس نے پاکستان کے اداروں کو ہی نہیں بلکہ پاکستان کی جمہوریت کو بھی بہت بڑا نقصان پہنچایا۔ ریاست مدینہ کا نعرہ لگانے والوں نے پاکستان کا وہ حشر کیا جو کوئی دشمن بھی نہ کر سکا۔ آج میاں محمد نواز شریف کو چور کہنے والے یہ سن لیں کہ میاں نواز شریف صبر کا پہاڑ ہے وہ پاکستان کے لئے خوشحالی کی امید ہے۔ وہ ایک بہادر، دلیر، وضع دار اور صبر کرنے والا لیڈر ہے وہ جذباتی ہونے والا لیڈر نہیں ہے۔ ہم نے تو انہیں کچھ نہیں کہا ہم نے تو جیلیں کاٹی ہیں اور ہم نے تشدد بھی برداشت کیا ہے۔ ہمارے گھروں کو بھی مسمار کیا گیا تھا۔ ہماری لیڈرشپ نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کی ہیں اور ان کو ذہنی اور جسمانی torture بھی کیا گیا لیکن ہم تو نہیں بولے اور نہ ہی ہم نے انہیں کچھ کہا۔ وہ پنجابی کی ایک مثال ہے کہ ڈگی کھوتے توں تے غصہ کمہار تے

جناب سپیکر! ان کو لے کر آنے والے جنرل فیض اور باجوہ صاحب اور ان کو نکالنے والے بھی باجوہ صاحب ہی ہیں تو پھر اس میں نواز شریف کا اور ہمارا کیا گناہ ہے؟ پھر آپ نواز شریف کو چور کہتے ہیں جبکہ نواز شریف نے پاکستان کو ایٹم بم بنا کر دیا، نواز شریف نے پاکستان کو موٹرویز دیں۔ نواز شریف نے پاکستان کی سیاست میں ایک وضع داری اور برداشت کا عنصر دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خان صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! ابھی تو میں نے بجٹ پر بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، ایک ممبر کے لئے پانچ منٹ کا وقت ہے، آج general discussion کا آخری دن ہے اور ایک لمبی فہرست معزز ممبران کی میرے پاس موجود ہے تو میں نے سب کو ٹائم دینا ہے تاکہ ہر معزز رکن اپنے حلقہ کی بات کر سکے۔ Please آپ اپنی speech wind up کریں، آپ کے پاس آخری 30 سیکنڈ کا وقت ہے۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! میں اب اپنے حلقہ کی طرف آتا ہوں۔ میرا حلقہ پی پی-180 ہے اور میری constituency میں ابھی تک Degree College for Boys موجود نہ ہے تو

میں آپ کے توسط سے فنانس منسٹر صاحب سے humble request کروں گا کہ میرے حلقہ کے بچے 50 کلو میٹر کا سفر طے کر کے کالج میں پڑھنے جاتے ہیں لہٰذا وہاں ڈگری کالج کی اشد ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میرا وہاں پر قصبہ ایم سی الہ آباد ہے، وہ ایک لاکھ سے زائد آبادی پر مشتمل ہے تو میری humble request ہے کہ وہاں پر ایک سول ہسپتال کا قیام عمل میں لایا جائے۔ میں نے اپنے 2008 سے لے کر 2013 تک کے tenure میں وہاں پر ایک ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ بنوایا تھا تو میں یہ request کروں گا کہ اس کو ٹیکنالوجی کالج میں convert کرتے ہوئے اپ گریڈ کیا جائے۔ ان کے پانچ سالہ دور میں ہمارے حلقہ میں تمام سڑکیں تباہ ہو گئی تھیں لیکن جب حمزہ شہباز شریف کی تین ماہ کے لئے گورنمنٹ آئی تو اس وقت ADP میں ہماری roads کی rehabilitation کے لئے فنڈز رکھے گئے تھے۔ ضلع قصور میں چونیاں سے کنگن پور تک کی سڑک پر کھڈے بن چکے ہیں جس کی وجہ سے وہاں آئے روز ایکسیڈنٹ ہو رہے ہیں تو میں وزیر موصوف سے humble request کروں گا کہ اس سڑک کی ہنگامی بنیادوں پر rehabilitation کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، احسن صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ بہت شکریہ۔ جی، جناب خیال کاسترو صاحب!

جناب خیال احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت رحم اور کرم کرنے والا ہے۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے ٹائم دیا۔ میں اپنے رب کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھ پر رحمت کی، مجھ پر کرم کیا جس کی وجہ سے میں آج اسمبلی میں ہوں۔ میرے حلقے کی عوام نے میرا ساتھ دیا، میں آج یہاں پر اپنی بات نہیں کروں گا کہ الیکشن سے پہلے میرے ساتھ کیا ہوا؟ مجھے کتنے دن کس کس جگہ پر رکھا گیا اور کس کس طرح سے مجھے اُٹھایا گیا؟ لیکن میں ایک بات ضرور کہوں گا کہ کل یہاں پر حکومتی بنچوں سے ایک خاتون ممبر نے ایسی باتیں کہی ہیں جن کا جواب دینا میرے لئے ضروری ہے۔ ہم بہت آرام اور بہت عزت سے ہاؤس چلانا چاہتے ہیں لیکن انہوں نے ایسی باتیں کیں جن کا جواب دینا بہت ضروری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کاسترو صاحب! آپ بجٹ پر آئیں۔

جناب خیال احمد: جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ جادو سے حکومت چلتی رہی۔ نہیں، یہ حکومت جادو سے نہیں بلکہ اپنے کاموں سے چلتی رہی تھی۔ (معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ لوگ جو انڈسٹری بند کر کے گئے تھے ہماری حکومت میں وہ انڈسٹری چلتی رہی، اتنی انڈسٹری چل رہی تھی کہ ایک ایسا وقت آیا کہ میرے فیصل آباد میں مزدور نہیں ملتے تھے لیکن جب ان کی دوبارہ حکومت آئی تو وہی انڈسٹری دوبارہ بند ہو گئی جس سے بہت زیادہ بے روزگاری ہوئی اور غربت میں اضافہ ہوا۔ میں کہوں گا کہ میرے لیڈر نے کسی میڈیکل کالج میں جعلی طریقوں سے داخلہ لینے کی کوشش نہیں کی تھی۔ میرے لیڈر نے کسی طرح بھی بیماری کا بہانہ لگا کر ملک سے باہر جانے کی کوشش نہیں کی بلکہ میرے لیڈر نے ادھر رہ کر مقابلہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کا لیڈر حکومت میں ہو تو ملک میں لیکن جب حکومت میں نہ ہو تو باہر لندن میں سیریں کریں لیکن یہ میرا لیڈر نہیں کرتا بلکہ میرا لیڈر حکومت میں ہو گا تب بھی پاکستان میں ہو گا اور جب حکومت نہیں ہو گی تو انشاء اللہ پھر بھی پاکستان اور اپنی عوام میں ہو گا۔ اگر آج کے بعد کسی نے ہماری خاتون کے بارے میں باتیں کیں تو پھر ہمارے منہ میں بھی زبان ہے اور ہم اس سے زیادہ اور بہت پر زور طریقے سے جواب دیں گے۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ الحمد للہ ہمارے دور میں قبضہ مافیا سے دو لاکھ ایکڑ زمین چھڑوائی گئی تھی جو پاکستان کی تاریخ میں آج تک نہیں ہوا، ہماری حکومت نے سب سے زیادہ اس پر کام کیا تھا۔ مجھے اب پتا چل رہا ہے کہ اس زمین میں سے تقریباً ایک لاکھ ایکڑ پر دوبارہ قبضے ہو گئے ہیں۔ اسے دیکھیں اور جو حکومت کی زمینیں ہیں انہیں بچا کر عوام کی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کریں ان زمینوں پر ہسپتال اور یونیورسٹیز بنیں، بد قسمتی سے پچھلے بیس سالوں سے کوئی نیا ہسپتال نہیں بنا تھا لیکن ہمارے دور میں 21 یونیورسٹیز اور 20 ہسپتال بنے تھے۔ آپ نے ہمارا ہیلتھ کارڈ بھی بند کر دیا حالانکہ اس کارڈ کا عام لوگوں کو فائدہ تھا اس میں یہ نہیں دیکھا جاتا تھا کہ وہ کارڈ تحریک انصاف کے بندے کو مل رہا ہے، (ن) لیگ کے بندے کو مل رہا ہے یا پیپلز پارٹی کے بندے کو مل رہا ہے بلکہ پورے پنجاب کی 12 کروڑ کی آبادی کو مل رہا تھا۔ میں نے یہ بات دیکھی ہے کہ بیماری

میں ماں باپ کا علاج کراتے ہوئے لوگوں نے اپنے گھر بار بیچے ہیں لیکن عمران خان نے تو ہر گھر میں، ہر خاندان کی جیب میں دس لاکھ روپے کا ہیلتھ کارڈ ڈال دیا تھا۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! لیکن آپ نے اس ہیلتھ کارڈ کے ساتھ کیا کیا؟ چونکہ وہ عمران خان کا اچھا کام تھا جو (ن) لیگ والوں کو پسند نہیں آیا تو انہوں نے ہیلتھ کارڈ کا مقابلے کرنے کے لئے آٹے کے تھیلوں پر تصویریں لگا دی ہیں۔ کوئی ایسا کام کریں جس سے آپ کے لیڈر کی عزت میں اضافہ ہو لیکن ان کو فکر ہی نہیں ہے بلکہ ان کو تو صرف اپنے آپ کی فکر ہے کہ ہماری بڑی بڑی تصویریں لگ جائیں اور لوگ دیکھیں لیکن لوگوں نے تب دیکھنا ہے جب یہ ملک چلے گا، جب یہ انڈسٹری چلے گی، جب غربت ختم ہو گی تب یہ لوگ آپ کو appreciate کریں گے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کاسترو صاحب! Please wind up کریں آپ کے پاس آخری تیس سیکنڈ ہیں۔

جناب خیال احمد: میرے خان نے فیصل آباد میں کہا تھا کہ فیصل آباد والو کسی لوٹے کو جیتنے نہیں دینا، اللہ کے فضل سے فیصل آباد میں لوٹے کو کیا کسی چور کو بھی نہیں جیتنے دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔

جناب خیال احمد: جناب سپیکر! ہمارے ہاں واٹر سپلائی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ wind up کریں۔

جناب خیال احمد: جناب سپیکر! میں اپنی بات wind up کر رہا ہوں۔ ہمارے ہاں واٹر سپلائی اور سیوریج کے بلوں میں تقریباً ایک مرلے پر 130 فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے اگر پہلے ان کے پانی کا بل 300 روپے آتا تھا تو اب 700 روپے آئے گا۔ جن کا سیوریج کا بل 1000 روپے آتا تھا اب ان کا بل 2500 روپے آئے گا۔ لوگوں کا بل دینا بہت مشکل ہے آپ پانچ یا حد دس فیصد بڑھا لیں لیکن اتنی زیادتی نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کاسترو صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے، بہت شکریہ۔ محترم جناب محمد نعیم صفدر! ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ سلمیٰ بٹ!

محترمہ سلمیٰ بٹ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب کو السلام علیکم! جناب سپیکر! شکریہ، کل یہاں اپوزیشن سے ہمارے ایک بھائی ڈاکٹر صاحب نے ایک بات کی اور گنتی کر کے سنائی تھی کہ ہیلتھ کی مد میں فی کس کتنے روپے آتے ہیں اور وہ ناکافی ہیں۔ میں یاد دلانا چاہتی ہوں اور مجھے ترقیاتی بجٹ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا کہ اس بجٹ میں ترقیاتی بجٹ 655۔ ارب روپے ہے۔ ہم 18-2017 کا ترقیاتی بجٹ 635۔ ارب روپے چھوڑ کر گئے تھے جس کے بعد 2019 میں جب ان کی حکومت نے ترقیاتی بجٹ دیا وہ 350۔ ارب روپے تھا جس میں ہر شعبے میں ترقیاتی بجٹ پر پچاس فیصد slash کر دیا گیا تھا۔ تب سیکنڈری اور پرائمری ہیلتھ کا سالانہ بجٹ 23.50۔ ارب روپے تھا۔ میں ڈاکٹر صاحب سے کہوں گی کہ وہ مطالعہ کر لیں کہ ان کے چار پانچ سالہ دور حکومت میں ہیلتھ کے شعبے میں فی کس کتنے پیسے خرچ ہو رہے تھے۔ (مداخلت) بھائی ایک منٹ cross talk نہ کریں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk. جی، محترمہ!

محترمہ سلمیٰ بٹ: جناب سپیکر! انہوں نے بار بار بہت ذکر کیا کہ جنوبی پنجاب کو صوبہ بنایا جائے۔ یہ ساڑھے چار سال رہے اس وقت بھی صوبہ بنانے کی بات کر سکتے تھے لیکن ایک دن بھی کسی ایک شخص کے منہ سے بھی on the floor of the House ہم نے جنوبی پنجاب صوبہ بنانے کی بات نہیں سنی بلکہ انہوں نے کروڑوں روپے لٹا کر جنوبی پنجاب میں ایک سیکرٹریٹ بنایا اور اڑھائی سال تک وہ سیکرٹریٹ بند پڑا رہا اور اس سیکرٹریٹ کے ذریعے جنوبی پنجاب کا ایک issue بھی resolve نہیں کر سکے ان کی اپنی resort یہ ہے۔ (معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! معزز ممبران اپوزیشن بار بار بہت زیادہ ذکر کر رہے ہیں کہ ہسپتال نہیں ہیں، گلیاں نہیں ہیں، سڑکیں نہیں ہیں، نالیاں نہیں ہیں، واٹر فلٹریشن پلانٹس نہیں ہیں اور میں گزشتہ تین چار روز سے معزز قابل اراکین سے بہت باتیں سن رہی ہوں اس کا مطلب تو یہ ہے کہ یہ اقرار کر رہے ہیں کہ گزشتہ ساڑھے چار پانچ سال کے ان کے دور حکومت میں انہوں نے ایک بھی ترقیاتی منصوبہ کسی بھی حلقے میں نہیں چلایا۔ یہ تو اپنی ناکامی اور کارکردگی کا خود اقرار کر رہے ہیں۔ (معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب میں موجودہ بجٹ کی طرف آنا چاہوں گی کہ یہ جو350-ارب روپے پر ترقیاتی بجٹ لے گئے تھے اگر درمیان میں ساڑھے چار سال کی حکومت نہ ہوتی تو میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ آج ہم ترقیاتی بجٹ کو1000-ارب روپے سے اوپر لے جا چکے ہوتے۔ میں آج کے بجٹ کی بحث میں اظہار کرنا چاہتی ہوں کہ موجودہ وزیر اعلیٰ وہ ہیں جنہوں نے ایک ماہ کی مدت میں 28 سے زیادہ ترقیاتی منصوبوں کا آغاز کیا۔

(معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس صوبے کو مبارک ہو کہ اس صوبے کی خاتون وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف ہیں جس سے اس صوبے کی ترقی اور خوشحالی کی گزشتہ پانچ سال کی کھوئی ہوئی وراثت واپس لوٹ آئی ہے۔ ہم جو 28 منصوبے گنواتے ہیں ان منصوبوں کا آغاز اس صوبہ پنجاب کی دھرتی پر ہوا اس کی عوام کے مفاد میں ہوا، ان کا آغاز سوشل میڈیا پر نہیں ہوا اور نہ ہی یہ منصوبے دوسرے لوگوں کے منصوبوں کی تختیاں بدل کر لگائے گئے ہیں۔ مریم نواز نے بطور وزیر اعلیٰ اپنی پہلی تقریر میں اس صوبے کی ترقی کا roadmap دیا اور وہ roadmap کیوں دے سکیں جس میں انہوں نے تعلیم کی بات کی، صحت کی بات کی، ڈیجیٹل پنجاب کی بات کی، اپنی چھت اپنا گھر کی بات کی، ستھرا پنجاب کی بات کی۔ یہاں سڑکوں کی مرمت کی بات ہوئی، یہاں سولڈ ویسٹ مینجمنٹ کی بات کہی گئی، یہاں پر محفوظ پنجاب کے لئے Safe City کا دائرہ کار 18 اضلاع تک بڑھانے کا ذکر کیا گیا اور یہاں پر انہوں نے اپنے پروگرام میں بتایا کہ وہ عورتوں کے تحفظ کے لئے محفوظ پنجاب بنائیں گی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ اقلیتوں کے حقوق کے لئے کام کیسے ہو گا اور یہاں پر صحافیوں کے لئے funds مختص کرنے کی بات کی گئی ہے۔ ہماری وزیر اعلیٰ نے اقتدار میں آنے کے بعد یہ ایک roadmap دیا ہے۔ انہوں نے اقتدار میں آ کر یہ نہیں کہا کہ جیلوں میں میرے جو مخالفین قید میں پڑے ہیں مجھے ان کی videos بنا کر دکھاؤ۔ ہماری وزیر اعلیٰ ترقی کا roadmap اس لئے دے سکی ہیں کیونکہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ جیلوں میں جو میرے مخالفین قید میں ہیں ان کے ایئر کنڈیشنرز، ٹیلیویژن اُتر ادو اور ان کا گھر سے آنے والا کھانا بند کروا دو۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Please no cross talk. محترمہ کی تقریر کے دوران مداخلت نہ کی جائے۔ Order in the House.

محترمہ سلمیٰ بٹ: جناب سپیکر! اپنے اپنے vision کی بات ہوتی ہے۔ میں اپنے اپوزیشن کے بھائیوں سے کہوں گی کہ حوصلہ رکھیں۔ میں آپ کی کارکردگی کا جائزہ پیش کر رہی ہوں۔ ہماری وزیر اعلیٰ کا vision یہ ہے کہ 10۔ارب روپے کی لاگت سے IT-City بنایا جائے گا۔ اس IT City میں IT Graduates کے لئے internship کا پروگرام شروع کیا جائے گا۔ اس میں Global IT Certification کا پروگرام شروع کیا جارہا ہے اور پورے پنجاب کو free Wi-Fi کی سہولت دینے کی بات کی جا رہی ہے۔ ہمارے دور حکومت میں نوجوانوں کو سوشل میڈیا پر گالیاں دینے کی ٹریننگ نہیں دی جائے گی۔ ان نوجوانوں کو پٹرول بم بنانے کا شعور نہیں دیا جائے گا۔ ہمارے اور ان کے visions اور projects میں یہ فرق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! wind up کر لیں۔

محترمہ سلمیٰ بٹ: جناب سپیکر! میں صرف تین چیزیں mention کرنا چاہتی ہوں۔ میں شعبہ زراعت کے حوالے سے بات کروں گی۔ ہم زرعی اشیاء کے لئے Agriculture Model Malls or Centers قائم کریں گے۔ ان مالز میں ایک چھت کے نیچے، one window operation کے تحت کسانوں کے لئے کھاد اور certified seeds کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔ ان agriculture centers میں کسانوں کو زرعی قرضے ملیں گے، زرعی مشینری اور کسانوں کو دوسری تمام سہولتیں ایک چھت کے نیچے میسر ہوں گی۔ اس کے برعکس تحریک انصاف کے دور حکومت میں certified seeds کی عدم دستیابی کی وجہ سے ہماری وہ اجناس جو نوے فیصد پیداوار دیتی تھیں ان کی پیداوار کم ہو کر 30 فیصد رہ گئی اور صوبہ پنجاب جس کو food basket کہا جاتا تھا وہ اپنی روزمرہ استعمال کی food items import کرنے پر مجبور ہو گیا۔ اپوزیشن کے ایک رکن نے کل بات کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے دور حکومت میں ٹیکسٹائل انڈسٹریز کو عروج حاصل ہوا تھا۔ میں ان کو یاد دلانا چاہتی ہوں کہ ان کے دور میں ٹڈی دل کا حملہ ہوا تھا جس کی وجہ سے جنوبی پنجاب میں کپاس کی تمام فصل تباہ ہو گئی تھی۔ اس کا Aerial-spray کرنے کے بجائے ان کے وزیر اعلیٰ نے ہیلی کاپٹر پر اس تباہ شُدہ کپاس کی فصل کا aerial view کیا تھا۔ اپنے اپنے vision کی بات ہے۔ وہی ہیلی کاپٹر جس پر یہ تنقید کرتے ہیں ہماری

وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے اس ہیلی کاپٹر کو ایمرجنسی میں ایمبولینس کے طور استعمال کرنے کے لئے دے دیا ہے۔

جناب سپیکر! "اپنی چھت اپنا گھر" کے منصوبے کے تحت ہم ایک لاکھ گھر بنا کر دینا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے 5۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ان گھروں کی ہر ضلع میں equal distribution کی جائے گی۔ تحریک انصاف کی حکومت نے 50لاکھ گھر بنا کر دینے کا وعدہ کیا تھا۔ سال 2018سے 2023تک کی Statistics Growth کی کتاب میں لکھا گیا تھا کہ سالانہ پنجاب کو ساڑھے چھ لاکھ گھر بنا کر دیں گے جبکہ آج یہ مجھے ساڑھے چھ سو گھر بھی نہیں دکھا سکتے۔

جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتی ہوں کہ جس نے PKLI کے لئے 10۔ارب روپے مختص کئے ہیں۔ یہ PKLI ایک state of the art منصوبہ ہے۔ دنیا بھر سے بہترین اور قابل ڈاکٹروں کو اس ہسپتال میں لایا گیا اور یہاں پر liver and kidney کا transplant ہوتا ہے۔ ان کے دور حکومت میں باہر کے ممالک سے آئے ہوئے قابل ڈاکٹروں کو litigation میں پھنسایا گیا اور پھر ان کو مجبور کیا گیا کہ وہ ملک چھوڑ کر چلے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اب آپ تشریف رکھیں۔ آپ کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

محترمہ سلمیٰ بٹ: جناب سپیکر! اس کے علاوہ 30۔ارب روپے کی لاگت سے کینسر ہسپتال بنایا جائے گا اور 10۔ارب روپے کی لاگت سے کارڈیالوجی ہسپتال بنایا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ بیس سیکنڈ میں اپنی بات مکمل کر لیں۔

محترمہ سلمیٰ بٹ: جناب سپیکر! میں آخری بات عرض کرتی ہوں۔ یہاں پر بار بار فارم 45اور 47کا ذکر کیا گیا ہے۔ میں ان سے کہنا چاہتی ہوں کہ یہ فارم 45اور فارم 47ان کے لئے سال 2018کا آئینہ ہے جس میں یہ اپنی شکل دیکھ سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ آپ نے بہت وقت لے لیا۔ آپ کو بات کرتے ہوئے آٹھ منٹ ہو چکے ہیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سلمیٰ بٹ: جناب سپیکر! یہ ہماری کارکردگی کی کتاب ہے جس سے حزب اختلاف کے لوگ خوف زدہ ہیں۔ (اس مرحلہ پر معزز خاتون رکن نے بجٹ تقریر کی کتاب لہرا کر دکھائی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب جناب خالد زبیر نثار بات کریں گے۔

جناب خالد زبیر نثار: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O جناب سپیکر! سب سے پہلے میں یہاں پر بیٹھے ہوئے ان فارم 45 والوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ واقعی الیکشن جیت کر آئے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ فارم 47 والوں اور ان کو لانے والوں پر اللہ کا عذاب آئے گا۔

جناب سپیکر! میں بجٹ پر تقریر کرنے آیا ہوں لیکن اس سے پہلے میں چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ کل محترمہ حنا پرویز بٹ نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہماری وزیر اعلیٰ نے بہت بڑے دل کا مظاہرہ کیا اور اپوزیشن لیڈر کے پاس آئیں اور انہوں نے کہا ہے کہ اپوزیشن کے اراکین کے لئے ہمارے دروازے کھلے ہیں۔ میں ان سے یہ کہوں گا کہ آپ مہربانی کر کے اپنی جماعت کے ایم پی اے صاحبان کو ہی مل لیں تو یہی کافی ہے۔ آپ تو اپنے ایم پی اے صاحبان کو وقت نہیں دے رہیں۔ عظمیٰ کاردار کے ساتھ جو سلوک ہوا ہے وہ پورے پاکستان نے دیکھا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ باقی چھ ممبران جو پی ٹی آئی کے ساتھ منافقت کر کے اُدھر گئے ہیں ان کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک ہو گا۔

جناب سپیکر! سمیع اللہ خان انتہائی نفیس انسان لیکن ان کی تقریر سُن کر میں حیران ہوا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ان کے سیاسی ابّو فلانے ہیں۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ آپ میاں نواز شریف کی تقریر سُن لیں۔ انہوں نے ضیاء الحق کو خود اپنا سیاسی ابّو تسلیم کیا ہے۔ ہماری وزیر اعلیٰ کی آج بھی یوٹیوب پر تقریر پڑی ہوئی ہے جس میں وہ کہہ رہی ہیں کہ حکومت میں آنے کا بہت آسان راستہ بوٹ پالش کرنے کا ہے تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کس کے بوٹ پالش کر کے یہاں پر آئے ہیں؟

جناب سپیکر! ابھی میرے ایک بھائی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے بڑی جیلیں کاٹی ہیں۔ ان کو شاید یہ یاد نہیں کہ پہلی فلائٹ میں ان کا لیڈر لندن بھاگ گیا تھا۔ الحمد للہ یہاں حزب اختلاف کے بنچوں پر 106 اراکین آئے ہوئے ہیں۔ اصل میں ہماری تعداد 206 تھی جو

کہ انہوں نے فارم 47 میں تبدیلیاں کر کے ہماری تعداد 106 تک رکھی ہے۔ ہمارے قائدین اور کارکنوں پر یہ جو مشکل وقت آیا ہوا ہے اگر ان پر ایسا وقت آ جائے تو یہ ایک دن میں بھاگ جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک بہت ہی ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔ کچھ دن پہلے میں یوٹیوب پر دیکھ رہا تھا کہ ہمارے چیف جسٹس نے کہا ہے کہ DHA کی 3400 کینال زمین پر ایک روپیہ ٹیکس نہیں دیا گیا۔ آپ یہ یوٹیوب اور فیس بک پر online دیکھ سکتے ہیں۔ امید ہے کہ یہ ریکارڈنگ اب بھی وہاں پر پڑی ہو گی۔ ان کے وکیل کہہ رہے تھے کہ اس کا کوئی سرکاری آڈٹ نہیں ہوتا بلکہ ہم اس کا internal audit کرتے ہیں۔ آپ مجھے بتائیں کہ کون سے ملک میں ایسا ہوتا؟ یہاں پر ایک ریڑھی والا، رکشے والا اور کھوکھے والا بھی ٹیکس دے رہا ہے لیکن ہماری اشرافیہ ٹیکس نہیں دے رہی۔ اس طرح تو ہمارا ملک ترقی نہیں کرے گا۔

جناب سپیکر! آپ نے اس بجٹ میں پولیس کے لئے 30 ارب روپے مختص کئے ہیں۔ ابھی کچھ دن پہلے ندیم قریشی پتنگ بازی پر تقریر کر کے گئے ہیں لیکن ان کی باتوں پر کوئی توجہ نہیں دی گئی اور اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ تین دن پہلے فیصل آباد میں ایک 22 سالہ نوجوان جس کی چند دن بعد شادی ہونے والی تھی وہ گلے میں ڈور پھرنے سے فوت ہو گیا ہے۔ اس کا کون ذمہ دار ہے اور کیا ہم یہاں پر صرف تقریریں کرنے آتے ہیں؟ آپ بے شک پولیس کی تنخواہیں بڑھا دیں۔ ہم اس کے خلاف نہیں ہیں۔ ان کی تنخواہیں کم ہیں تو obviously یہ کرپشن کریں گے۔ آج آپ کوئی بھی FIR پیسے دیئے بغیر درج نہیں کروا سکتے۔ جب یہ کرپشن کریں گے تو پھر ایمانداری سے کام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ ان پولیس والوں کی تنخواہیں بڑھائیں اور اگر پھر بھی یہ کرپشن کریں تو پھر آپ ان کو سزا دیں۔ بے شک ان کو پھانسی دیں۔

جناب سپیکر! ایک بہت اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔ فلسطین کے بھائیوں، بچوں اور عورتوں پر بہت ظلم ہو رہے ہیں۔ ہم نے صوبہ پنجاب کے بجٹ میں تو ان کے لئے کچھ نہیں رکھا۔ میں KPK کی حکومت کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے فلسطین کی مدد کے لئے ایک سو ارب روپے مختص کئے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ پاکستان میں جتنی بھی اسرائیل کی products فروخت ہو رہی ہیں ہمیں ان کا بائیکاٹ کرنا چاہئے۔ پاکستان کے لوگ سچے مسلمان ہیں اور زیادہ تر لوگوں نے

اسرائیل کی products کا پہلے ہی بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ اسرائیل کی تمام products کا سرکاری سطح پر بائیکاٹ کیا جائے۔

جناب سپیکر! میری آخری بات یہ ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے کچھ دوست بھی یہاں پر بیٹھے ہیں اور بلاول بھٹو زرداری ان کا leader ہے تو ان کے لئے ایک چھوٹا سا شعر ہے کیونکہ انہوں نے ہمیں 70 سال سے روٹی، کپڑا اور مکان دینا تھا جو آج تک تو دے نہیں سکے:

یہ وطن پر اپنی جان کیا دیں گے
وقت آنے پر امتحان کیا دیں گے
یہ تو خود غلام ہیں امریکا کے
ہمیں روٹی، کپڑا اور مکان کیا دیں گے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کل یہاں پر ہمارے گگو منڈی کے MPA نے بھی اپنی بجٹ تقریر میں گزارش کی تھی کہ بوریوالا کو ضلع اور گگو منڈی کو تحصیل بنایا جائے کیونکہ میاں محمد نواز شریف اور محترمہ مریم نواز شریف بورے والا میں اپنی تقریر میں یہ وعدہ بھی کر کے گئے ہیں تو میری بھی گزارش ہو گی کہ kindly اُس پر کام شروع کروائیں۔

جناب سپیکر! تحصیل بوریوالا اور تحصیل چشتیاں کو ملانے کے لئے کوئی زمینی راستہ نہیں ہے صرف ایک دریا ہے اور آج کے دور میں وہاں پر لوگ کشتیوں میں سفر کر رہے ہیں تو اس مسئلے کو ضرور بجٹ میں شامل کریں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ تحسین فواد!

محترمہ تحسین فواد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صلی علی و سلم و بارک محمد و علی آل محمد۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہمارا ماضی، حال اور مستقبل ہے۔ بے شک جسے چاہے وہ عزت بخشے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے قائد اور ہر دلعزیز عوامی leader میاں محمد نواز شریف اور صوبہ پنجاب کا فخر اپنی وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کی نہایت مشکور ہوں جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور میں دوسری مرتبہ ممبر صوبائی اسمبلی بن کر یہاں پر پہنچی۔

جناب سپیکر! میں اس معزز اسمبلی کے Floor پر کھڑے ہو کر عہد کرتی ہوں کہ میں اپنے قائدین کے اعتماد کو کبھی ٹھیس نہیں پہنچاؤں گی۔ میری زندگی کا مقصد اپنے قائدین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے فقط عوام کی خدمت اور ملک کی ترقی میں اپنا احسن کردار ادا کرنا ہے۔ میں اپنے پروردگار کی شکر گزار ہوں جس نے میرے قائد میاں محمد نواز شریف کو پاکستان سمیت اقوام عالم کے رُوبرُو سُرخرُو کیا، باطل کی ہار ہوئی اور حق جیت گیا۔

جناب سپیکر! میں دل کی گہرائیوں سے اپنی ہر دلعزیز محترمہ مریم نواز شریف کو پاکستان کی تاریخ میں کسی بھی صوبے کی پہلی خاتون وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں اور اُن کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔ ہماری وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف مجھ سمیت ملک بھر کی خواتین اور ہر پاکستانی کے لئے بہن اور بیٹی کے رُوپ میں ایک مسیحا ہیں جو ہمارے دلوں کی دھڑکن ہیں۔ جو لوگ خواتین کے استحصال کی بات کرتے ہیں انہیں بتانا چاہتی ہوں کہ جب بھی میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کا دور آیا، خواتین پر ڈھائے گئے ہر ظلم کا سدباب کیا گیا اور اب سب دیکھ لیں گے کہ محترمہ مریم نواز شریف کی قیادت میں صوبہ بھر کے عوام کے لئے ایک نئے درخشاں باب کا آغاز ہو گا، انشاءاللہ تعالیٰ۔

جناب سپیکر! الحمدللہ 8۔فروری 2024ء کے عام انتخابات میں عوام نے پاکستان مسلم لیگ (ن) کو اپنا واضح mandate دیا۔ محترمہ مریم نواز شریف نے 26۔فروری 2024 کو پہلی خاتون وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف اُٹھا کر پاکستان اور پنجاب کی ایک نئی تاریخ رقم کی۔

جناب سپیکر! یہ تاریخ میں پہلی بار ہوا کہ اتنے مختصر ترین وقت میں اتنے بڑے منصوبوں کے لئے اتنی تیزی سے بجٹ فراہم کیا گیا۔ تین ماہ کا یہ بجٹ پچھلے چار پانچ سال محروم رہنے والے صوبے اور اس کے عوام کی ترقی کا بجٹ ہے۔ یہ محروم نوجوانوں کے روشن مستقبل، کسان کی ترقی، سرمایہ کاری کی سہولت، طالب علم اور اُستاد کی ترقی کا بجٹ ہے۔ نظامِ صحت، مریضوں کی دعا، علاج اور خدمت کا بجٹ ہے۔ اپنی چھت، اپنا گھر اور digital انقلاب کا بجٹ ہے۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کو سب سے زیادہ فکر، احساس اور پریشانی عوام کو مہنگائی کے عذاب سے جلد نجات دلانے اور زیادہ سے زیادہ relief دینے کی ہے اس لئے حکومت نے price control کے نظام کو نہ صرف بحال اور سخت کیا ہے بلکہ اشیائے خوردونوش کی قیمتوں میں supply and quality کی سخت نگرانی جاری رکھے ہوئے ہے۔ ہماری قائد کا عہد ہے کہ پنجاب میں حکومتی اقدامات کے نتیجے میں انشاء اللہ قیمتوں پر قابو پایا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں بجٹ کے حوالے سے ایک بات کہنا چاہوں گی کہ راولپنڈی میں میٹرو بس ماشاء اللہ بڑی کامیابی سے چل رہی ہے لیکن جب کوئی ambulance road پر جاتی ہے تو اُس کو میٹرو بس کے route کی وجہ سے بڑی رکاوٹیں آتی ہیں جس کی وجہ سے مریضوں کو مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے اگر میٹرو بس کے route سے ہم ambulance کو راستہ دے دیں تو یہ راولپنڈی کے عوام کے لئے بہت اچھا ہو گا۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب اُسامہ اصغر علی گجر!

جناب اُسامہ اصغر علی گجر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ میں سب سے پہلے اپنے ضلع لیہ کی عوام کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جیسے میرے فیصل آباد کے بھائی نے کہا عمران خان نے جو کہا تھا کہ یہاں سے نہ کوئی چور اور نہ کوئی لوٹا جیتے گا ویسے ہی لیہ نے عمران خان کے کہنے پر وہاں سے پانچ MPA's اور دو MNA's کو clean sweep کرا کے عمران خان کے ساتھ وفا کی جس پر میں انہیں خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر مریضوں کے حوالے سے air ambulance چلانے کی بات ہو رہی تھی۔ یقین جانیے ہمارے DHQ, Layyah میں کوئی emergency ہو جائے تو ملتان جانے کے لئے دو سے تین گھنٹے تک کے لئے سادہ ambulance کا انتظار کرنا پڑتا ہے تو میں ان سے یہ کہوں گا کہ آپ DHQ, Layyah میں پہلے کم از کم سادہ ambulance کا بندوبست کریں تاکہ عملی طور پر کام ہو سکے اور خالی نعرے نہ لگ سکیں۔

جناب سپیکر! میرے حلقے میں عمران خان کے دور میں Mother and Child Hospital تعمیر کیا گیا وہ تقریباً مکمل ہے۔ پچھلے نگران setup نے اُس ہسپتال کو جنرل ہسپتال میں منتقل کیا ہے میں کہتا ہوں اگر وہ ہسپتال جنرل ہسپتال میں منتقل ہو چکا ہے تو اب میرے ضلع لیہ کے لئے ایک Medical College کا قیام بہت ضروری ہو چکا ہے کیونکہ وہاں کے کچھ طلباء لاہور آ جاتے ہیں اور کچھ طلباء afford نہ کرنے کی وجہ سے بڑے بڑے شہروں میں جا کر اپنی medical کی تعلیم مکمل نہیں کر سکتے اس لئے میں کہوں گا کہ لیہ میں ایک Medical College کا قیام بھی ضروری ہے۔ میرا علاقہ کچا میں ایک BHU جھکڑ یونین کونسل میں upgrade ہو چکا ہے جس کا کام 50٪ سے زیادہ ہو چکا ہے اب اُس کے funds روک دیئے گئے ہیں میں آپ کے توسط سے وزیر خزانہ صاحب سے کہوں گا کہ اُس کی طرف بھی توجہ دیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر تعلیم کی بھی بات ہوئی تو میرا حلقہ پی پی-282 لیہ شہر میں teachers کی سینکڑوں اسامیاں خالی ہیں تو جب سکولوں میں teachers ہی نہیں ہوں گے تو تعلیم کیسے عام ہو گی؟ اس لئے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ہمارے سکولوں میں teachers کو بھرتی کرنے کا بندوبست کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں زراعت کے حوالے سے بات کروں گا کہ آنے والا مہینہ گندم کی کٹائی کا مہینہ ہے۔ گندم کی قیمت کیا رکھی جائے گی۔ اس کی طرف ابھی تک خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی۔ کسانوں نے black میں کھاد خرید کر، مہنگے داموں ڈیزل خرید کر اپنی گندم کو پالا ہے۔ مجھے ایسے لگ رہا ہے کہ اب کسانوں کا کوئی والی وارث نہیں ہو گا۔ میں یہ کہوں گا کہ حکومت کو چاہئے کہ تمام گندم خریدنے کا بندوبست کیا جائے تا کہ کسانوں کے لئے آسانیاں پیدا کی جا سکیں۔

جناب سپیکر! یہاں پولیس کے لئے بہت باتیں کی گئیں۔ میرے حلقہ city میں آئے دن موٹر سائیکل چوری کی وارداتیں اور ڈکیتی کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ پچھلے دنوں ہماری ہیڈ نرس کے گھر ایک ڈکیتی ہوئی اور ان کے ساتھ گینگ ریپ کیا گیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں خاتون وزیر اعلیٰ ہیں اور وہ وہاں جا کر ان کی تیمارداری بھی نہ کر سکیں۔ ان کے لئے لیہ دو تین دن صفائیاں کر کے انتظار میں رہا لیکن وہ وہاں نہ آ سکیں۔ میں ان کو کہوں گا کہ وہ ہیڈ نرس کے پاس خود نہیں جا سکتیں تو اپنا نمائندہ ضرور بھیجیں تا کہ ان کی تکلیف کا کچھ نہ کچھ مداوا ہو سکے۔

جناب سپیکر! یہ ٹیکس کی بات کرتے ہیں تو لاہور اور لیہ کا ٹیکس ایک جیسا ہے لیکن سہولیات ایک جیسی نہیں ہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ ہمارے پسماندہ علاقے سے لاہور کے برابر ٹیکس لینا ہے تو سہولیات بھی برابر کریں نہیں تو لیہ کا ٹیکس بھی کم کریں۔

جناب سپیکر! میرا ضلع لیہ ہے۔ اب اس کے ساتھ ایک ضلع کوٹ ادو بن چکا ہے۔ تونسہ پل تعمیر ہو چکا ہے لیکن اس کو ابھی تک فعال نہیں کیا جا سکا۔ وہاں کچے کے لوگ پانی کی وجہ سے بڑے مسائل کا شکار ہیں۔ میں کہوں گا کہ اب پانی کو اس پل کے نیچے سے گزاریں اور تونسہ کو لیہ سے ملا کر اور لیہ کو ڈویژن بنا کر اس خطے کی محرومیوں کا ازالہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گجر صاحب! Wind up کریں۔

جناب اسامہ اصغر علی گجر: جناب سپیکر! میں ایک دفعہ پھر اپنے رب کا شکر گزار ہوں اور اس کے ساتھ عمران خان کا بھی شکر گزار ہوں کہ اس نے ہم نوجوانوں کو یہ موقع دیا کہ ہم یہاں آ کر اپنے نوجوانوں کی بات کر سکیں۔ وآخر دعواھم ان **الحمد** للہ **رب** العالمین۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ آمنہ حسن!

محترمہ آمنہ حسن: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں اور اس کے بعد اپنی پارٹی قیادت کا کہ جنہوں نے مجھے یہ موقع دیا کہ میں آج یہاں اس ایوان میں موجود ہوں۔

جناب سپیکر! میرا law background سے ہے۔ میں سب سے پہلے اس چیز سے شروع کروں گی کہ ہم پانچ دن سے یہاں پر تقاریر سن رہے ہیں۔ مجھے افسوس اس بات کا ہوتا ہے کہ میرے فاضل ساتھی جو اپوزیشن میں ہیں وہ جب بات کرتے ہیں تو بطور وکیل ہمیں یہ سکھایا جاتا ہے کہ کسی بھی bill or law پر جب بات ہوتی ہے تو legislature کی intent بہت اہم ہوتی ہے۔ ہم نے یہاں پر جب بجٹ تقاریر سنیں خاص طور پر اپوزیشن کے ممبران کی سنیں تو ہم نے صرف یہ دیکھا کہ یہاں پر صرف عمران خان صاحب کو خوش کرنے کے لئے باتیں کی جا رہی ہیں۔ ان باتوں سے highlight کیا جا سکے کہ عمران خان کا کون کتنا شیر دل سپاہی ہے۔ یہاں پر یہ نہیں دیکھا جا رہا کہ money bill اور بجٹ کا مقصد کیا ہے۔ کیا یہ money bill اور بجٹ ہمارے

اور آپ کے فائدے کے لئے ہے یا اس عوام کے فائدے کے لئے ہے جن سے یہ ووٹ لے کر آئے ہیں۔ اس چیز پر focus کرنا نہایت ضروری ہے۔ ہم جب عوام سے ووٹ لیتے ہیں اور ان سے mandate کے آتے ہیں تو عوام کی بھلائی کے لئے آتے ہیں۔ ہم جو مراعات لے رہے ہیں وہ اس لئے نہیں لے رہے کہ ہم کسی پارٹی لیڈر کو خوش کریں اور یہاں پر آ کر نعرے لگائیں۔ اس کے علاوہ دوسری پارٹی کے لیڈران کی character assassination کریں جو آج تک تمام تقاریر میں ان کا focus رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں نے ان کی طرف سے positive input ذرا بھی نہیں سنی اور نہ دیکھی ہے۔ میں نے نہیں دیکھا کہ انہوں نے ایک بھی چیز پر کوئی positive input دی ہو۔ انہوں نے شاید بجٹ پڑھنے کی زحمت بھی نہیں کی۔ انہوں نے نہیں سوچا کہ ہم کس چیز کو کس طرح سے بہتر کر سکتے ہیں۔ یہ جتنی چیزیں عمران خان کی گنواتے ہیں تو ہیلتھ کارڈ پاکستان مسلم لیگ (ن) نے 2015 میں شروع کیا تھا۔ انہوں نے لنگر خانے کھولے۔ انہوں نے youth کو empower کرنے کے بجائے انہیں مفت روٹی کھلانے کا انتظام شروع کیا۔ یہ یہاں پر آتے ہیں، تقریر کرتے ہیں، نعرے لگاتے ہیں، شور مچاتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ یہ وہی پارٹی ہے جس نے youth empowerment کا نعرہ لگایا تھا۔ انہوں نے جب اپنی کابینہ بنائی تھی اور صوبے میں حکومت بنائی تھی تو اس میں کہیں بھی youth نظر نہیں آتی تھی۔

جناب سپیکر! مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ جب ہم محترمہ مریم نواز کی کابینہ کی طرف دیکھتے ہیں تو ہمیں نوجوان وزراء کی ماشاء اللہ ایک لائن نظر آتی ہے۔ آپ (جناب ڈپٹی سپیکر) خود youth کی نمائندگی کر رہے ہیں اور میں بھی یہاں پر youth کی نمائندگی کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر! میں ایک بہت اہم چیز کی طرف توجہ دلانا چاہوں گی کہ ایجوکیشن اس ملک کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ اگر آج ملک کے حالات ٹھیک نہیں ہو رہے، غربت ہے اور دیگر مشکلات ہیں تو اس میں سب سے بڑا issue یہ ہے کہ ہمارے پاس ایجوکیشن نہیں ہے۔ اس بجٹ میں جس طرح وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ نے ایجوکیشن پر focus کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں اپوزیشن کو کہوں گی کہ ایجوکیشن صرف پاکستان مسلم لیگ (ن) کا کارڈ دیکھ کر نہیں دی جائے گی۔

اگر یہ ایجوکیشن ہمارے بچوں کے لئے ہے تو ان کے بچوں کے لئے بھی ہے یعنی پاکستان کے بچوں کے لئے ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں آ کر تقریر کرنا اور اس money bill کو صرف اس لئے oppose کرنا کہ شاید ان کے لیڈر نے جیل سے instructions بھیج دی ہیں۔ انہوں نے جس طرح پہلے instructions دی تھیں جن کی وجہ سے پاکستان میں destruction کا ایک ماحول پیدا کیا گیا۔ میرا خیال ہے کہ یہ بالکل اچھی بات نہیں ہے۔ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ یہاں پر مفت کتابوں کے لئے 11۔ بلین روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے۔ یہاں پر international scholarships کے لئے ایک بلین روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے جو کہ اس وقت پاکستان کی ضرورت ہے۔ ہمیں ضرورت ہے کہ ہمارے بچے باہر جائیں اور وہاں سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے پاکستان آئیں اور پاکستان کی خدمت کریں۔ میں خود امریکہ سے تعلیم حاصل کر کے آئی ہوں اور صرف اس لئے واپس آئی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ میں اپنے ملک کی ترقی کے لئے اپنا کردار ادا کروں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ ساتھ وزیر خزانہ کی دو چیزوں کی طرف توجہ دلانا چاہوں گی۔ میرا علاقہ ڈیری حسن آباد ہے جہاں پر میرے بزرگ 1904 میں آ کر آباد ہوئے تھے۔ وہاں پر دو چیزوں کی بہت کمی ہے۔ وہاں صرف ایک گرلز سکول ہے، اس میں اساتذہ کی کمی ہے اور فنڈز کم ہونے کی وجہ سے وہاں پر اساتذہ کو تنخواہیں وقت پر نہیں ملتیں جس کی وجہ سے خواتین کی تعلیم بہت بڑا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے علاقہ ڈیری حسن آباد میں ڈسپنسری functional نہیں ہے۔ وہاں ادویات تو دور کی بات وہاں پر ڈاکٹرز بھی موجود نہیں ہیں۔ ہمارے مقامی لوگوں کو cater کرنے کے لئے وہ واحد جگہ ہے جہاں ہم انہیں فوراً first aid دے سکتے ہیں۔ میں اپنی حکومت سے التجاء کروں گی کہ اس بجٹ میں اس کو ضرور شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں دوبارہ اپوزیشن سے یہ درخواست کروں گی کہ یہ بجٹ، پیسے، یہ تعلیمی پالیسیاں، زرعی پالیسیاں وغیرہ ہمارے لئے نہیں ہیں بلکہ پورے پاکستان کے لئے ہیں۔ آپ محض اپنے لیڈر کو خوش کرنے کے لئے اس bill کو oppose نہ کریں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ جی، محترم سردار سرفراز ڈوگر!

جناب محمد سرفراز ڈوگر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعینo جناب سپیکر! میں شیخوپورہ سے پی پی۔ 144 سے منتخب ہو کر آیا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بعد اپنی عوام کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے اس ایوان میں بھیجا ہے۔ انہوں نے مجھے اس لئے یہاں بھیجا ہے کہ میں اپنے حلقہ کے لوگوں اور پنجاب کے عوام کے مسائل کو حل کرا سکوں۔ یہاں پر چار پانچ دن سے بجٹ تقاریر ہو رہی ہیں۔ میں سمجھ رہا ہوں کہ جس طرح یہ محترمہ بار بار اپوزیشن کو کہہ رہی تھیں ان کو یہ بھی سوچنا چاہئے کہ جو بات یہ اپوزیشن کو کہہ رہی ہیں۔ اس حوالے سے اپنے بنچوں کو بھی دیکھیں کہ ان کے جتنے بھی ممبران ہیں انہوں نے صرف اور صرف مریم نواز شریف کو خوش کرنے کے لئے اور نواز شریف کو خوش کرنے کے لئے باتیں کی ہیں۔ انہوں نے بجٹ پر کوئی بات نہیں کی جو ہمارا اصل مقصد ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈوگر صاحب! آپ بجٹ پر بات کر لیں۔

جناب محمد سرفراز ڈوگر: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے زراعت پر بات کروں گا کہ پاکستان میں 62 فیصد آبادی کا تعلق زراعت سے ہے۔ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے 62 فیصد لوگوں کا تعلق زراعت سے ہے۔ ہماری بد قسمتی ہے کہ جتنے بھی سابق حکمران جنہوں نے حکومتیں بنائیں انہوں نے زراعت کے لئے آج تک کوئی کام نہیں کیا۔ اس وجہ سے زراعت جسے ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا ہے وہاں پر آج تک عملی طور پر کوئی کام نہیں کیا گیا اور نہ اصلاحات کی گئی ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ چھوٹے زمیندار جو چار پانچ ایکڑ کے مالک ہیں ان کے لئے اچھے منصوبے لائے جائیں جس سے وہ خوشحال ہو سکیں۔

جناب سپیکر! جس طرح میرے علم میں ہے کہ پاکستان میں دو ریسرچ سنٹر ہیں ایک اسلام آباد ہے اور دوسرا ریسرچ سنٹر فیصل آباد میں ہے۔ وہاں پر سنٹر تو موجود ہیں وہاں لاکھوں کروڑوں کی مد میں تنخواہیں تو ملازمین کو جاتی ہیں لیکن وہاں پر ریسرچ کا کام نہ ہونے کے برابر ہے۔ آج زمیندار پریشان ہے وہ سبزی، گندم اور چاول کے بیج لینے کے لئے زیادہ تر China اور ہمارے ہمسایہ ملک انڈیا سے جو import ہوتے ہیں وہ لینے پر مجبور ہیں۔ میں جناب وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ جو ہمارے research centers موجود ہیں وہاں پر لوگ بھی تعینات ہیں۔ اس وقت توجہ دی جائے اور

آج جو ہمارا غریب کسان پس رہا ہے۔ اس کی خوشحالی کے لئے کوئی نہ کوئی اقدامات کئے جائیں۔ دوسرا میں اپنے حلقے کے دو تین مسائل یہاں پر وزیر خزانہ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ یہاں پر Air Ambulance کی بات ہو رہی ہے۔ میری تحصیل صفدر آباد ہے یہاں کی ساڑھے تین لاکھ کی آبادی ہے۔ وہاں پر ایک THQ ہے اور اس میں نہ کوئی ڈاکٹر ہے نہ دوائی اور نہ ہی کوئی ambulance ہے۔ میرے علاقے میں social media پر ایک trend چلا ہوا ہے کہ وہاں پہ ڈاکٹروں نے remote رکھا ہوا ہے جب مریض ہسپتال میں داخل ہوتا ہے تو اس کو کہا جاتا ہے اس کو شیخوپورہ یا فیصل آباد refer کر دیا گیا ہے۔ میری گزارش ہے کہ Air Ambulance خریدنے کی بجائے پہلے ہمارے THQ,BHU جو ہیں وہاں پر ambulance اور دوائیوں کا بندوبست کیا جائے۔ دوسری بات میں یہ کرنا چاہ رہا ہوں کہ میری تحصیل صفدر آباد جو 1990 میں قائم ہوئی یہاں کی آبادی ساڑھے تین لاکھ ہے۔ جب تحصیل صفدر آباد سے ننکانہ ڈسٹرکٹ بنا تو اس سے دو تحصیلیں بنائی گئی ایک تحصیل شاہکوٹ اور دوسری تحصیل سانگلہ ہل بنی وہاں پر judicial complex بھی بن گیا اور وہاں پر عدالت کام بھی کر رہی ہیں لیکن ہماری بد قسمتی ہے جو میرے حلقے سے تین دفعہ MPA اور MNA جیت کر آئے انہوں نے ان لوگوں کو تکلیف اور سزا دینے کے لئے وہاں پر آج تک judicial complex نہیں بنانے دیا میری آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ سے درخواست ہے کہ وہاں پر judicial complex بنایا جائے۔ آج 34 سال ہو گئے ہیں لوگ وہاں پر اس سے محروم ہیں ان کے انصاف کے حصول کے لئے 70 کلومیٹر دور شیخوپورہ head quarter جانا پڑتا ہے۔ ان کے انصاف کے حصول کے لئے تحصیل صفدرآباد میں judicial complex بنایا جائے۔ ہمارا ایک major issue ہے شیخوپورہ سے سرگودھا road ہے۔ وہاں سے ایک روڈ فاروق آباد اور خانقاہ ڈوگراں سے ہوتا ہوا سرگودھا جاتا ہے۔ آپ کو پتا ہے سرگودھا سے ہزاروں کی تعداد میں dumper پورے پنجاب میں سفر کرتے ہیں۔ ہمارے اس روڈ پر ہر روز ہزاروں کی تعداد میں dumper کی وجہ سے accidents ہوتے ہیں میرے لوگ وہاں پر جنازے اٹھا اٹھا کر تھک گئے ہیں۔ وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ غازی مینارہ سے لے کر خانقاہ ڈوگراں تک one-way road کا بندوبست کیا جائے اور ایک اس میں اور آپ کی اجازت سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر تین پولیس سٹیشن ہیں۔ پولیس سٹیشن صدر فاروق آباد، پولیس سٹیشن سٹی فاروق آباد اور خانقاہ ڈوگراں سے آپ record نکلوا کر دیکھیں کہ ایک

سال میں وہاں سینکڑوں کی تعداد میں accidents کے پرچے درج ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ مر چکے ہیں یہ ہمارے district کا major issue ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بہت شکریہ۔ سردار صاحب! آپ کا پوائنٹ آگیا ہے جی محترم جناب محمد عبداللہ!

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ میں وزیر خزانہ پنجاب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور خراج تحسین پیش کرتا ہوں انہوں نے اتنا ترقیاتی اور متوازن بجٹ پیش کیا ہمیں امید ہے کہ ان کے دور میں صوبہ اور ترقی کرے گا۔اپنے حلقے PP-30 گجرات کے متعلق کچھ suggestion دوں گا کہ میرے حلقے میں جلالپور جٹاں روڈ جو دو تین سال سے بن رہی ہے 3/4 وہ بن بھی چکی ہے اس کا چوتھا حصہ نامکمل ہے اس کی وجہ سے بے شمار حادثات ہو رہے ہیں اس کی طرف خصوصی توجہ دی جائے اور ایک سڑک جلالپور جٹاں میں شہباز پور روڈ اس کو Highway Authority نے بنایا ہے لیکن اس کی دونوں طرف جو drain ہے پانی کی نکاسی کے لئے اس کی construction بہت عجیب سی کی ہے آدھا کلومیٹر construct کی اور ایک کلومیٹر چھوڑ دی ہے پھر آدھا کلومیٹر بنا کر پھر اس کو چھوڑ دیا ہے۔وزیر خزانہ اور وزیر مواصلات سے درخواست کروں گا کہ اس پر خصوصی توجہ دیں انہوں نے جو اس کا neglect کیا اس پر inquiry بھی ہونی چاہئے۔کھاریاں سیالکوٹ موٹروے بھی میرے حلقے سے گزر رہی ہے۔اس کا route divert کیا گیا ہے اور ایسے دیہات اس کی زد میں آگئے ہیں لالا چک گاؤں میں موٹروے گھس گئی ہے۔ وہاں لوگوں کے گھر مسمار ہو جائیں گے اور اس روٹ میں ان کی زمینیں بھی آرہی ہیں۔اس روٹ پر نظر ثانی کی جائے۔ جلالپور جٹاں میں ایک ہائی سکول کی بڑی ضرورت ہے جتنے بھی سکول وہاں پر موجود ہیں وہ سب pre-partition ہیں۔اس کے بعد کوئی ہائی سکول نہیں بنا اس پر خصوصی توجہ دی جائے۔بہتس important جو چیز ہے وہ up gradation of schools and hospitals ہیں۔ ہمارے جو BHU ہیں وہاں ڈاکٹروں کی کوئی تعیناتی نہیں ہے۔ ہسپتال خالی پڑے ہوئے ہیں اس پر خصوصی توجہ دی جائے میں ایک دفعہ پھر آپ کا اور وزیر خزانہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بہت شکریہ۔ جناب شاہد جاوید صاحب!

جناب شاہد جاوید: جناب سپیکر! اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ میں اپنے رب کا مشکور ہوں شکر گزار ہوں۔ میرا نہ کوئی نام تھا اور نہ ہی کوئی نشان تھا آج میرے اللہ کی رحمت سے اور میرے لیڈر عمران خان نے مجھے ٹکٹ دے کر مجھے ایک نام دیا اور میرے حلقے کی عوام نے مجھے اکثریت سے کامیاب کیا یہ صرف میرے لیڈر کی وجہ سے ہوا۔ میں اپنے حقیقی عوام کا بھی بہت مشکور ہوں۔ یہاں پر میں ایک شعر عرض کرنا چاہوں گا۔

انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اُتر جائے ترے دِل میں میری بات

جناب سپیکر! میں جاننا چاہتا ہوں کہ لوگوں کا مینڈیٹ چوری کر کے اور اس پر جُھوٹا حلف لے کر کیا آپ کو دن میں چین آتا ہے اور کیا رات کو نیند آتی ہے؟ میں اپنے بائیں طرف بیٹھے ہوئے دوستوں کو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ایک دن مرنا ہے اور اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹا حلف لے کر آنے پر کیا منہ دکھائیں گے اور اس دن 12 کروڑ عوام کے ہاتھ ہوں گے اور ان کے گریبان ہوں گے۔ میں ابھی بھی انہیں کہتا ہوں کہ توبہ کر لیں کیونکہ میرے اللہ نے توبہ کے راستے کھولے ہوئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ جُھوٹے حلف دے رہے ہیں جو Form 47 اور 9۔ فروری کی پیداوار ہیں۔ میرے لیڈر عمران خان کے بارے میں باتیں کرتے ہیں اور اپنے لیڈر کے ساتھ میرے لیڈر کا موازنہ کرتے ہیں تو کیا "پدی اور کیا پدی کا شوربہ"۔ میرا لیڈر سلاخوں کے پیچھے چٹان کی طرح کھڑا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
بانی پی ٹی آئی کے خلاف نعرہ بازی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز خواتین سے گزارش ہے کہ خاموشی سے تشریف رکھیں اور اپنی اپنی باری پر بات کیجئے گا کیونکہ آپ کو بھی پورا پورا موقع ملے گا اور جب آپ کی باری آئے گی تو آپ کو بات کرنے کا پورا موقع ملے گا۔ جی، شاہد جاوید صاحب! جاری رکھیں۔

جناب شاہد جاوید: جناب سپیکر! یہ اس لیڈر کی بات کرتے ہیں:

جس کی کمر درد نہ بخار وہ قیدی نمبر 804
جس کے نہ platelets کم نہ بخار وہ قیدی نمبر 804
جو نہ جدہ نہ لندن فرار وہ قیدی نمبر 804

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ اِس لیڈر سے اپنے لیڈر کا موازنہ کرتے ہیں۔ ابھی تو اور بہت کچھ کہنے کو ہے لیکن میں اس شعر کے ساتھ بجٹ پر اپنی بات کو آگے بڑھاؤں گا کہ:

آپ ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں
ہم کچھ عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

جناب سپیکر! میرا تعلق فیصل آباد سے ہے جو ایک انڈسٹریل سٹی ہے جس کی backbone اور پہچان ٹیکسٹائل ہے۔ میں حیران ہوں بجٹ کی کتاب دیکھ کر اور مجھے نہیں لگتا کہ یہ کسی وزیر خزانہ نے لکھی ہو گی کیونکہ اس کتاب میں انڈسٹری کے لئے just ایک peanut کے برابر صرف 25۔ ارب روپے رکھے گئے ہیں لیکن یہ نہیں پتا کہ یہ پیسے کون سی انڈسٹری کے لئے ہیں۔ تقریباً ساڑھے 13۔ ارب روپے غیر ترقیاتی بجٹ اور 11۔ ارب روپے ترقیاتی بجٹ کے لئے ہیں لیکن میں وزیر خزانہ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ایک وقت تھا کہ پاکستان کی کل ایکسپورٹ کا 70 فیصد حصہ ٹیکسٹائل کا تھا لیکن آج کم ہوتا ہوا 40 فیصد سے بھی نیچے آگیا ہے۔ ہمارے وزیر خزانہ کو پتا ہی نہیں ہے کہ ٹیکسٹائل اِس مُلک کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔

جناب سپیکر! ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ ٹیکسٹائل انڈسٹری کیوں اتنی پیچھے چلی گئی۔ اس وقت 80 فیصد انڈسٹری بند ہے اور 20 فیصد انڈسٹری میں لیبر کم ہے اور ڈاؤن سائزنگ کی ہوئی ہے۔ اگر ہماری ٹیکسٹائل انڈسٹری کو دیکھا جائے تو اس کی بنیاد کپاس ہے۔ ہمارا cotton growing area جنوبی پنجاب اور سندھ سے ملحقہ ایک وسیع area تھا۔ اس cotton سے پانچ طرح کی industries چلتی تھیں لیکن کسی کا کوئی خیال نہیں۔ میں جناب عمران خان اور ان کی اقتصادی ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ پچھلے دور میں ہماری انڈسٹری 100 فیصد capacity پر چلی اور

ہمیں فیصل آباد میں skilled labor کی shortage ہو گئی۔ میں آج یہ بھی ثابت کر سکتا ہوں کہ میرے قائد نے ایک کروڑ عوام کو نوکریاں دینے کا کہا تھا تو وہ دی گئیں اور میں یہ ثابت کروں گا کہ ہمارے دور میں جب cotton grow کی گئی تو ریکارڈ پیداوار ہوئی۔ سب سے پہلے ginning industry میں cotton کو صاف کیا جاتا ہے جس سے لاکھوں لوگوں کو روزگار ملا۔ اس کے بعد spinning industry آتی ہے جس میں لاکھوں کو روزگار ملا اور یہ انڈسٹری 100 percent capacity پر چلی۔ پھر sizing industry آتی ہے وہاں لوگوں کو روزگار ملا۔ پھر اس کے بعد looms آتی ہیں اور اس وقت فیصل آباد میں صرف ایک ماہ کے مختصر عرصہ کے دوران لاکھوں looms ٹوٹ گئی ہیں لیکن خان صاحب کے دور میں لوگوں نے کئی کئی کارخانے لگائے۔ اس کے بعد ہماری processing industry آتی ہے۔ وہ cotton جو ہم پہلے ایکسپورٹ کیا کرتے تھے just cotton تو وہ ایک ڈالر میں ہوتی تھی جسے ہم مال تیار کر کے یعنی سرخی پاؤڈر لگا کر ایکسپورٹ کرتے ہیں وہ 20 ڈالر میں جاتا ہے۔

جناب سپیکر! اس سے بے شمار لوگوں کو روزگار ملتا ہے اور ساتھ ساتھ ٹیکس بھی generate ہوتا ہے۔ میں وزیر خزانہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے لمبا چوڑا بجٹ تو دے دیا اور یہ نہیں بتایا کہ یہ پیسے کہاں سے generate کریں گے۔ انڈسٹری چلے گی تو پیسے generate ہوں گے۔ ہماری ایکسپورٹ ہو گی تو ہمیں زرمبادلہ آئے گا کیونکہ انڈسٹری تو بند پڑی ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہد جاوید صاحب! جلدی سے windup کریں۔

جناب شاہد جاوید: جناب سپیکر! پچھلے دور میں ہمیں گیس اور بجلی پر سبسڈی ملتی تھی اور اس حکومت نے نہ صرف ہماری subsidies گیس اور بجلی بند کی بلکہ ایک ماہ کے دوران ان کی دو دو دفعہ قیمتیں بڑھا دی گئیں جس سے ہماری cost of manufacturing کئی گنا بڑھ گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہد صاحب! آخری 30 سیکنڈ ہیں جلدی سے windup کریں۔

جناب شاہد جاوید: جناب سپیکر! یہ ہمارے ملک کی انڈسٹری کی بات کی ہے کہ ہم اپنے ہمسایوں سے اپنی cost of manufacturing meet نہیں کر پاتے جس کی وجہ سے ہمارے ایکسپورٹرز بھی اس وقت پریشان ہیں اور ہمارے صنعتکار بھی پریشان ہیں لہٰذا ہمیں فی الفور سوچنا ہو گا کہ کس

طرح سے ہم اپنی انڈسٹری کو چلائیں گے۔ ہمارا جی ڈی پی ریٹ 8.5 فیصد ہے جسے بڑھانا ہو گا اور سب سے بڑا ظلم انہوں نے interest rate بڑھا کر کیا ہے جو کہ اس وقت 22 فیصد ہے۔ ایک ایکسپورٹر کا 22 فیصد تو profit نہیں ہے تو وہ اتنا interest بنکوں کو کیسے دے گا لہٰذا اس پر بھی غور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہد صاحب! باقی ممبران نے بھی بات کرنی ہے اس لئے جلدی سے windup کیجئے۔

جناب شاہد جاوید: جناب سپیکر! حکومتی بنچز کے ممبران بار بار بات کرتے ہیں کہ یہ تین ماہ کا بجٹ ہے۔ یہ تین ماہ کا بجٹ نہیں ہے بلکہ یہ پچھلے 9 ماہ کی غیر قانونی حکومت کے بجٹ کو بھی legal cover دے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہد صاحب! بہت شکریہ۔ جی، محترمہ رخسانہ کوثر!

محترمہ رخسانہ کوثر: الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علیٰ سید المرسلین0 اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم0 بسم اللہ الرحمٰن الرحیم0 السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں شکر گزار ہوں اللہ تعالیٰ کی اور اس کے بعد اپنی قیادت کی جنہوں نے مجھے دوبارہ سے منتخب کر کے اسمبلی میں آنے کا موقع دیا۔

جناب سپیکر! میری آپ سے request ہے کہ انہیں یہ بتا دیں کہ جب یہ بولتے ہیں تو ہم خاموشی سے سُنتے ہیں اور جب ہمارے کوئی ممبر بات کرتے ہیں تو یہ شور مچاتے ہیں لہٰذا اس طرح نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

محترمہ رخسانہ کوثر: جناب سپیکر! ہمارے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر صاحبان نے جتنی ان لوگوں کو عزت دی ہے تو یہ اس عزت کو سنبھالیں۔ ان لوگوں نے جتنا واویلا اور شور یہاں مچایا ہوا ہے تو یہ شکر گزار ہوں مسلم لیگ (ن) کے جنہوں نے ان لوگوں کو اتنی عزت دی ہے۔ ہم وہ لوگ ہیں جنہیں ایک دفعہ نہیں بلکہ بار بار suspend کیا گیا۔ ہمارے ممبران کو اسمبلی سے باہر نکالا گیا اور میں خود بھی ان میں شامل تھی جو بار بار suspend ہوئی اور 15 sitting اجلاس کے لئے پنجاب کی تاریخ میں کبھی کسی کو ایسے suspend نہیں کیا گیا لیکن مجھے، رانا مشہود احمد خان، مرزا جاوید،

پیر اشرف رسول اور میاں عبدالرؤف کو sittings 15 اجلاس کے لئے انہوں نے suspend کیا جسے ہم لوگوں نے برداشت کیا، ان سے جا کر request نہیں کی اور التجاء انہیں کی کہ ہمیں بحال کریں۔ انہوں نے اسمبلی کے اندر ہمارے عزیز یا ہمارے ملنے والے یا مسلم لیگ (ن) کو چاہنے والے ملازمین کو بھی عبرت کا نشانہ بناتے ہوئے ایک ایک چھٹی پر دو دفعہ انکوائریاں لگائیں۔ انہوں نے ہمارے ساتھ وہ کیا جو کبھی ہم سوچ نہیں سکتے تھے لیکن ان کے ساتھ مسلم لیگ (ن) وہ نہیں کرے گی کیونکہ میرے قائد نے یہ نہیں سکھایا اور نہ میرے والدین نے یہ سکھایا۔ یہ اپنے لیڈر کی بات کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمارے لیڈر کو یہ بار بار علاج کا طعنہ دیتے ہیں تو انہوں نے محترمہ کلثوم نواز شریف کی بیماری کا مذاق اڑایا۔ بستر مرگ پر پڑی ہوئی اپنی بیوی کو اس وقت میاں نواز شریف چھوڑ کر پاکستان آئے جب ان کی حالت بہت خطرناک تھی۔ اگر وہ جیلوں سے ڈرتے تو اُس وقت مریم نواز شریف کی انگلی پکڑ کر یہاں نہ آتے۔ انہوں نے اپنی بیٹی کا ہاتھ پکڑا اور یہاں آ گئے حالانکہ انہیں پتا تھا کہ جیل میں جانا ہے۔ جیل میں بھی ان کے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا گیا۔ ان لوگوں نے بار بار اس چیز کو دیکھا کہ جیل کے اندر اے سی تو نہیں ہے۔ یہ لوگ تو پنکھا دینے والے بھی نہیں ہیں۔ انہوں نے ہمارے قائدین کو انتقام کا ایسا نشانہ بنایا کہ میاں شہباز شریف کو chair تک نہیں دی کیونکہ انہیں کمر کی تکلیف تھی۔ ان لوگوں نے بار بار یہ کوشش کی کہ انہیں chair نہ دی جائے اور وہ نیچے بیٹھیں۔ ایک بات یاد رکھیں کہ جو کچھ انہوں نے ہمارے ساتھ کیا ہے اگر ہم نے ان سے بدلہ لینا ہوتا یا کچھ کرنا ہوتا تو محترمہ مریم نواز شریف چل کر اپوزیشن بنچز کی طرف نہ جاتیں۔ وہ خود ان کے پاس چل کر گئی ہیں تو وزیر اعلیٰ صاحبہ کی عظمت کو سلام۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جب یہ اقتدار میں تھے تو بطور اپوزیشن لیڈر حمزہ شہباز شریف کا نوٹیفکیشن کرنے کے لئے تیار نہیں تھے اور اپوزیشن کو اپوزیشن کے role میں دیکھنا نہیں چاہتے تھے۔ یہ تو چاہتے تھے کہ ہم اکیلے ہی دھمالیں ڈالیں۔ انہوں نے جو پودے لگائے تھے وہ خلائی مخلوق نے ہی دیکھے کیونکہ ہمیں تو کہیں نظر نہیں آئے۔ وہ پودے کہاں تھے؟ کروڑوں پودوں کی بات کرتے ہیں، ہمیں کہیں نیٹ پر ہی یہ پودے دکھا دیں کیونکہ سوشل میڈیا کے علاوہ ہم نے ان پودوں کی campaign کہیں نہیں دیکھی۔ ان کے لیڈر کبھی بھی آ کر کسی سے ملے، کسی سے بات کی یا کسی

کے دکھ سکھ میں شریک ہوئے ہوں تو پتا چلے؟ ان لوگوں کے قائد نے تو اپنی پارٹی کے اراکین کے جنازوں میں شرکت نہیں کی اور یہ کیا کریں گے اور کس کا دُکھ بانٹیں گے؟

جناب سپیکر! مریم نواز شریف نے الحمدللہ جس دن سے وزیر اعلیٰ کا حلف اٹھایا ہے تو دن رات محنت کر رہی ہیں۔ ہر ایک کے دکھ سکھ میں شریک ہو رہی ہیں۔ جہاں کہیں کوئی حادثہ خدانخواستہ پیش آتا ہے تو وہاں پر وہ پہنچتی ہیں۔ یہ بتائیں کہ یہ کہاں پہنچے؟ میرا لیڈر الحمدللہ ایک بہادر لیڈر رہے، نڈر لیڈر رہے اور دلیر لیڈر رہے۔ میرا لیڈر جیل میں کس لئے گیا اس کا سب کو پتا ہے کہ ایک "اقامہ" کی بنیاد پر جیل بھیجا گیا اور ان کا لیڈر منہ پر بالٹیاں پہن کر پھر رہا ہے۔ انہیں سوچنا چاہئے کہ مریم نواز شریف نے بالٹی نہیں پہنی، حمزہ شہباز شریف نے سر پر بالٹی نہیں لی تھی اور نواز شریف نے بھی نہیں لی تھی اور میاں شہباز شریف نے بھی نہیں لی تھی لیکن یہ بالٹیاں ان لوگوں کے ہی نصیب میں ہیں کیونکہ موت ایک دن آنی ہے جس کا وقت مقرر ہے۔ اس طرح سر پر بالٹیاں پہننے سے موت سے نہیں ڈرا جاتا۔ پنجابی میں ایک شعر کہنا چاہوں گی اور یہ کہاوت بھی ہے کہ:

چنگے بندے دی صُحبت یارو جیویں دُکان عطاراں
سودا بھانویں مُل نہ لیئے بُلھے آن ہزاراں
تے مندے بندے دی صُحبت یارو جیویں دُکان لوہاراں
کپڑے پانویں کُنج کُنج بہئے چنگا پین ہزاراں
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس لئے ہم تو اچھے لوگوں کی صحبت میں الحمدللہ بیٹھتے ہیں، اچھا ہی سنتے ہیں اور اچھا ہی سیکھتے ہیں۔ میرے بھائیوں نے اس دن سے میک اپ پر بھی شور مچایا ہوا ہے۔ بھائی عورت سنگھار کرتی ہے اس کا حق ہے جتنا اس کے پاس ہو گا وہ کرلے گی آپ لوگوں کو کیا مسئلہ ہے؟ آپ لوگوں کی جیبوں سے تو نہیں کر رہی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ please wind up کریں۔

محترمہ رخسانہ کوثر: آپ لوگ اٹھتے ہو خواتین پر باتیں کرتے ہو۔ میں خراج تحسین پیش کرتی ہوں وزیر خزانہ کو جنہوں نے اتنا اچھا بجٹ پیش کیا۔ ان کی دھمالیں تب بھی بند نہیں ہوتی، یہ ناچ گانے سے پاکستان نہیں بنا، یہ قربانیوں سے بنا ہے اور شہادتوں سے بنا ہے۔ یہ ابھی پیپلز پارٹی کے بارے میں بات کر رہے تھے تو پیپلز پارٹی نے بھی لاشیں اٹھائیں ان لوگوں کو بات کرنے سے پہلے سوچ لینا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جس لیڈر کا یہ بار بار نام لے رہے ہیں یہ ہمیں اس کے کام اور کارنامے بتائیں۔ میرے جس بھائی یا بہن کی speech ہوتی ہے وہ اٹھ کر کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ ہمارے حلقے میں کچھ بھی نہیں ہوا۔ ارے بھائی جب آپ کی گورنمنٹ تھی تو آپ نے کیا کیا وہ تو بتائیں؟ کرپشن کے علاوہ کچھ کیا؟ کرپشن کے علاوہ کچھ بھی نہیں کیا۔ انہوں نے جناب عثمان احمد بزدار کو آگے شیشہ بنا کر رکھا ہوا تھا۔ باقی کام جو پیچھے کر رہے تھے وہ آپ لوگوں کو پتا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! بہت شکریہ۔

محترمہ رخسانہ کوثر: جناب سپیکر! Please مجھے وقت دیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ please windup کریں۔

محترمہ رخسانہ کوثر: جناب سپیکر! آپ کا وقت دینے کا شکریہ۔ ان کو شکر گزار ہونا چاہئے ملک محمد احمد خان کا بھی اور آپ کا بھی کیونکہ آپ ہماری حق تلفی کر لیتے ہیں لیکن ان کے ساتھ بہت اچھا کرتے ہیں۔ اس کے باوجود یہ بار بار آپ کو بھی سیکھاتے ہیں۔ نہ تو اسمبلی میں آپ نئے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! دیکھیں ہم نے پرانی روایات کو برقرار نہیں رکھنا۔ ہم نے اس کو دفن کرنا ہے اور نئی شروعات کا آغاز کرنا ہے۔ محترم جناب حسن ذکاء!

جناب حسن ذکاء: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اے اللہ تیری عبادت کرتا ہوں اور تجھ سے مدد مانگتا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کا بڑا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھ پر مہربانی کی اور میں یہاں اسمبلی میں آیا۔

جناب سپیکر! میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ اپنے لیڈر عمران خان کا بھی کہ جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور مجھے ٹکٹ دی۔ میں اپنی عوام کا بھی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے خان کے نظریئے پر، گھٹن اور مشکلات کے ساتھ خان کے نظریے اور خان کے امیدوار کو

جتوایا۔ میں نے جب اس کتاب کا مطالعہ کرنا شروع کیا جب دوسری لائن پڑھی تو مجھے بڑا افسوس ہوا کہ ابتدا ہی میں مجھے جھوٹ نظر آیا یعنی شروع ہی میں اس کام میں نحوست پڑ گئی۔ اس میں یہ عبارت لکھی ہوئی تھی کہ پنجاب کے عوام کا ووٹ لے کر، عوام نے ان کو ووٹ نہیں دیا۔ عوام نے 8 فروری کو ان کو بہت بری طرح ہرایا ہے۔ ان کو شکریہ ادا کرنا چاہئے ان RO's کا جنہوں نے فارم 47 بنا کر ان کو جتوایا۔ ان کو شکریہ ان لوگوں کا ادا کرنا چاہئے جنہوں نے recounting میں ٹھپے لگا کر ہمارے candidate کو ہرایا۔ عوام نے ان کو ووٹ نہیں دیا۔ یہ لائن اگر منسٹر صاحب لکھوا دیتے یا شاید ان کو بھی کوئی چٹ آئی ہو گی اور انہوں نے پڑھ دی ہو گی تو یہ بڑی زیادتی ہے۔ اس کی correction کر لیں کیونکہ ان کے لئے فائدہ ہو گا کیونکہ انہوں نے دوبارہ بھی الیکشن لڑنا ہے اور انہی RO's کے through لڑنا ہے تو وہ بیچارے بہت دکھی ہیں کہ ہم نے اتنی تکلیف اٹھائی، اتنا جھوٹ بولا اور قوم کے ساتھ غداری کی تو وہ دوبارہ ان کا ساتھ نہیں دیں گے۔ جب میں آگے بڑھا تو انہوں نے مزدور کے روزگار کی بات کی لیکن انہوں نے فیصل آباد میں PHA سے 1100 ملازمین کو نکال دیا۔ وہ کون سے مزدور ہیں کن مزدورں کی تنخواہوں میں اضافہ کیا؟ مزدور تو پھر بھی پس رہا ہے۔ waste management میں 1100 سے 1200 لیبر والوں کو ابھی تک تنخواہیں نہیں ملیں۔ آپ اس بجٹ میں جن ڈیپارٹمنٹ کی تنخواہیں رکی ہوئی ہیں ان کو کم از کم جاری کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب احمد مجتبیٰ صاحب! آپ video نہ بنائیں۔

جناب حسن ذکاء: جناب سپیکر! یہ video اصلی ہے دوسری video نہیں ہے جو آپ کہہ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہاں video allow نہیں ہے۔ آپ کو یہاں سے video مل جائے گی۔

جناب حسن ذکاء: میں جب مزید آگے ہیلتھ کی طرف گیا تو وہاں پر میں نے نواز شریف کا نام پڑھا، میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے صفحہ پر گیا تو وہاں پر بھی نواز شریف کا نام آیا، اور جب میں رمضان پیکج کی طرف آیا تو تب بھی نواز شریف کی تصویر آئی۔ مجھے حیرانی اس بات کی ہے کہ ان کو کس قسم کی احساس کمتری ہے؟ کس چیز کی محرومی ہے؟ پیسا عوام کا ہے اور تصویریں نواز شریف کی لگ رہی ہیں۔ میاں نواز شریف نے کون سا ایسا کارنامہ کر دیا ہے کہ جو میاں نواز شریف کی تختیاں لگائی جا رہی ہیں۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، حسن ذکاء صاحب!

جناب حسن ذکاء: جناب سپیکر! میں نے ایک request کرنی تھی کہ جو بھی ہسپتال بنیں لازمی بنائیں۔ کم از کم جو ہیلتھ کارڈ تھا اس ہیلتھ کارڈ کا فائدہ پاکستان کی ہر عوام کو تھا جس کے پاس شناختی کارڈ تھا چاہے وہ جس جماعت کا بھی ہو وہ اس کا فائدہ اٹھاتا تھا تو ہیلتھ کارڈ ختم ہو گیا ہے۔ آپ بیشک اس پر نواز شریف کا نام لکھیں لیکن کم از کم ہیلتھ کارڈ شروع کر دیں تاکہ عوام کا فائدہ ہو۔ اور ہسپتالوں میں ایسے ڈاکٹرز لے کر آئیں جس میں میاں نواز شریف کا علاج بھی پاکستان میں ہو۔ میرا خیال ہے کہ یہاں پر بڑے بڑے علاج ہوتے ہیں اور بڑے بڑے آپریشن ہوتے ہیں کوئی اتنی گھناؤنی قسم کی یا کوئی ایسی بیماری نہیں ہے کہ جو آپ کہیں کہ میاں نواز شریف کا علاج پاکستان نہیں ہو سکتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ میں رمضان پیکج کی بات کر رہا ہوں تو آپ نے 30۔ارب روپے رمضان پیکج میں لگائے ہیں تو یہاں پر آپ نے لکھا ہے کہ 6479000 لوگوں کو فائدہ ہوا ہے۔ اس میں کون سا پیرا میٹر ان کے پاس ہے جس سے پتا لگے کہ یہ genuine لوگوں کو مل رہا ہے؟ یہ صرف پسند اور ناپسند لوگوں کو مل رہا ہے اگر ایک محلے میں پچاس گھروں کو دے رہے ہیں تو پچاس گھروں کو نہیں مل رہا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ نفرت کی فضا اور پھیل رہی ہے۔ میں آپ کو ایک چھوٹا سا واقعہ سناتا ہوں کہ میرے علاقے میں محلہ عثمان غنی ہے وہاں پر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ please wind up کریں۔

جناب حسن ذکاء: جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں windup کرتا ہوں۔ اس محلے میں ڈی سی کے پاس اُس راشن کی لسٹ تھی، میں یہ آپ کے فائدہ کے لئے بتا رہا ہوں، میں راشن کی تقسیم کی بات کر رہا ہوں اور کم از کم 100 سے 150 خاندانوں کی لائن لگی ہوئی تھی جناب چودھری صاحب کہہ رہے ہیں کہ تجھے دینا ہے، تجھے نہیں دینا، تجھے دینا ہے اور جن کو دے رہے تھے وہ خواتین بول پڑیں کہ آپ ان کو کیوں روک رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ انہوں نے ہمیں ووٹ نہیں دیئے۔

انہوں نے کہا کہ آپ لوگ ایک غریب آدمی کی تذلیل کر رہے ہیں اور آپ غربت کا مذاق اڑا رہے ہیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talk.

جناب حسن ذکاء: وہ 100 سے 100 گھرانے وہاں سے واپس چلے گئے اور آپ کو فائدہ کیا ہوا؟ آپ کا وہاں جو سارا لسٹ کا ڈرامہ تھا وہ ختم ہو گیا۔ آپ کے یہ 30 ارب روپے ضائع ہیں بیشک وہ ایجوکیشن پر لگائیں، بیشک ہیلتھ کارڈ بنائیں اور ہیلتھ پر لگائیں یا جو مرضی کر لیں لیکن عوام نے اب مسلم لیگ (ن) کو ووٹ نہیں دینا۔ چار چار باریاں لینے کے باوجود بھی 8 فروری کو عوام نے ان کو بتا یا کہ یہ لوگ کہاں کھڑے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حسن ذکاء صاحب! آپ کا point آ گیا آپ کی بات مکمل ہو گئی ہے بہت شکریہ۔ جی، محترم جناب محمد سبطین رضا!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترم جناب محمد کاشف!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترم جناب خالد محمود رانجھا!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترم جناب احمد مجتبیٰ!

جناب احمد مجتبیٰ چودھری: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرا نام احمد مجتبیٰ چودھری ہے میں پی پی۔99 فیصل آباد سے رکن پنجاب اسمبلی elect ہوا ہوں اور میں اپنے قائد عمران خان کی ISF کا بھی رکن ہوں اور اُن کے ranks میں سے آیا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتا ہوں سیاست اور معیشت ایک ہی سکے کے دو رُخ ہوتے ہیں۔ اہم اس ایوان میں موجود ہیں، mandate کے ساتھ موجود ہیں، sacred ایوان میں موجود ہیں، عوام کی طاقت کے through یہاں پر جو bill پاس ہوتے ہیں جو قانون سازی ہوتی ہے، جو بجٹ پاس ہوتے ہیں وہ اس لئے پاس ہوتے ہیں کہ ہمیں عوام کی طاقت یہاں تک پہنچاتی ہے اور اُن کے اظہار رائے کے through یہاں پر جو بھی کارروائی ہوتی ہے وہ چلتی ہے۔ یہ ایوان صرف اس لئے مقدس نہیں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کے سائے تلے اس اجلاس کی کارروائی کرتے ہیں یہ اس لئے بھی مقدس ہے کیونکہ طاقت کا سرچشمہ عوام ہوتی ہے اور یہاں پر عوام کی جو رائے ہوتی ہے اُس کا اظہار ہوتا ہے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو treasury کی seats کو occupied کر رہے ہیں یہ ناجائز طریقے سے یہاں تک پہنچے ہیں۔ یہ لوگ جو ہمارا بوسیدہ سیاسی نظام ہے اُس کی

ناجائز پیداوار ہیں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب تک سیاسی نظام کے اندر transparency اور legitimacy نہیں آتی تب تک وہ نظام ترقی نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر! ہمارے ملک کا جو سب سے بڑا مسئلہ غربت ہے جب تک ہم لوگ غربت کو اس ملک سے ختم نہیں کریں گے، جب تک یہاں پر کسان اور مزدور کی حالت بہتر نہیں ہو گی تب تک یہ ملک ترقی نہیں کر پائے گا اور ترقی کرنے کے لئے یہ لازم ہے کہ ہمارا جو سیاسی جمہوری نظام ہے اُس کے اندر legitimacy آئے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میرا تعلق ایک دیہاتی حلقے سے ہے میں 56 ہزار ووٹ لے کر اس ایوان کا رکن بنا ہوں، میرے ضلع سے خیال احمد کاسترو 80 ہزار ووٹ لے کر اس ایوان کے رکن بنتے ہیں محترمہ مریم نواز شریف لاہور شہر سے 23 ہزار ووٹ لے کر اس ایوان کی رکن بن جاتی ہیں یہ عوام کی آنکھوں میں دُھول جھونکنے کے مترادف ہے۔ اس صوبے کی جو شخصیت، جو محترمہ اس ایوان کی رکن بننے کے لائق بھی نہیں تھی اُن کو ہم لوگوں نے پورے صوبے کی سربراہی سونپ دی ہے۔ وہ ووٹ کو عزت دو کا نعرہ کہاں پر گیا، وہ ووٹ کو عزت دو کا بیانیہ کہاں پر گیا؟ آپ نے اُس کو تو جوتوں تلے روند دیا ہے اور وہ بھی محترمہ کے Gucci and Louis Vuitton کے جوتوں کے تلے نہیں، آپ نے اُسے بھاری بھرکم بوٹوں تلے روند دیا ہے۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن یہاں موجود نہیں ہیں۔ میرے اُن سے کچھ سوال ہیں میں چاہوں گا کہ یہ ریکارڈ پر آئیں اور ان کے جوابات بھی وزارت خزانہ اور وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن خود ہمیں مہیا کریں۔ میں بجٹ کے estimate کو study کرتا ہوں تو میں دیکھتا ہوں کہ nominal value میں social sector کی جو government spending ہیں وہ increase ہو رہی ہیں مگر ہمیں بتایا جائے کہ as a percentage of GDP per capita اور adjusted inflation کیا یہ increase ہو رہی ہیں یا decrease ہو رہی ہیں؟ ہمارا جو government expenditure, social sector میں ہے وہ decrease ہو رہا ہے، وہ چاہے ہیلتھ میں ہو، ایجوکیشن میں ہو یا water and sanitation کے اندر ہو۔ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری جو اس وقت کی حکومت یہ ناجائز حکومت ہے انہوں نے ہمارے ہیلتھ کے بجٹ پر adjusted inflation بجٹ decrease کیا ہے جو پاکستان

تحریک انصاف کا انصاف ہیلتھ پروگرام تھا اُس کے اندر cuts لے آئے ہیں۔ہم لوگوں نے اس ایک پروگرام کے through جو گورنمنٹ کی 50 thousand beds کی capacity تھی اُس کو private sector کی 50 thousand beds سے double کر دیا تھا یہ ایک پاکستان کی تاریخ کا social sector development کے اندر ایک نہایت ہی منفرد اور بہت ہی innovative پروگرام تھا جس کو ان لوگوں نے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، احمد صاحب! please windup کریں۔

جناب احمد مجتبیٰ چودھری: جناب سپیکر! جس کو انہوں نے completely dismantle کر دیا ہے۔میں یہ بتانا چاہوں گا اگر چین کے اندر 1978 میں 90 فیصد لوگ سطح غربت کے اندر رہ رہے تھے 2014 تک سطح غربت کے اندر صرف 1 فیصد لوگ رہ جاتے ہیں تو ہم لوگ بھی اچھی economic policy کے through غربت سے اپنی عوام کو باہر نکال سکتے ہیں اور یہ صرف تب ہی ممکن ہے کہ جب ہم لوگ اپنے ملک میں حقیقی جمہوریت لے کر آئیں گے۔آخر میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب تک عمران خان کے سپاہی، عمران کے tiger میرے جیسے اور کروڑوں سیاسی کارکن ان شاءاللہ تعالیٰ یہاں پر زندہ ہیں اس ملک میں حقیقی آزادی آئے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: احمد مجتبیٰ صاحب! بہت شکریہ۔جی، جناب اُسامہ فضل!

جناب احمد مجتبیٰ چودھری: جناب سپیکر! آخر میں ایک شعر نذر کرنا چاہتا ہوں:۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شعر سنا دیں۔

جناب احمد مجتبیٰ چودھری: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ:

اسیں کیکر تے کنڈیاں دی راکھی نئیں کیتی
مالی وی رے آں تے باغاں دے رے آں
اسیں کتیاں تے سوراں دا شکار نئیں کیتا
شکاری وی رے آں، تے شیراں دے رے آں

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اُسامہ فضل صاحب!

جناب اُسامہ فضل: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے شکر گزار ہوں اپنی پارٹی قیادت کا کہ جنہوں نے مجھ پر اعتبار کرتے ہوئے مجھے یہ موقع فراہم کیا کہ میں آج اس ایوان کا حصہ ہوں اور آپ سب کے سامنے کھڑا ہوں۔ اُس کے بعد میں اپنے حلقہ پی پی۔206 ضلع خانیوال کی عوام کا شکر گزار ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، order in the House please

جناب اُسامہ فضل: جناب سپیکر! میں اپنے حلقہ پی پی۔206 ضلع خانیوال کی عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے مجھ ادنیٰ کارکن پر، ایک سیاسی ورکر پر، ایک student of law پر اعتبار کرتے ہوئے اپنی نمائندگی کا موقع دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Order in the House. آغا علی حیدر صاحب! kindly خاموشی اختیار کریں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! Sorry

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک معزز ممبر یہاں پر بات کر رہے ہیں تو دونوں اطراف سے خاموشی سے سنیں۔

جناب اُسامہ فضل: جناب سپیکر! میرے فاضل colleague اپوزیشن بنچز سے جناب احمد مجتبیٰ نے جیسے اس ایوان کی sacredness اور holiness کی بات کی تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا جو ایک sacred ایوان ہے، اس صوبے کا سب سے اعلیٰ ایوان ہے کیا کسی بھی مجرم کو، کسی بھی چور کو، کسی بھی توشہ خانہ کے چور کو، گھڑی چور کو اور کسی بھی قومی خزانہ کے چور کا نام یا اُس کی تصویر لانے کی اجازت اس اعلیٰ ایوان میں دی جا سکتی ہے؟ کیا ہم یہ allow کر سکتے ہیں کہ یہ جو ایک sacred ایوان ہے اس کی sanctity ruin کی جائے؟ میں یہ سمجھتا ہوں اور میں اپنے فاضل دوستوں سے بھی اور اپنے اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے دوستوں سے بھی یہ request کروں گا اور آپ سے بھی گزارش کروں گا کہ یہ چوروں کی تصویریں اس ایوان میں لانا ban کیا جائے۔ یہ ملک کے خزانے کو چوری کیا گیا ہے، یہ جو ہمارے اس ہنستے کھیلتے صوبے کو پنکی پیرنی اور گوگی کے حوالے کیا گیا ہے، وسیم اکرم پلس بزدار کی شکل میں اُن نالائقوں کے حوالے کیا گیا ہے اُن کا نام لینا

اور اس چوروں کے سربراہ، سرغنہ کا نام لینا اور اُس کی تصویروں کو اس ایوان میں لے کر آنا اس ایوان کا استحصال کرنے کے مترادف ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ ان کو ban کیا جائے نہ ان چوروں کی تصویروں کو، نہ ان کے ناموں کو یہاں پر لے کر آئیں، نہ اس ایوان کا حصہ بنائیں۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ یہ معزز ممبران جب جب اُس چور کا نام لیں، اُس گھڑی چور کا نام لیں جس نے معاشرے میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں ہمارا استحصال کروایا ہے تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اُس کو ریکارڈ کا حصہ نہ بننے دیا جائے اُس کو ریکارڈ سے حذف کیا جائے۔ اب میں گزارش کروں گا کہ میرا تعلق۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! یہ معزز ممبران سننے کا حوصلہ رکھیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، معزز ممبران سننے کا حوصلہ پیدا کریں آپ یوں نہ کریں۔ آپ میری بات سنیں۔Order in the House please آپ اپوزیشن کے ممبران خاموشی اختیار کریں۔ دیکھیں میری بات سنیں جب آپ بات کر رہے تھے تو حکومتی بنچز پر بیٹھے ممبران نے حوصلے کے ساتھ آپ کی بات سنی ہے تو آپ بھی سننے کا حوصلہ رکھیں۔ آپ اس طرح نہ کریں بلکہ ہاؤس کے decorum کا خیال رکھیں۔ جی، بیرسٹر صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب اسامہ فضل: جناب سپیکر! میں نے آپ کی بات کو second کرتے ہوئے اپنی بات کی ہے لہٰذا ان سے کہیں کہ براہ مہربانی یہ بھی سننے کا حوصلہ رکھیں۔ دیکھیں میرا تعلق اس سیاسی جماعت سے ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، آپ اِس طرف سے کسی بھی معزز ممبر کو interrupt نہیں کریں گے۔ آپ اب خاموشی اختیار کریں گے۔ آپ اپنی باری پر جو مرضی بات کریں۔ معزز ممبر کو بات کرنے دیں اس طرح نہ کریں۔

جناب اسامہ فضل: جناب سپیکر! میں ان سے گزارش کروں گا کہ اب سننے کا حوصلہ بھی پیدا کریں۔ یہ ایوان کی sanctity اور ایوان کی بالادستی کی بات میرے فاضل دوست نے ہی کی ہے میں تو صرف یہ بتا رہا ہوں، میں ایک لاء کا سٹوڈنٹ ہوں کہ کس طرح سے ہم اس ایوان کی بالادستی

کو یقینی بنا سکتے ہیں؟ دیکھیں میرا جس جماعت سے تعلق ہے اس جماعت کے قائد نے الحمدللہ، الحمدللہ مجھے اس قابل سمجھا ہے تو میں آج آپ کے سامنے کھڑا ہوں۔ میرا قائد وہ قائد ہے جس پر جب جب جتنے بھی مظالم ڈھائے گئے اس نے اپنا فیصلہ اللہ پر چھوڑا ہے۔ اللہ پر اپنا فیصلہ چھوڑنے کا آج یہ نتیجہ ہے کہ ہم سب آپ کے سامنے حکومتی بنچز پر بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ اُن پر خدا کا عذاب نازل ہے تو یہ اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں کیونکہ جو انہوں نے اس قوم کے ساتھ پچھلے پانچ سالوں میں کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ کوئی اپنا ایک ہی اچھا کام دکھا دیں۔ یہ ہماری Budget Book پر بات کرتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ یہ اتنا comprehensive and detailed budget ہے کہ اس میں ہر چیز پر بات کی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف اور فنانس منسٹر صاحب ایسا بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ میں اپنے ایوان اور آپ کے توسط سے اپنی وزیر اعلیٰ صاحبہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے مجھے اس قابل سمجھا اور ہمیں اتنا detailed budget دیا۔

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House. Please order in the House.

جناب اسامہ فضل: جناب سپیکر! میرا تعلق جنوبی پنجاب سے ہے۔ جنوبی پنجاب ہمیشہ سے پسماندگی کی شکل اختیار کرتا آیا ہے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس بجٹ میں ایجوکیشن کے لئے 595۔ارب ،8 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں تو میں یہ درخواست کروں گا کہ میرے حلقہ میں گورنمنٹ گرلز کالج، مخدوم پور approve ہو چکا ہے اس کی SNE and funds pending ہیں تو میں فنانس منسٹر سے یہ request کروں گا کہ اس کے لئے فنڈز کو جلد از جلد ADP میں شامل کیا جائے اور اس کے لئے funds allocation کی جائے تاکہ ہم اپنی بچیوں کی تعلیم پر focus کر سکیں کیونکہ اگر آج ہم اپنی بچیوں کو تعلیم دیں گے تو کل کو وہ ایک اچھا گھر بنائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بیرسٹر صاحب! Please آپ اپنی speech windup کریں، آپ کے پاس آخری 30 سیکنڈ کا وقت ہے۔

جناب اسامہ فضل: جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ نواز شریف ایگریکلچر یونیورسٹی کی feasibility approve ہو چکی ہے تو میں منسٹر فنانس سے گزارش کروں گا کہ اس کو جلد از جلد ضلع خانیوال کے ADP سکیم میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے ہیلتھ کے حوالے سے گزارش کروں گا کہ اس بجٹ میں ہیلتھ کے لئے 473 ارب، 62 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں تو میری یہ درخواست ہو گی کہ میرے حلقہ کے قریب موٹروے پر جب بھی کوئی ایکسیڈنٹ ہوتا ہے تو وہاں قریب کوئی بھی ایمرجنسی سروسز موجود نہ ہیں تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ عبدالحکیم روڈ پر واقع RHC کو THQ میں اپ گریڈ کیا جائے اور وہاں ٹراما سنٹر اور emergency services دی جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بیرسٹر صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ بہت شکریہ۔ جی، اب جناب جام امان اللہ اپنی بات کریں۔

جناب حسن ذکاء: جناب سپیکر! آپ نے ہمارے ممبران کو کم وقت دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حسن صاحب! آپ کو بھی پورا وقت اور موقع دیا گیا ہے۔ جی، جام صاحب!

جناب جام امان اللہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ جس طرح ابھی میرے بھائی بیرسٹر صاحب فرما رہے تھے کہ ان کو عمران خان کی تصویر دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے۔ تو میرے بھائی آپ کے بیگوں پر جو تصویر چھپی ہوئی ہے اس کو دیکھ کر پورے پاکستان کو تکلیف ہوتی ہے۔ آپ کے جو پاناما میں چور ہیں اور جو لندن میں چور ہیں اور جو ہر جگہ چور ہیں، جو مینڈیٹ چور ہیں تو ان کو ہم فارم 45 والوں کو ایوان میں دیکھ کر بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ہم یہاں پر اپنے لئے بجٹ مانگنے نہیں آئے بلکہ ہم ان فارم 47 مینڈیٹ چوروں کو یہاں سے نکالنے آئے ہیں۔ ہم یہاں پر عمران خان کا مقدمہ لڑنے آئے ہیں۔ ہم یہاں لاہور کی بتیاں یا ان کی شکلیں دیکھنے نہیں آئے اور 12 کروڑ عوام نے اس اسمبلی کو جو مینڈیٹ دیا ہے ان شاءاللہ تعالیٰ ہم اس کا تحفظ کریں گے۔

جناب سپیکر! میرا تعلق ضلع رحیم یار خان سے ہے۔ رحیم یار خان کے لوگ تخت لاہور کے بارے میں بہت عجیب جذبات رکھتے ہیں لیکن مجھے بہت عجیب لگتا تھا کیونکہ میری بیشتر زندگی لاہور میں گزری ہے لیکن جب 23۔ فروری کو میں اس دروازے سے دُرود شریف پڑھتا ہوا اندر

آرہا تھا تو میں نے lobbies میں گوالمنڈی اور قصور کے لوگ دیکھے تو میرا ماتھا ٹھنکا کہ میرے شہر کے لوگ تخت لاہور کے بارے میں ٹھیک ہی جذبات رکھتے ہیں کہ ہمارے 600 کلومیٹر دُور سے آئے ہوئے لوگ یہاں سے 600 میٹر دُور کھڑے تھے اور یہاں lobbies میں پورا گوالمنڈی بھرا ہوا تھا اور رہی سہی کسر جب میں نے 9 کلو گرام کا وزنی بجٹ دیکھا تو اس میں ہمارے علاقے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا سب کچھ لاہور اور اس کے گردونواح کے لئے تھا۔

جناب سپیکر! ہمارا شہر آبادی کے لحاظ سے آپ کے شہر بہاولپور سے بڑا ہے لیکن ہمارا شہر میگا سٹی نہیں ہے اور آپ کا شہر میگا سٹی ہے۔ ہمارا شہر آبادی کے لحاظ سے سکھر سے بڑا ہے لیکن ہمارا شہر میگا سٹی نہیں ہے اور سکھر میگا سٹی ہے تو یہی تخت لاہور کے لئے نفرت کا سبب ہے کہ آج اس خوبصورت ایوان میں ہمارے ضلع سے صرف ایک نمائندہ آپ کی جماعت کا جیت کر آیا ہے۔ اگر یہی حال رہا اور اسی طرح کا انشاءاللہ تعالیٰ 9 کلو گرام کا ایک اور ایسا بجٹ جب ہمارے حلقہ کی عوام نے اپنے لئے دیکھ لیا تو اگلے الیکشن میں ہمارے ضلع سے آپ کی پارٹی کا کوئی ٹکٹ لینے والا نہیں ہو گا کیونکہ اگلے الیکشن میں آپ کی یہ بات بھی نہیں چلنی کہ ساڈی گل ہو گئی اے۔ ان کو بھی سمجھ آگئی ہے کہ ان کی کوئی بات نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! میں تعلیم پر بات کروں تو ہمارے علاقے میں پنشن کے 611 کیسز pending ہیں جن کی مالیت 39 کروڑ 12 لاکھ 8 سو 64 روپے بنتی ہے اور ان میں سے 17 کیسز ایسے ہیں جو لوگ وفات پا گئے ہیں ان کی مالیت 3 کروڑ 64 لاکھ روپے بنتی ہے لیکن دیکھیں کہ بجٹ میں ان کے لئے ایک روپیہ بھی نہیں رکھا گیا۔

جناب سپیکر! ہمارے حلقہ میں 52 ایسے سکولز ہیں جو اپ گریڈ نہیں ہوئے۔ میرا حلقہ پی پی۔261 جو ایکس وزیر خزانہ کا حلقہ بھی ہے۔ وہاں پر صرف 14 ہائی سکولز ہیں اور کوئی بھی سکول پچھلے پچاس سالوں سے اپ گریڈ نہیں ہوا۔ میرے حلقہ کی سڑکوں کی یہ حالت ہے کہ وہ سڑکیں شوگر مل تک تو ٹھیک ہیں لیکن جو عوام کی روزمرہ استعمال کے لئے ہیں وہ بالکل خراب ہیں۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ کا یہ عجیب الیکشن ہے کہ میرے حلقہ کی عوام نے کبھی بھی اس چیز کی ڈیمانڈ نہیں کی کہ ہمیں سڑکیں، بجلی یا گیس چاہئے انہوں نے ہم سے ڈیمانڈ کی تو صرف ایک

ڈیمانڈ کی کہ قیدی نمبر 804 سے وفا تو ہم سب قیدی نمبر 804 سے وفا کر کے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ ہم تاحیات ان سے وفا کریں گے۔ حقیقی تبدیلی یہ تھی کہ یہ جو الیکشن تھا یہ حسب نسب سے علیحدہ تھا، میرے حلقہ کے زیادہ تر لوگ پنجابی ہیں لیکن انہوں نے مجھے ووٹ دیا۔ میرے لیڈر نے حسب نسب، مذہبی تفریق کے ساتھ ساتھ برادری ازم بھی ختم کر دیا۔ حقیقی تبدیلی یہ بھی ہے کہ جہاں پاکستان کے سب سے امیر نواز شریف کی بیٹی اور میری colleague جو امریکہ سے پڑھ کر آئی ہیں اور ابھی بول رہی تھیں وہ ممبر ہیں تو یہاں ہماری بہن صائمہ کنول جیسی بھی ممبر موجود ہیں جن کی لاہور تو کیا رحیم یار خان میں بھی کوئی جائیداد نہیں ہے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جام صاحب! wind up کریں۔

جناب جام امان اللہ: جناب سپیکر! کل ڈپٹی وزیر اعلیٰ ثانیہ عاشق پندرہ منٹ کے لئے ایوان میں تشریف لائیں اور بارہ منٹ میں ہمیں دو offers دے کر گئیں۔ ایک کا مطلب یہ تھا کہ ہم ان کی باتوں میں آ جائیں اور ان کے ساتھ مل جائیں دوسرا مطلب یہ تھا کہ وہ ہمیں دھمکی دے کر گئیں۔ آج ہم بھی ان کو دو راستے دیتے ہیں ایک راستہ لندن کا ہے اور دوسرا سعودی عرب کا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ بہت شکریہ، جی، محترم جناب ملک لال محمد جوئیہ!

ملک لال محمد: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میرا تعلق جنوبی پنجاب کے ایک دور علاقے تحصیل جلال پور پیر والا جو کہ ضلع ملتان کی تحصیل ہے سے ہے۔ پوری تحصیل کے تقریباً آدھے حصے میں کڑوا پانی ہے خاص طور پر جلال پور پیر والا شہر میٹھے پانی کی سہولت سے محروم ہے۔ لہٰذا میٹھے پانی اور سیوریج کی سہولت مہیا کی جائے۔ میٹھے پانی کے لئے پلانٹ لگائے جائیں، ملتان سے دور دراز ہونے کے ناتے جلال پور پیر والا کے THQ ہسپتال میں ٹراما سنٹر کی اشد ضرورت ہے یہ بھی مہیا کیا جائے۔ میرے علاقے میں پختہ سڑکوں کی بہت ضرورت ہے جو کہ باغات کا علاقہ ہے، باغات بھی ایک سبزی میں آتے ہیں اگر بارش ہو جائے تو آم لوڈ کر لے جانے والے ٹرک پھنس جاتے ہیں لہٰذا خصوصی طور پر ہمیں پختہ سڑکوں سے نوازا جائے۔ جلال پور پیر والا شہر میں کافی فنڈز کی ضرورت

ہے، ہمارے شہر کا منصوبہ ورلڈ بنک کی سکیم میں شامل کیا جائے۔ باقی میں مطمئن ہوں کہ ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ ایک خاتون ہونے کے ناتے دن رات محنت کر رہی ہیں اور اس کے دور رس ثمرات ہوں گے اور انشاء اللہ یہ ملک ترقی کرے گا۔ اللہ حافظ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترم جناب چودھری طارق!

چودھری محمد طارق: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے بولنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے تو گوجرانوالہ کی اپنی عوام اور اپنے قائد عمران خان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے جس ظلم اور جبر کے ماحول میں جنگ لڑتے ہوئے پاکستان تحریک انصاف کے امیدواروں کو ضلع گوجرانوالہ میں بھاری اکثریت سے کامیاب کرایا یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ گوجرانوالہ کی عوام صرف اور صرف اپنے لیڈر عمران خان سے محبت کرتی ہے۔ کاغذات نامزدگی سے لے کر، پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز کے گھروں پر چھاپوں سے لے کر، تائید اور تجویز کنندہ کے اغواء سے لے کر، انہیں پیش ہونے سے روکنے سے لے کر، پاکستان تحریک انصاف کے امیدواروں کو ریٹرننگ افسر کے سامنے پیش ہونے سے روکنے سے لے کر کون سی زیادتی کون سا ظلم اور کونسا جبر پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز اور اس کے نمائندوں پر نہیں کیا گیا۔ میں گوجرانوالہ اور پاکستان کی عوام کو سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس ظلم اور جبر کے ماحول میں جنگ لڑتے ہوئے اپنا جمہوری حق استعمال کیا اور ظلم کا بدلہ ووٹ سے لے کر آج اس ایوان میں فارم 45 والوں کو پہنچایا اور ثابت کیا کہ چاہے جیسے بھی حالات ہوں ہم عمران خان کے ساتھ ہیں جتنا مرضی ظلم کر لیں، جبر کر لیں ہم اپنی ووٹ کی طاقت سے ظلم کا بدلہ لے کر رہیں گے۔

ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے
خون پھر خون ہے ٹپکے گا تو جم جائے گا

جناب سپیکر! میرے قائد عمران خان نے کوئی این آر او نہیں لیا۔ آج یہ اپنے لیڈر میاں نواز شریف اور شہباز شریف کی بات کرتے ہیں لیکن تاریخ کے جھروکوں میں جھانکتے ہوئے تاریخ پر تو نظر دوڑالیں۔ ان کا لیڈر تو وہ ہے کہ جب مسلم لیگ کے لوگ سڑکوں پر تحریک نجات

منا رہے تھے اس وقت ان کے لیڈر ایک آمر سے این آر او لے کر سعودی عرب کے طیارے میں سوار ہو کر پاکستان سے جا رہے تھے۔ میرا لیڈر تو وہ ہے جس نے اتنے ظلم اور جبر کے سامنے سر جھکانے سے انکار کر دیا۔ وہ ایک مرد قلندر ہے۔اس کے بارے میں ہی شاعر نے کہا ہے کہ:

حالات کے قدموں پہ قلندر نہیں گرتا
ٹوٹے بھی جو تارا تو زمین پر نہیں گرتا
گرتے ہیں سمندر میں بڑے شوق سے دریا
لیکن کسی دریا میں سمندر نہیں گرتا

جناب سپیکر! میرا لیڈر وہ عمران خان ہے، پنجاب اور پاکستان کی عوام نے ایسے ہی نہیں جمہوری حق استعمال کرتے ہوئے میرے قائد عمران خان کی طرف داری کی۔ اسی لئے شاعر نے کہا ہے کہ:

ہم نے ایسے ہی نہیں تیری طرف داری کی
عمران خان توں علامت ہے میرے دیس میں خودداری کی

(معزز اراکین حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! بجٹ پر بات کرتے ہوئے میں اپنے شہر گوجرانوالہ جو کہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے اس کے مسائل کے بارے میں بھی وزیر خزانہ کے گوش گزار کرنا چاہوں گا کہ گوجرانوالہ جو کہ ایک ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے 35 سال سے اسے نظرانداز کیا گیا ہے۔ہمیشہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت رہی لیکن ڈویژنل ہیڈ کوارٹر گوجرانوالہ جو کہ پاکستان کا پانچواں بڑا صنعتی شہر ہے اس کو اس کے حقوق سے محروم رکھا گیا۔ آج حافظ آباد میں یونیورسٹی ہے جو کہ گوجرانوالہ ڈویژن کا حصہ تھا، نارووال میں دو دو یونیورسٹیاں ہیں، سیالکوٹ میں یونیورسٹیاں ہیں۔ گوجرانوالہ شہر سے تین تین طاقتور منسٹر تھے جن کا سریا اب عوام نے ووٹ کی طاقت سے نکالا ہے لیکن وہ میرے شہر میں میرے بچوں اور میری بیٹیوں کی تعلیم کے لئے یونیورسٹی آف گوجرانوالہ کا کبھی قیام عمل میں نہیں لائے جو کہ بنیادی ضرورت تھی۔ میں نے پاکستان تحریک انصاف کے دور حکومت میں کوشش کی اور مجھے فخر ہے کہ میرے قائد عمران خان نے گوجرانوالہ کے لئے

یونیورسٹی آف گوجرانوالہ کو منظور کیا اس کے لئے فنڈز رکھے لیکن ایک جعلی وزیر اعلیٰ حمزہ شہباز شریف نے یونیورسٹی آف گوجرانوالہ کے پراجیکٹ کو drop کر دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! Please windup کریں۔

چودھری محمد طارق: جناب سپیکر! اس بجٹ کے حوالے سے میرے شہر گوجرانوالہ کی دو چار گزارشات ہیں لہٰذا مہربانی فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آج بجٹ پر عام بحث کا آخری دن ہے اور آپ کے کافی colleagues نے بات کرنی ہے۔ آپ تیس سیکنڈ میں اپنی بات conclude کر لیں۔

چودھری محمد طارق: جناب سپیکر! یونیورسٹی آف گوجرانوالہ کے لئے فنڈز فراہم کئے جائیں۔ چلڈرن ہسپتال گوجرانوالہ کا پراجیکٹ تھا اسے بھی پی ٹی آئی کی حکومت نے ADP سکیم میں منظور کیا اور اس کے لئے فنڈز رکھے لیکن حمزہ شہباز شریف کا دور آیا تو چلڈرن ہسپتال گوجرانوالہ کا پراجیکٹ drop کر دیا گیا۔ یہ بڑی اہمیت کا معاملہ ہے جب ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے بیمار ہوتے ہیں تو ان کو لاہور کے ہسپتال میں refer کیا جاتا ہے جہاں پر ایک ایک بیڈ پر چار چار بچے پڑے ہوتے ہیں۔ لہٰذا گوجرانوالہ میں چلڈرن ہسپتال بہت ضروری ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ، چودھری صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ میرے پاس تقریر کرنے والوں کی کافی طویل فہرست ہے اور میں نے سب کو بات کرنے کا موقع دینا ہے۔ جی، چودھری نعیم اعجاز!

چودھری نعیم اعجاز: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمO بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کے لئے وقت دیا ہے۔ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِیَدِکَ الْخَیْرُ ؕ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرO میں اس کا ترجمہ اس لئے کر دیتا ہوں کہ ہم سب کو بخوبی پتا ہے کہ ان کے leader کو نہ نماز، نہ فاتحہ خوانی اور نہ ہی درود آتا ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور وہ جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے سب خیر اسی کے ہاتھ میں ہے۔

جناب سپیکر! اب میں بجٹ پر بات کرتا ہوں۔ ان کو ابھی یہ پتا نہیں چلا کہ تین مہینوں کا بجٹ کیا ہے؟ محکمہ تعلیم کے بارے میں میڈم مریم نواز شریف کا "initiative" پڑھا لکھا

پنجاب" ہے۔ ہماری حکومت بچوں کو مفت کتابیں مہیا کر رہی ہے، تعلیمی اداروں کی عمارتوں کی مرمت کروائی جائے گی، فرنیچر مہیا کیا جائے گا اور اساتذہ کی کمی پوری کی جائے گی۔ جب یہ تمام چیزیں مہیا ہو جائیں گی اور پنجاب پڑھا لکھا ہو جائے گا تو اس کے بعد لوگ دھرنا دینا بند کر دیں گے۔

جناب سپیکر! اب میں شعبہ صحت کے بارے میں بات کروں گا۔ ہماری وزیر اعلیٰ نے ایمرجنسی کے لئے Air-ambulance services مہیا کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اپوزیشن کے میرے ایک محترم ساتھی کچھ دیر پہلے یہ فرما رہے تھے کہ ہمارے فلاں گاؤں میں ایمبولینس نہیں ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ ساڑھے چار سال آپ کیا کرتے رہے ہیں؟ بہر حال ہم آپ کو ایمبولینس دیں گے، ادویات اور علاج کی سہولتیں بھی دیں گے۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ صوبہ پنجاب کے اندر psycho patients کم ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! ابھی اپوزیشن کے ایک ساتھی نے ہمارے قائد پر تنقید کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ آٹے کے تھیلے پر "کبوتر والے بابے کی تصویر لگائی گئی ہے تو ہم کبوتر والے بابے کے bag کا کیا کریں؟" میں بتاتا ہوں، یہ سامنے دیکھیں "The Mummy" کی ایک تصویر لٹکی ہوئی ہے۔ (حزب اختلاف کے معزز ممبران نے اپنے فرنٹ بنچوں پر عمران خان کی تصویر کے پوسٹرز لگائے ہوئے تھے) اس کو یہ چار چار گھنٹے میک اَپ کرنے کے بعد باہر لے کر آتے تھے۔ میاں صاحب تو ready ہو کر نہیں آتے تھے۔ اس The Mummy کا جو شوکت خانم ہسپتال ہے اس کا پلاٹ اسی بیگ والے بابے نے دیا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: .Please order in the House معزز ممبر کی خاموشی سے بات سُنیں۔

چودھری نعیم اعجاز: جناب سپیکر! ان کے لیڈر کے آج گھر کے تمام اخراجات اس شوکت خانم کینسر ہسپتال سے چل رہے ہیں اور اس کا ہسپتال کا پلاٹ اور اس کی تعمیر کے لئے کچھ funds بھی میاں نواز شریف صاحب نے دیئے تھے۔ کیا آپ کو اس بات کا علم ہے؟ ابھی کہا گیا کہ آٹے کے تھیلے کوڑے کے ڈھیروں پر پڑے ہیں۔ ایسا بالکل نہیں ہے۔ پی ٹی آئی کے لوگ ہمارے حلقوں سے یہ تھیلے لے کر جا رہے ہیں اور ان کو فروخت کر کے "The Mummy" کے اخراجات پورے کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! تحریک انصاف کے لوگ ہمیں غدار کہتے ہیں۔ یہ محافظ دیکھیں۔ انہوں نے GHQ جا کر توڑ پھوڑ کی ہے۔ انہوں نے پاکستان کی حفاظت کرنے والوں کے دفاتر اور گھروں کی توڑ پھوڑ کی ہے اور اس بات کا پورا پاکستان گواہ ہے۔ ہمارے سپہ سالار، ہمارے محافظ اور اس ملک کی حفاظت کرنے والے لوگوں کے گھروں میں جا کر انہوں نے بے دردی سے توڑ پھوڑ کی ہے۔ انہوں نے کور کمانڈر لاہور کے گھر کو بے دردی کے ساتھ توڑا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ میاں صاحب اور اس ملک کے سپہ سالار نے ان کو اس ایوان میں بیٹھنے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ غدار ہیں۔ ان غداروں کو تو یہاں پر بیٹھنے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ (قطع کلامیاں)

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! ان کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ یہ اب بیٹھ جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House. رانا صاحب! ابھی تو پانچ منٹ بھی نہیں ہوئے۔

چودھری نعیم اعجاز: جناب سپیکر! میں اپنے اپوزیشن کے ممبران سے کہوں گا کہ وہ تھوڑا برداشت کریں اور بات سُننے کا حوصلہ رکھیں۔ مجھے پتا ہے کہ آپ لوگوں کو میری باتوں سے بہت مرچیں لگ رہی ہیں لیکن تھوڑا برداشت کریں۔ یہ خواتین کے احترام کی بات کرتے ہیں۔ میں ان کو یاد دلاتا چلوں کہ جب مریم اورنگ زیب سعودیہ گئی تھیں تو وہاں پر پی ٹی آئی کے لوگوں نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا؟ سعودی عرب میں جا کر ہم حج اور عمرہ کرتے ہیں۔ حرم پاک میں پیغمبروں کو بھی اونچی آواز میں بات کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ آپ نے حرم پاک میں جا کر اس "Mummy" کے نعرے لگائے ہیں۔ سعودی حکومت نے اس کے reaction میں آپ کے ساتھ جو کچھ کیا تھا وہ شاید آپ بُھول گئے ہیں۔ آپ میاں صاحب کو دعائیں دیں کہ انہوں نے سعودیہ کے حکمرانوں سے کہا کہ ان کو چھوڑ دیا جائے۔

جناب سپیکر! ہم محترمہ وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف کے initiative کے تحت رمضان المبارک میں مستحقین لوگوں میں خوراک کے تھیلے تقسیم کر رہے ہیں۔ ہمارے پاس خوراک کے تھیلے لینے والوں میں پی ٹی آئی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی اکثریت ہے۔ مجھے بتائیں گے تحریک انصاف نے اپنے ساڑھے چار سال کے دور حکومت میں نعرے لگانے اور دھرنا دینے کے علاوہ کیا کیا ہے؟ یہ کہتے ہیں کہ فارم 47 والوں کو اللہ پوچھے گا۔ الیکشن کے اصل results کیا ہیں وہ ساری

عوام کو پتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو کیوں نہ پوچھے؟ آپ نے تو حرم پاک کا احترام بھی نہیں کیا۔ آپ نے اس ملک اور اس ملک کے سپہ سالار کا احترام نہیں کیا۔ آپ تو غدار ہیں۔ آپ کو تو یہاں پر بیٹھنا نہیں چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نعیم اعجاز صاحب! windup کر لیں۔ آپ آخری 30 سیکنڈ میں اپنی بات مکمل کر لیں۔

چودھری نعیم اعجاز: جناب سپیکر! میں یہ کہوں گا کہ ان کے قیدی نمبر 804 کا نمبر تبدیل کر 420 کر دیں۔ یہ قیدی نمبر 420 ہونا چاہئے۔ اس کو 804 نمبر غلط الاٹ ہوا ہے۔ اصل میں اس کا نمبر 420 ہے۔ (قطع کلامیاں، شور و غوغا)

جناب ڈپٹی سپیکر: Please order in the House. نعیم اعجاز! اب آپ تشریف رکھیں۔ مہربانی کر کے خاموشی اختیار کریں۔ اب جناب کیپٹن عزت جاوید بات کریں گے۔ میرے خیال میں کیپٹن صاحب تشریف فرما نہیں ہیں۔ جناب انصر اقبال!

جناب محمد انصر اقبال: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمO بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جس ترتیب سے فہرست دی گئی تھی اس میں کچھ تبدیلی ہوئی ہے اور میرے colleague کو اس پر اعتراض تھا اس لئے وہ چلے گئے ہیں۔ میں بہت ہی مختصر time لوں گا۔ میں over speed بجٹ پر بات کرنے سے پہلے جمہوریت کی definition بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جمہوریت اس کو کہتے ہیں کہ جو "عوام کی حکومت، عوام کے لئے اور عوام کے ذریعے سے معرض وجود میں آئے" اسی جمہوریت کے طفیل آج ہم لوگ یہاں ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں لیکن یہاں اب جمہوریت کے معنی بدل دیئے گئے ہیں۔ پچھلے دو سالوں سے جو کچھ ہو رہا ہے اس سے جمہوریت کے معنی بدل چکے ہیں۔ اب اس جمہوریت کے معنی "چوروں کی حکومت چوری کے لئے فارم 47 کے ذریعے سے" ہو گئے ہیں۔ جب ایسے حالات ہو جائیں تو پھر یقیناً یہی ماحول رہے گا۔

جناب سپیکر! میرا تعلق ضلع سرگودھا سے ہے اور میرے حلقے میں دو مختلف قسم کے علاقے ہیں۔ ایک علاقے کو ہم ترقی یافتہ اور دوسرے کو پسماندہ کہتے ہیں۔ ہمارا ترقی یافتہ علاقہ وہ ہے جہاں پر سکولز تو بنے ہیں لیکن وہاں ٹیچرز نہیں ہیں۔ اس علاقے میں ہسپتال کی عمارت تو بن چکی ہے

لیکن ڈاکٹرز اور نرسیں نہیں ہیں۔وہاں سڑکیں تو بنی ہیں لیکن ان پر سفر نہیں کیا جا سکتا۔میرے حلقے کے کچھ علاقے کو ہم پسماندہ علاقہ کہتے ہیں۔آپ یقین جانیئے آج کے اس دور میں جہاں پر air ambulances کی باتیں ہو رہی ہیں، جہاں پر E-Buses کی باتیں کی جا رہی ہیں وہاں ہمارا علاقہ ایسا ہے جہاں پر بجلی ہے، نہ پانی ہے، نہ roads ہیں، کوئی infrastructure نہیں ہے۔لوگوں کا ذریعہ معاش کھیتی باڑی ہے لیکن وہ اپنی اجناس منڈیوں تک نہیں لے کر جا سکتے۔آج بھی وہاں پر لوگ اس حال میں رہ رہے ہیں اور بجٹ میں تو بڑی بڑی باتیں کی جا رہی ہیں لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ یہاں پر مساوات رکھی جائے گی، ہر شہری کو برابر حصہ دیا جائے گا اور برابر سمجھا جائے گا۔لوگوں کو آج بجلی اور پانی تک کی بنیادی سہولت میسر نہیں ہے اور میں اس میں کوئی مبالغہ آرائی نہیں کر رہا۔میں آپ کو پورے وثوق سے کہہ رہا ہوں کہ ایک ایسا علاقہ وہاں پر موجود ہے جو تھوڑی سی بارش ہونے کے بعد دوسرے ایسے علاقے سے منقطع ہو جاتا ہے جس علاقے کو ہم ترقی یافتہ علاقہ کہتے ہیں تو وزیر خزانہ سے میری یہ گزارش ہے کہ اس بجٹ میں سے ایک تھوڑا سا portion اُس علاقے کے لوگوں کو بھی دے دیں تو وہ لوگ جو زندگی کی کوئی آسائش تو حاصل نہیں کر سکتے لیکن زندگی گزارنے کے لئے انہیں اس بجٹ میں سے تھوڑا سا حصہ مل جائے تاکہ وہ بھی بہتر زندگی گزار سکیں۔

جناب سپیکر! میرے colleagues جو میرے ساتھ ناراض ہو گئے تھے میں اپنا باقی ٹائم بھی اُنہیں دینا چاہتا ہوں لہٰذا آپ کا بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔جناب محمد نعیم صفدر!

جناب محمد نعیم صفدر: اعوذ باللہ سمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔انتہائی قابل احترام جناب ڈپٹی سپیکر صاحب! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کل بھی میرا نام یہاں پر announce ہوا تھا لیکن میں اُس وقت نماز کے لئے مسجد میں تھا تو آپ نے مہربانی کر کے دوبارہ میرا نام بجٹ تقاریر کی list میں شامل کیا۔میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ کے فضل و کرم سے میں آج ایک دفعہ پھر اور چوتھی دفعہ الحمدللہ اس ایوان کا ممبر بنا ہوں۔میں آپ کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ کا اور ہمارا جدوجہد کا سفر جاری و ساری رہا اور اُس کا ثمر آج خدمت کی شکل

میں یہاں موجود ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات پر پورا بھروسہ ویقین ہے اور اپنی leadership پر اعتماد بھی ہے کہ ہم اپنی legacy کو آگے بڑھاتے ہوئے جیسے پہلے ادوار میں صوبے کی عوام کی خدمت کرتے رہے ہیں انشاء اللہ اُسی جذبے کے ساتھ آگے بڑھائیں گے اور پہلے سے زیادہ بھرپور طریقے سے خدمت کریں گے۔ میں اس حوالے سے محترمہ مریم نواز شریف اور وزیر خزانہ کو appreciate کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے ان مشکل اور نامساعد حالات میں بجٹ پیش کیا۔ پچھلے دور میں نہ صرف مسائل کو ignore کیا گیا بلکہ point out کر لیا گیا کہ یہ فلاں حکومت کے منصوبے ہیں تو ان پر کام کرنا تو دُور کی بات بلکہ اُن منصوبوں کا بیڑا غرق کیا گیا۔ آپ نے بجٹ پر تقریر کے حوالے سے بڑا مختصر ٹائم رکھا ہے تو میں اپنی بات کو point to point کرنا چاہوں گا۔ جس طریقے سے ابھی وزیر اعلیٰ صاحبہ نے رمضان پیکج کے حوالے سے initiatives لئے ہیں، سرسبز پنجاب کے حوالے سے plantation drive چلی اور دیگر ایسے منصوبے جن کے بارے میں لوگ یہ سمجھتے تھے کہ اتنے مختصر وقت میں شاید یہ منصوبے اعلانات تک محدود رہ جائیں گے لیکن اللہ کے فضل و کرم سے وہ منصوبے نہ صرف تکمیل تک پہنچ رہے ہیں بلکہ اُن کے اصل ثمرات عام آدمی تک بھی پہنچ رہے ہیں۔ میں اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے یہاں پر education کے حوالے سے ضرور بات کرنا چاہوں گا۔ پہلے ادوار میں ہم نے colleges بنائے، colleges کے اندر academic blocks بنے، school up-gradation پر کام کیا گیا لیکن بدقسمتی سے پچھلے دَور میں اُن پر کام تو دُور کی بات بلکہ جو چیزیں بنی تھیں اُن کا بھی حشر نشر کر دیا گیا تو میں آپ کے توسط سے وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی جو تعلیم دوست پالیسی ہے اُس کو آگے بھی بڑھائیں لیکن اُس کے ساتھ political input بھی لیں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں بیٹھے ایک ایک ممبر کو تعلیم، صحت اور بنیادی ضروریات پر concern ہیں اور ہر کوئی اس کام کو اپنا کام سمجھ کر کرنا چاہتا ہے تو ہمیں ان کی صلاحیتوں سے بھی فائدہ لینا چاہئے۔

جناب سپیکر! میرا تعلق چونکہ ضلع قصور سے ہے تو ایک وقت تھا جب وہاں کے سکول اور کالج میرے ضلع کی ضروریات کو پورا کرتے تھے لیکن آج آبادی کی جو ratio ہے اور آج کی نوجوان نسل جس طریقے سے آگے جانا چاہتی ہے تو ضلع قصور میں ہمیں ایک IT University کی ضرورت ہے اور وزیر اعلیٰ صاحبہ نے ابھی خود announce کیا کہ ہم نے پنجاب میں پانچ اضلاع کو

IT City بنانا ہے تو وزیر خزانہ سے میری گزارش ہو گی کہ ہمارے ضلع قصور کو IT City میں شامل کیا جائے اس سے یہ محرومی بھی ختم ہو گی اور ہمارا initiative بھی آگے بڑھے گا۔

جناب سپیکر! DHQ Hospital, Kasur پورے ضلع کا ایک ہسپتال ہے جہاں پر مریضوں کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن بد قسمتی سے وسائل نہ ہونے کے برابر ہیں تو میری گزارش ہو گی کہ جہاں ہم اُس ہسپتال کو وسائل تو دیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ اگر اُس کو Teaching Hospital declare کر دیا جائے تو ہمارا HR کا issue بھی حل ہو جائے گا، funds کا issue بھی حل ہو جائے گا اور دیگر مسائل پر بھی ہم بڑے اچھے طریقے سے focus کر سکیں گے۔

جناب سپیکر! فیروز پور روڈ پر ٹریفک کے بڑے serious مسائل ہیں جب یہ سڑک بنی تھی اُس وقت آبادی بہت کم تھی اور ٹریفک بھی کم تھی۔ میری گزارش ہو گی کہ فیروز پور روڈ پر public transport نہ ہونے کے برابر ہے اور گجو متہ تک ہماری میٹرو بس کا project ہے۔ ابھی election campaign میں میاں شہباز شریف نے announce کیا تھا کہ ہم میٹرو بس کے اس project کو قصور تک بڑھائیں گے تو وزیر خزانہ صاحب سے میری گزارش ہو گی کہ اُسی منصوبے کو آگے بڑھائیں اور میٹرو بس کے اس project کو قصور تک لے کر جائیں تاکہ ہمارے road and traffic کے مسائل حل ہو سکیں۔

جناب سپیکر! 2015 تک قصور کے بلدیہ کے معاملات functional تھے اور چیزیں بہتر بھی تھیں لیکن پھر funds کی کمی کہہ لیں یا HR کی کمی کہہ لیں دونوں لحاظ سے پیچھے چلی گئی۔ قصور کی بلدیہ پنجاب کی سب سے بڑی بلدیہ ہے لیکن funds and manpower نہ ہونے کی وجہ سے ہمارا "ستھرا پنجاب" کا project بہت متاثر ہے تو میری گزارش ہو گی کہ ہمیں funds جاری کئے جائیں تاکہ وہاں پر مسائل کو حل کیا جائے۔

جناب سپیکر! ابھی پنجاب کے Boards میں بچوں کے exams ہو رہے ہیں آپ یقین مانیں کہ یہ exams اتنے transparent ہوتے تھے کہ لائق بچے آگے آتے تھے۔ میں یہاں کسی کی دلآزاری نہیں کرنا چاہتا لیکن آپ یقین مانیے حالات اتنے خراب ہیں آپ جس طریقے سے چاہیں papers دیں، جہاں چاہیں بیٹھ کر دیں، کوئی check and balance نہیں ہے لہٰذا اس پر وزیر تعلیم کو بہت زیادہ غور کرنے کی ضرورت ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب علی آصف بگا صاحب!

جناب علی آصف: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۔غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔ آمین۔ میں نے پوری سورۃ پڑھ کر اپنے معزز ساتھیوں کی خواہش پوری کر دی ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات کا آغاز مسئلہ فلسطین کی طرف آپ کی توجہ دلانے سے کروں گا۔ آج تقریباً 170 سے زائد دن ہو گئے ہیں۔ ظلم اور بربریت کی بدترین داستانیں رقم کی جارہی ہیں۔ اب تک ایک لاکھ سے زائد بچے، جوان، بوڑھے اور خواتین زخمی ہو چکے ہیں یا شہید ہو چکے ہیں۔ سات ہزار سے زیادہ انسان reportedly ملبے تلے دبے ہوئے ہیں۔ وہ جو international community, human rights and democracy کے champion ہیں نا صرف اس پر خاموش ہیں بلکہ تمام بڑی طاقتیں اسرائیل کی آلہ کار بنی ہوئی ہیں۔ ان کو کھلے عام ہر طرح کی عسکری، logistic اور معاشی support مہیا کی جارہی ہے۔ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ پوری اُمت مسلمہ اس پر مجرمانہ غفلت اور خاموشی کا شکار ہے سوائے برائے نام ایک قرارداد مذمت کے کوئی عملی action اس پر نہیں لیا جارہا۔ حتیٰ کہ کوئی diplomatic effort بھی نہیں کی جارہی۔ میں ان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ فلسطین وہ آخری ریاست نہیں ہے جو یہود و نصاریٰ کا target ہے۔ اس کے بعد سب کی باری آئے گی۔ وہ فراز نے کیا خوب کہا ہے کہ:

میں آج زد پہ اگر ہوں تو خوش گمان نہ ہو
چراغ سب کے بجھیں گے ہوا کسی کی نہیں

جناب سپیکر! بڑی عجیب بات ہے کہ اندرونی زبوں حالی اور پاکستان کی اس صورتحال کے باوجود جب بھی کسی مسلمان ملک پر ایسا وقت آتا ہے جیسا کہ فلسطین پر آیا ہوا ہے تو ان کی نظریں پاکستان کی طرف ضرور ہوتی ہیں۔ یہ بڑی حیرت کی بات ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں ایک تو یہ ہے کہ مسلم ممالک میں یہ واحد ملک ہے جو کہ Nuclear Power ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ 2018 میں اس ملک کو ایک ایسا لیڈر نصیب ہوا جس نے بین الاقوامی سطح پر تحفظ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقدمہ پیش کیا۔ اسلاموفوبیا کے خلاف اپنا کیس پیش کیا اور اتنے مؤثر طریقے

سے پیش کیا کہ پوری امت مسلمہ کو یہ یقین ہو گیا کہ پاکستان ہی وہ واحد ملک ہے جس کے پاس نا صرف Nuclear capacity ہے بلکہ اب ایک غیرت مند لیڈر بھی ان کو میسر آ گیا ہے۔ انہیں یہ لگا کہ شاید پوری دنیا کے مسلمان جو مظلوم مسلمان ہیں ان کی اشک شوئی ہو گی لیکن ان بے چاروں کو نہیں معلوم کہ اس ملک میں وہ واحد غیرت مند لیڈر جو تھا اس کو جیل میں ڈال دیا گیا ہے۔ اس غیرت مند لیڈر کی جگہ پر مختلف قسم کے لوگوں نے نہایت مختلف قسم کے لوگوں کو مسند اقتدار پر بٹھا دیا ہے۔ یہ جو نہایت مختلف قسم کے لوگ ہیں ان کے ذمہ صرف امریکہ، اسرائیل اور بیرونی قوتوں کی boot polishing کے علاوہ اور کوئی کام نہیں۔

جناب سپیکر! میں اس فورم پر اس ہاؤس کے توسط سے نا صرف ہاؤس کو بلکہ میں قومی اسمبلی اور سینیٹ میں بیٹھے ہوئے حکومتی بنچوں کے نمائندوں کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ اب اگر یہ بھرم بن ہی گیا ہے تو شیر کی کھال ہی اوڑھ لیں اور کچھ نہ کچھ ایسا کریں کہ دنیا میں ہمارا یہ بھرم قائم رہ سکے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم معاملہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ایوان کی کارروائی میں مجھے لگتا ہے کہ there is something wrong پچھلے دنوں عالمی یوم خواتین کے موقع پر ایک قرارداد حکومتی بنچوں کی طرف سے پیش کی گئی۔ میری اطلاع کے مطابق ہمارے ریکارڈ میں یہ mention ہے کہ اس کو unanimously adopt کیا گیا ہے۔ I object کیونکہ اس قرارداد کے متن میں جو پہلا half تھا اس میں تو خواتین کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا گیا تھا we accept and we consent لیکن اس کے دوسرے حصہ میں ایک ایسی کرپٹ اور نا اہل خاتون کی مثال دی گئی تھی کہ جس کا نام سن کر تمام دنیا کی اور ہمارے ملک کی خواتین کے سر شرم سے جھک گئے تھے۔ یہ وہ خاتون ہے جو چوری شدہ mandate کے بل پر اس ایوان کی لیڈر بن کر بیٹھی ہوئی ہے [*****************] اور اس ملک سے باہر اپنی industrial states قائم کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب علی آصف: جناب سپیکر! ان کے ملک سے باہر بہت بڑے business tycoon ہیں۔ یہ سارا چوری کا پیسا ہے۔ اگر آپ calculate کریں تو پاکستان کے ذمہ جو قرضہ ہے that is directly proportional to the assets which they are holding in London and UK.

جناب سپیکر! اس بدترین مثال کو اس قرارداد میں سے amend کیا جائے اور اس کو دوبارہ پیش کیا جائے تاکہ ہم اس کو اس کی صحیح شکل میں ریکارڈ کا حصہ بنا سکیں۔

جناب سپیکر! 165۔ارب روپیہ پولیس کی reforms کے لئے رکھا گیا ہے۔ یہ بڑی اچھی بات ہے لیکن ایک ایسی فاشسٹ حکومت جو اپنے حریفوں کو پولیس سٹیٹ بنا کر پولیس کے ذریعے crush کرنا چاہتی ہے۔ ایسی گھٹیا سوچ کے مطابق اتنا بجٹ بہت مناسب ہے۔ I appreciate لیکن میں یہ کہنا چاہوں گا کہ kindly اس میں چار پانچ ارب روپے کا مزید اضافہ کر دیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے حلقہ میں ایک پولیس سٹیشن کے لئے پندرہ سولہ کروڑ روپے کی گرانٹ مختص کی گئی۔ DPO نے ایک پبلک پارک جو 20 سال سے پبلک پارک ہے جو غریبوں کی بستی میں بنا ہوا ہے جہاں ہر سال عید کی نماز ادا ہوتی ہے۔ انہوں نے پورے ضلع کی پولیس اکٹھی کر کے اس پارک پر دھاوا بولا اور excavate کر کے زمین کھود ڈالی اور وہاں تھانے کی بنیاد رکھ دی۔ اس پر جب علاقہ مکینوں نے احتجاج کیا تو انہوں نے ان کو تشدد کا نشانہ بنایا۔ یہ جو چار پانچ ارب روپے ہیں ان کے لئے کہہ دیا جائے کہ غریبوں کے حق پر ڈاکا مت ڈالو۔ پاکستان تحریک انصاف کے لوگوں پر محنت کر لو اور ان پر torture کر لو۔ اگر اس علاقہ کے مکینوں کو آکسیجن مل رہی ہے تو کم از کم اس کو تو مت روکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! Wind up کریں۔

جناب علی آصف: جناب سپیکر! میرے حلقہ کے بہت مسائل ہیں صرف ایک کا ذکر کروں گا۔ جیسا کہ بہت سے علاقوں میں ہے کہ ہمارے ہاں جو پینے کا پانی ہے اور اس کا جتنا بھی network ہے وہ اپنی 50 سالہ میعاد پوری کر چکا ہے۔ اب گٹروں کا گندا پانی صاف پانی میں شامل ہو کر لوگوں کی خوراک کا حصہ بن رہا ہے۔ براہ مہربانی اس کو emergent declare کیا جائے اور اس پر

ہنگامی اقدامات کئے جائیں تاکہ لوگ مختلف بیماریوں کا شکار نہ ہوں۔ انہیں پینے کا صاف پانی میسر آسکے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترم جناب طارق سبحانی!

جناب طارق سبحانی: **نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا ہے۔ میں وزیر خزانہ اور محترمہ مریم نواز شریف کا بھی مشکور ہوں کہ جنہوں نے اتنے مشکل ترین حالات میں اتنا اچھا بجٹ پیش کیا۔ آپ یقین کیجئے کہ کچھ باتیں جو مریم نواز شریف نے کیں اور جو initiatives لئے وہ ایک لیڈر ہی لے سکتا ہے۔ ہمارے علاقہ میں دیہاتیوں کے جو دیرینہ مسائل تھے۔ ہم جب دیہاتوں میں جاتے ہیں جیسے ایک معزز ممبر بھی ابھی بات کر رہے تھے کہ ہمیں صاف پانی کا بہت بڑا issue ہے۔ یقیناً صاف پانی مہیا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اس کے علاوہ سیوریج کا مسئلہ بھی بنیادی مسئلہ ہے۔ یہ ہر دیہات کا مسئلہ ہے کہ وہاں پر سیوریج کا نظام ختم ہو چکا ہے۔ سیوریج کا پانی پینے کے پانی میں شامل ہوتا ہے اور ہمارے دیہات کے لوگ وہ پانی پینے پر مجبور ہیں۔ لوگوں کو ہیپاٹائٹس ہو رہا ہے۔ یہ ایسی بیماریاں ہیں کہ لوگ اپنا علاج بھی نہیں کرواسکتے کیونکہ علاج بہت مہنگا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر محترمہ مریم نواز شریف نے یہ initiative لیا ہے کہ ہم انشاءاللہ کوئی گلی اور نالی کچی نہیں چھوڑیں گے۔ ہم دیہاتوں میں سیوریج کا نظام دیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ دیہات کے لوگوں کے لئے بہت بڑا تحفہ ہے۔ اگر سیوریج کا نظام بہتر ہو گیا تو یقیناً ہماری صحت بھی بہتر ہو گی۔ آج کل دیہاتوں کے حوالے سے ہم سب ممبران کے لئے پریشانی کا مسئلہ یہی ہے کہ وہاں پر سیوریج کا نظام نہیں ہے اور پینے کا صاف پانی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں رمضان پیکج کے حوالے سے بات کروں گا کہ یہ میڈم نے initiative لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ پایہ تکمیل تک پہنچ رہا ہے اور ہر مستحق کو ان کے گھر کی دہلیز پر راشن دیا جا رہا ہے۔ اگر ہمارے مسلم لیگی ورکر کا بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کی فہرست میں نام نہیں ہے تو ان کو بھی وہ راشن نہیں ملا۔ میں چاہتا ہوں کہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے data میں صحیح طریقے سے جو حقدار لوگ ہیں ان کو بھی شامل کیا جائے۔ اس data کو

دوبارہ verify کیا جائے اور جو مستحق ہیں ان کے نام رہنے دیئے جائیں اور جو حقدار نہیں ہیں ان کے نام ان فہرستوں سے نکالے جائیں۔ وہ عوام کا پیسا ان لوگوں تک بھی جاتا ہے جو حقدار نہیں ہیں۔ میری کوشش ہے کہ اس پر اس ایوان کی طرف سے کوئی کمیٹی بنائی جائے اور بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کو verify کر کے data ٹھیک کیا جائے۔ اس حوالے سے جو deserving لوگ ہیں ان کا کس پارٹی سے تعلق ہے سب سے پہلے وہ پاکستانی ہیں۔ وہ پاکستانی ہیں تو across the board ان کا حق ہے کہ ان کو یہ چیزیں ملنی چاہئیں۔ میں چاہوں گا کہ اس data کو بھی ٹھیک کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں کہ ایجوکیشن کے حوالے سے اگر بات کروں تو میں چاہوں گا کہ میرا علاقہ بارڈر کی side پر ہے وہاں پر ایک دو colleges کی ضرورت ہے۔ میں وزیر خزانہ سے درخواست کروں گا کہ اس بجٹ میں اس کو بھی add up کریں۔ دوسرا میں سمجھتا ہوں کہ جیسا کہ سیالکوٹ ہمارا export hub ہے۔ ہماری بہت ساری industries وہاں پر ہیں تو وہاں پر skill university کوئی نہیں ہے تو میں چاہوں گا کہ وہاں پر skill university کا ہونا بہت ضروری ہے۔ آج کل ہمارے بچے جو basic تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ I.COM,B.COM ایسی ڈگریوں سے اب کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ اگر وہ وہاں skill university سے ڈگری لیں گے تو وہاں پر ان کے لئے پہلے ہی انڈسٹری موجود ہے۔ ہمارے سیالکوٹ کے لوگوں میں اتنا talent ہے کہ جن چیزویں کے ان کو samples دیئے جاتے ہیں وہ ان samples کو کاپی کر کے وہ اپنا لوہا منواتے ہیں۔ اگر ان کے پاس یہ ہنر اور یہ ڈگری بھی ہو گی تو ان کو باہر بھی ان شاءاللہ تعالیٰ jobs مل سکیں گی۔ اور پاکستان اور سیالکوٹ میں بھی ان کو jobs ملیں گی۔ تو میں چاہوں گا کہ یہ technical university یا skill university جو بھی اس کو نام دینا چاہیں وہ سیالکوٹ میں ضرور ہونی چاہئے۔ دوسرا میڈم نے جو incentive لیا IT کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ گوجرانوالہ ڈویژن میں اگر کوئی deserve کرتا ہے تو وہ صرف ڈسٹرکٹ سیالکوٹ ہے۔ IT sector میں اس کو بھی حصہ ملنا چاہئے۔ میڈم کا health کے حوالے سے بھی ایک اچھا incentive ہے کہ وہ health sector کو بہتر کر رہی ہیں۔ میں نگران set up کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے districts میں جو DHQ ہسپتال تھے ان کو take up کیا اس میں میرے شہر سیالکوٹ کا DHQ کو بھی انہوں نے بہتر کیا میں ان کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے

بہت اچھاincentive لیا تھا۔ میں چاہوں گا کہ BHU تقریباً ہر یو سی لیول پر ہونے چاہئیں۔ تا کہ ہمارے جو غریب لوگ ہیں جیسے میری مائیں، بہنیں جب delivery case ہوتا ہے۔تو وہ private hospital میں جاتی ہیں تو چھوٹے سے چھوٹا private hospital بھی ان سے 30 40 ہزار روپیہ لے لیتا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ پورے پنجاب کی ہر یو سی میں کم از کم ایک BHU 24 hours ہونا چاہئے تا کہ یہ جو ماؤں بہنوں کا issue ہے یہ تو خوشی کا موقع ہوتا ہے اور ساتھ میں پریشانی بن جاتی ہے کہ پیسوں کا arrange کہاں سے کریں۔ کم از کم BHU میں لے جا کر اپنی ماؤں بہنوں کو اس خوشی کے موقع پر اچھے طریقے سے delivery کروا کر اپنے بچوں کو گھر لے کر آ سکتے ہیں۔ تو میں چاہوں گا کہ یہ بہت بڑا incentive ہو گا اگر میڈم اس کو take up کریں۔ میں آخر میں اپنے فنانس منسٹر کا اور محترمہ مریم نواز شریف کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں اور دعا گو ہوں کہ جس جوش وجذبے کے ساتھ وہ محنت کر رہی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اسی جوش وجذبے کے ساتھ ہمت دے توفیق دے تا کہ ملک پاکستان اور پنجاب کی دھرتی پر یہ پہلی خاتون ہے جو وزیر اعلیٰ منتخب ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو کامیابیوں سے نوازے آمین۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بہت شکریہ۔ جی جناب میاں عاطف متیانہ!

جناب محمد عاطف اورنگزیب: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے میں بجٹ 24-2023 کے حوالے سے کچھ گزارشات کروں گا 4480 ارب 70 کروڑ روپے کا بجٹ پیش کیا گیا جس میں 655۔ارب روپے ترقیاتی پروگرام صوبہ پنجاب کے لئے رکھے گئے اور 627۔ارب روپے مقامی حکومت کے لئے رکھے گئے۔ اس کے علاوہ کئی مدات میں block allocation بھی کی گئی جس کی وضاحت اس اسمبلی میں نہیں کی ہمیں نہیں بتایا گیا کہ وہ رقم کس مد میں رکھی گئی ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا منسٹر صاحب سے کہ اگر block allocation رکھ کر یہ بجٹ پاس کروانا تھا تو کم از کم ہمیں یہ باتیں واضح کر دیتے کہ اس بجٹ کے اندر ہمارے ضلع کا کیا حق ہے یا باقی جنوبی پنجاب اور دیہی علاقوں کے ضلعوں کو کیا حق دیا گیا اس کی وضاحت کر دیں تا کہ ہمیں پتا چل جائے۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہاں پر وسائل کی منصفانہ تقسیم کی جا رہی ہے مجھے لگ رہا ہے کہ

ہمارے حق پہ ڈاکا مارا جارہا ہے اور ان شاء اللہ ہم یہ ڈاکا نہیں مارنے دیں گے اور ہم اپنے ضلع کا اور اپنے حلقوں کا حق یہاں سے لے جائیں گے۔

جناب سپیکر! 627۔ارب روپے مقامی حکومتوں کے لئے مختص کئے گئے یہ بھی نہیں بتایا جارہا کہ یہ فنڈ استعمال کیسے ہوں گے کیونکہ مقامی حکومتوں کا کوئی وجود نہیں ہے اور موجودہ عوامی ردعمل دیکھتے ہوئے میں یہ یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ حکومت عوام میں جاکر بلدیاتی الیکشن نہیں کرواسکتی اور مجھے پورا یقین ہے کہ بلدیاتی الیکشن نہیں ہوگا اور ان فنڈز کا صحیح استعمال بھی نہیں کیا جائے گا۔ اس بجٹ میں بیوروکریسی کی بہت تعریفیں کی گئی یہ وہی بیوروکریسی ہے جنہوں نے پچھلے تین مہینے میں پورا زور لگا کے اس حکومت کو بنوایا اور بہت سے یہاں پر میرے ساتھی امیدوار بیٹھے ہیں جن کو جتوایا گیا۔ مجھے نہیں سمجھ آرہی کہ یہ بیوروکریسی سے اب یہ حکومت کس طرح کام لے گی۔ جو بیوروکریسی ہمارے غریب کو پتنگ کی ڈور سے نہیں بچاسکتی، جو کچے کے ڈاکوؤں سے ہمیں نہیں بچاسکتی، جو ہماری غریب عوام کو ان ڈکیتوں سے لٹیروں سے نہیں بچاسکتی ان سے کس طرح کل کو کام لیا جائے گا اور کس طرح معاملات چلائے جائیں گے۔ میں صحت کے بارے بات کروں گا میرا علاقہ حلقہ پی پی۔239 بہاولنگر کا سب سے پسماندہ ترین علاقہ ہے پچھلے 15 سال سے وہاں کی عوام اپوزیشن کو فیس کررہی ہے۔ پچھلے 15 سال سے دو تین دفعہ وہاں سے ن لیگ کے ممبرز جیت کے آئے لیکن حلقے کی صحت اور تعلیم کی صورتحال بہت خراب ہے۔ پورے حلقے کے اندر تین رورل ہیلتھ سنٹر ہیں اور ساڑھے چار لاکھ اس کی آبادی ہے۔ اس کے علاوہ پورے حلقے کے اندر ایک بھی ڈگری کالج موجود نہیں ہے۔ لڑکیوں کی پڑھائی کے لئے ہائی سکولز موجود نہیں ہیں۔ بے شمار مسائل کا انبار بنا ہوا ہے پورے حلقے کے اندر سینکڑوں کلومیٹر روڈ repair کے انتظار میں بیٹھی ہے کوئی سڑکوں کے لئے فنڈز نہیں رکھے گئے کوئی وہاں پر development نہیں کرائی جارہی میں چاہوں گا کہ میرے حلقے کو بھی برابر اس کے فنڈز دیئے جائیں اس کا حق دیا جائے تاکہ لوگوں کے معاملات حل ہوسکیں۔ میں 9۔مئی کے حوالے سے گزارش کروں گا 9۔مئی کی آڑ میں یہ دھاندلی زدہ الیکشن کرایا گیا اور اس نو مئی کی آڑ میں میری جماعت کے میرے بہت سارے leaders اور بہت سارے ہمارے امیدواران کو زبردستی دوسری جماعتوں میں شامل کیا گیا۔ ہمارے گھروں پر raid کیا گیا ہم آٹھ نو مہینے اپنے حلقوں میں

نہیں جا سکے ،ہم الیکشن campaign کے دوران جلسے جلوس نہیں کر سکے اپنی پارٹی کا نام نہیں استعمال کر سکے، اپنی پارٹی کا جھنڈا نہیں استعمال کر سکے، نشان نہیں استعمال کر سکے اور یہاں تک کہ ہم اپنی پارٹی کے لیڈر کا نام بھی استعمال نہیں کر سکے۔ اس کے باوجود عوام نے ہم پر اعتماد کیا ہمیں الیکشن میں بھرپور vote دے کر ہمیں کامیاب کیا۔ الیکشن جیتنے کے بعد آٹھ فروری سے لے کر اگلے دو دن تک ہم RO Office میں بھوکے پیاسے بیٹھے رہے ہیں۔ اپنا حق لینے کے لئے اپنا رزلٹ لینے کے لئے ہزاروں لوگوں کے ساتھ وہاں پر بیٹھے رہے ہیں۔ اب ہم اللہ تعالیٰ کی مدد اور عوام کے ووٹوں سے جیت کر اس ایوان میں آگئے ہیں اور جمہوریت کو چلانے کے لئے ہم بہت اچھا کردار ادا کر رہے ہیں اس سے بہتر کردار نہیں ادا کر سکتے جو آج یہاں بیٹھ کے ہم اپنا کردار ادا کر رہے ہیں میرے لیڈر عمران خان ان کی اہلیہ ،شاہ محمود قریشی دیگر تمام لیڈران اور بہت زیادہ تعداد میں میری پارٹی کے ورکرز، خواتین، نوجوان جو اس وقت جیلوں میں ہیں۔ ان کی آزادی کے لئے ان کو انصاف دلانے کے لئے ہم اپنی آواز اٹھا رہے ہیں۔ میں آپ سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ آپ اس میں ہمارا ساتھ دیں اور ہمارے ورکرز کو ہمارے لیڈران کو انصاف دلوائیں اور ان شاءاللہ اگر ہمیں یہاں سے انصاف نہ ملا تو میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ ہم یہ تحریک سڑکوں پر لے کے جائیں گے اور اس کو جلوس اور احتجاجوں کی شکل میں لے کے جائیں گے اور ان شاءاللہ اپنے لیڈران اور اپنے ورکرز کے لئے انصاف حاصل کریں گے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ جی محترم جناب شہریار ملک صاحب!

جناب شہریار ملک: جناب سپیکر! اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آپ کا بہت شکریہ مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ اس بجٹ کے حوالے سے چند گزارشات پیش کرنے کے لئے میں سب سے پہلے تو honorable Chief Minister کا اور فنانس منسٹر یہاں پر موجود ہیں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کو مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں کہ جو بجٹ انہوں نے مشکل حالات میں پیش کیا یقیناً ان مشکل حالات میں وزیر اعلیٰ صاحبہ نے جو inititative لیا اور ان 30 دنوں میں نہ صرف اپنی تقریر میں جامع پروگرام پیش کیا بلکہ عملی طور پر آج on ground ان پر مکمل طور پر کام شروع ہے اس بات پر ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی ضرور ذکر کرنا چاہوں گا کہ اس سے پچھلے دور میں میاں شہباز شریف نے اس ملک کی بگڑتی ہوئی معیشت کو سنبھالا اور جو مشکل فیصلے کئے اور at political cost وہاں اس ایوان میں بیٹھے ہمارے ساتھی بھی یہ بات کرتے تھے کہ اگر آپ عمران خان کو اپنا دور مکمل کرنے دیتے تو شاید الیکشن میں عمران خان سے پی ٹی آئی کا ٹکٹ لینے والا کوئی بھی نہ ہوتا لیکن ہم نے میاں شہباز شریف کی قیادت میں اور میاں نواز شریف کے وژن کو سامنے رکھتے ہوئے مشکل فیصلے کئے جس کے نتیجے میں اس ملک کو ڈیفالٹ سے بچایا۔ آج الحمدللہ ہم اس stage پر ہیں کہ ہمیں اِس مُلک میں ایک ایسا بجٹ پیش کر سکتے ہیں جو عوام دوست اور انہیں ریلیف دینے والا بجٹ ہو۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان کا زیادہ وقت نہیں لُوں گا بلکہ مختصراً اپنے حلقے کے حوالے سے چند گزارشات پیش کروں گا کہ میرا تعلق ضلع تلہ گنگ سے ہے جو اُن چار اضلاع میں شامل ہے جو نئے بنے تھے۔ حلقے کے عوام کی پُر زور demand ہے کہ ضلع کو مکمل طور پر فعال کیا جائے، وہاں پر افسران کی تعیناتیاں جن میں ڈپٹی کمشنر، ڈی پی او اور دیگر محکمہ جات کے افسران کو تعینات کیا جائے اور اس ضلع کو فوری طور پر مکمل فعال کیا جائے۔ اس کے علاوہ آنے والے بجٹ میں ADP میں ڈسٹرکٹ کمپلیکس کے حوالے سے بھی بجٹ ضرور رکھا جائے کیونکہ اضلاع اسی لئے بنائے جاتے ہیں کہ عوام کو انتظامی سہولیات میسر آ سکیں۔

جناب سپیکر! ایک اور بڑا اہم issue ہمارے حلقہ پوٹھوہار میں بہت سے ڈیموں کی sites ہیں۔ میرے حلقے میں بھی میاں شہباز شریف کے دور میں گھبیر ڈیم اور ٹمن ڈیم کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ ان کے علاوہ بھی بہت سی sites تھیں جہاں پر کام ہو رہا تھا۔ میں صرف گھبیر ڈیم کی مثال دیتا ہوں کہ یہ تقریباً پونے پانچ ارب روپے کا منصوبہ تھا جس پر کام کا آغاز ہو گیا، مشینری وہاں پر پہنچ گئی اور جب حکومت تبدیل ہوئی تو اس منصوبے کو دوبارہ revision کے لئے P&D میں redesign میں ڈال کر اس کی ownership نہیں لی گئی۔ میں اس ایوان کو یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مجرمانہ غفلت کی وجہ سے پونے پانچ ارب روپے کا منصوبہ آج 18۔ ارب روپے تک پہنچ چکا ہے۔ اگر پچھلے چار پانچ سالوں میں اس منصوبے پر کام جاری رہتا تو ضلع تلہ گنگ اور ضلع میانوالی کی تقریباً 15 ہزار ایکڑ زمین سیراب ہو رہی ہوتی، وہاں سے نہریں نکل چکی ہوتیں

کیونکہ آج بارانی علاقوں میں ہم سال میں صرف ایک فصل اٹھاتے ہیں اور اگر یہ منصوبہ مکمل ہوتا تو پورے علاقے میں ہم لوگ کم از کم دو سے تین فصلیں اٹھا رہے ہوتے۔ صوبہ پنجاب کے وسیم اکرم پلس وزیر اعلیٰ رہ کر گئے ہیں جن کی پہلے دس دن کی کارکردگی کی پریس کانفرنس مجھے یاد ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ ابھی تو ہم "سیکھ" رہے ہیں۔ یہی کچھ انہوں نے سیکھا اور ہمارے صوبے اور ہمارے حلقے کا جو نقصان کیا ہے تو میں چاہوں گا کہ مزید نقصان سے بچنے کے لئے ایسے منصوبوں کو مکمل کرنا چاہئے۔ ٹمن ڈیم ایک ongoing منصوبہ ہے جسے مکمل کرنے کے لئے تقریباً ڈیڑھ سے پونے دو ارب روپے درکار ہیں جس کے لئے وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ اس ڈیم کے لئے رقم ضرور رکھی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! Wind up کریں۔

جناب شہریار ملک: جناب سپیکر! میں آخر میں یہی بات کرنا چاہوں گا کہ ہمارا پوٹھوہار کا علاقہ بشمول ضلع تلہ گنگ، چکوال، اٹک اور جہلم کے اضلاع کا علاقہ بہت ہی پسماندہ ہے۔ ہمارے جنوبی پنجاب کے بھائی یہاں پر موجود ہیں تو ان کی پسماندگی کو سامنے رکھتے ہوئے ہر سال جنوبی پنجاب کے لئے خصوصی بجٹ رکھا جاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا علاقہ تھوڑا neglect ہوتا آرہا ہے اس لئے میری وزیر اعلیٰ صاحبہ اور وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ ہمارے بارانی علاقوں میں ڈیموں، سڑکات کی تعمیر اور دیگر مسائل کے لئے ضرور بجٹ رکھا جائے۔

جناب سپیکر! میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا اور میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارا علاقہ شہیدوں اور غازیوں کی دھرتی ہے۔ ابھی حال ہی میں جو واقعہ پیش آیا اس میں ایک شہید کیپٹن احمد بدر کا تعلق ٹمن ضلع تلہ گنگ کے ایک قصبہ سے جہاں پر وزیر اعلیٰ صاحبہ کے علاوہ وزیر اعظم بھی تشریف لائے۔ میں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کے سامنے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ شہداء کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے اس شہید کے نام ایک بوائز کیڈٹ کالج ٹمن ضلع تلہ گنگ میں بنایا جائے تاکہ ہم ان کی قربانیوں کو یاد رکھیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! بہت شکریہ۔ جی محترم جناب سلمان شاہد مہدی۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ محترم امین اللہ خان!

جناب امین اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ، کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ بجٹ پر بات کرنے سے پہلے میں ایک دو گزارشات کرنا چاہتا ہوں کہ جب (ن) لیگ کی حکومت بنی ہے تو آتے ہی انہوں نے لوگوں پر ظلم و زیادتی شروع کر دی ہے۔ ابھی ضلع میانوالی میں 200 بیڈز کا DHQ ہسپتال پہلے سے run کر رہا تھا اور اس کے ساتھ Mother and Child Hospital جو صرف اور صرف زچہ بچہ کے لئے مخصوص ہے، کام کر رہا تھا۔ انہوں نے کیا کیا کہ DHQ ہسپتال کو بند کر کے سارا اسٹاف و عملہ اور پورے DHQ ہسپتال کو زچہ بچہ ہسپتال میں shift کر دیا ہے جو کہ ہمارے چار اضلاع کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے جس کی میں پُر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اس بات پر آپ اپنے طور پر ضرور کوئی ruling دیں گے۔

جناب سپیکر! ہمارے دوست یہاں پر باتیں تو بہت کر رہے ہیں کہ اس طرح کے بجٹ لائیں گے کہ دودھ اور شہد کی نہریں بہہ جائیں گی لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پچھلے 40 سالوں سے اس پنجاب کی حالت آپ سب کے سامنے ہے۔

محترمہ زیب النساء اعوان: ان 40 سالوں میں پرویز مشرف اور آپ کے وسیم اکرم پلس کا دور بھی شامل ہے جب ملک اور صوبے کا بیڑہ غرق ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! خاموشی سے ان کی بات سنیں۔ جی، امین اللہ خان صاحب!

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے اپنی بات کرنے دیں کیونکہ محترمہ درمیان میں بولے جا رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، order in the House محترمہ خاموشی سے بات سنیں۔ جی، امین اللہ خان صاحب! اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! اس بے چارے صوبے پر رحم کیا جائے کیونکہ جس طریقے سے کھلواڑ کیا جا رہا ہے۔ پچھلے دو سال میں جو معاشی بدحالی اس صوبے میں لائی گئی ہے اور اس صوبے کی تعلیم، صحت اور جتنے بھی محکمہ جات خاص طور پر محکموں کو تباہ کیا گیا ہے۔ آپ دیکھیں کہ پولیس کو پونے دو ارب روپے دیئے گئے ہیں تو پولیس نے پچھلے دو سالوں میں کیا کیا ہے اور کون

سا کارنامہ سرانجام دیا ہے جس کی وجہ سے پولیس کے آئی جی کو ایوارڈ سے نوازا گیا ہے؟ صرف یہ کہ وہ چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کرتے رہے ہیں اور جس کے گھر میں چاہیں گُھس جائیں ان کے پاس کوئی order نہیں ہے اور کچھ بھی نہیں ہے لیکن انہوں نے ہمیشہ زیادتی اور ہر قسم کا ظلم ہماری عوام کے ساتھ کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ وقت سدا ایک طرح کا نہیں رہتا کیونکہ ساڑھے تین سال ہم اُس طرف تھے اور اب اِدھر ہیں اور انشاء اللہ پانچ چھ مہینے بعد آپ اِدھر ہوں گے اور ہم اُدھر ہوں گے۔ جن لوگوں نے پاکستان تحریک انصاف پر جس طریقے سے ظلم کئے ہیں تو قانون اور قاعدے کے مطابق اِن سے حساب لیا جائے گا۔ جس طریقے سے اِنہوں نے غیر آئینی اور غیر قانونی کام کئے ہیں۔ ضلع میانوالی کے کچھ ایسے پہاڑی علاقے ہیں جہاں پر پانی کے شدید مسائل ہیں۔ ہماری حکومت کے دور میں پانچ ارب روپے کے منصوبے مکمل ہوئے جس میں water supplies کی سکیمیں بھی تھیں لیکن اس ماہ رمضان میں خاص طور پر رِکھی اور کلری گاؤں کی آبادی 8 ہزار نفوس ہے اور دوسرے گاؤں کی آبادی تقریباً 5 ہزار لوگوں پر مشتمل ہے تو ان دونوں گاؤں کی واٹر سپلائی پچھلے 15 دنوں سے بند ہے یعنی جب سے رمضان کا مہینہ شروع ہوا ہے تو واٹر سپلائی بند کر دی گئی ہے۔ لوگ ماہ رمضان میں صاف پانی پینے سے محروم ہیں۔ اسی طرح ہمارا خٹک بیلٹ کا area ہے جہاں پر ٹیوب ویل سے لوگوں کو پانی سپلائی ہو رہا تھا تو ان ٹیوب ویلوں کی بجلی کے کنکشن کاٹ دیئے گئے۔ میری گزارش یہ ہے (ن) لیگ والے لوگ بھی انہی ٹیوب ویل اور واٹر سپلائی سے پانی پیتے ہیں جن سے پی ٹی آئی والے پیتے ہیں تو kindly حکومت سے کہا جائے کہ اس مسئلہ کو priority سے حل کیا جائے۔

جناب سپیکر! صحت کے محکمہ پر پیسے خرچ کرنے کی ضرورت ہے لیکن جو بجٹ رکھا گیا ہے وہ ناکافی ہے۔ آپ دیکھیں کہ ہمارے دور میں عمران خان نے ہر ایک بندے کے لئے دس لاکھ روپے کا ہیلتھ کارڈ دیا جسے وہ اپنی جیب میں لے کر پھرتا تھا لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ حکومت نے آتے ہی صحت کارڈ کو بند کر دیا ہے جس کی وجہ سے عام آدمی suffer کر رہا ہے اور میں نے کتنے ایسے لوگ دیکھے ہیں جو اپنا علاج afford نہیں کر سکتے تھے لیکن انہوں نے مشکل سے

مشکل اور مہنگی سے مہنگی سرجری صحت کارڈ کے ذریعے کروائی۔ انہوں نے بات کو appreciate کیا کہ یہ پاکستان تحریک انصاف کا اور خاص طور پر قیدی نمبر 804 عمران خان کا بہت احسن اقدام ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ please windup کریں۔

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! آخر میں میری یہی گزارش ہے کہ خاص طور پر ہیلتھ کارڈ کو دوبارہ بحال کیا جائے اور یہ کسی ایک پارٹی کے لوگوں کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ پورے پنجاب کے لئے ہے تاکہ عام لوگوں کو سہولت ملے اور وہ اپنا بہتر علاج کرا سکیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترم جناب جعفر علی ہوچہ صاحب!

جناب جعفر علی ہوچہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس ایوان میں بولنے کا موقع دیا۔ میں بجٹ پر بات کروں گا کہ بجٹ میں سولر پینل پر بات کی گئی ہے یہ اچھا پروگرام ہے لیکن میں ایک تجویز دوں گا کہ جس طرح آپ سولر پینل فری لگا رہے ہیں یا قرعہ اندازی کے ذریعے دے رہے ہیں تو اس کو اس طرح کر دیا جائے کہ بنک میں جو لون دیا جا رہا ہے اس کے ذریعے کر دیا جائے اور اس کی شرائط آسان بنا دی جائیں یعنی وقت کی ضرورت یہ ہے کہ بجلی جتنی مہنگی ہو چکی ہے ہر آدمی سولر پینل آسانی کے ساتھ لگا سکے جیسے ہماری میڈم مریم نواز شریف کا ایجنڈا ہے۔ فنانس منسٹر بنک سے مل کر یہ شرائط طے کریں اور یہ آسان شرائط پر لوگوں کو مہیا کریں۔

جناب سپیکر! اب میں محکمہ تعلیم کے حوالے سے بات کروں کیونکہ ہم ہمیشہ پنجاب میں تعلیم کے لئے بجٹ بھی رکھتے ہیں اور کام بھی کرتے ہیں جس طرح وزیراعظم میاں شہباز شریف نے Daanish Schools and Centers of Excellence بنائے تو میں چاہتا ہوں کہ پنجاب کی ہر تحصیل میں دو، دو اور چار، چار مڈل سکولز یا ہائی سکولز کو ماڈل سکول بنا دیا جائے، وہ ماڈل سکولز ہوں اور پوری تحصیل میں اچھا سٹاف ہو، اچھے ٹیچرز ہوں اور اچھے ہیڈ ماسٹر اور پرنسپل ہوں تاکہ ان ماڈل سکولوں کو نمونے کے طور پیش کیا جائے تاکہ پوری تحصیل کے بچے وہاں آکر تعلیم حاصل کر سکیں۔

جناب سپیکر! حکومت نے پروگرام بنایا ہے کہ ہم 1 لاکھ گھر بنائیں گے تو یہ ٹھیک ہے اور یہ بڑے بڑے شہروں میں بن جائیں گے لیکن جو تحصیلیں ہیں یا ہر علاقے میں تو نہیں بنا سکیں گے۔ یہاں بیٹھے تمام معزز ممبران صاحبان بھی ووٹ لے کر آئے ہیں اور میں یہی کہوں گا کہ ہم ان غریب لوگوں کے ووٹوں سے کامیاب ہوئے ہیں اور ان ووٹوں میں سب سے زیادہ ہاتھ ایک مزدور اور ایک غریب آدمی کا ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ اس پر چاہے میٹنگ لے لیں، چاہے فنانس منسٹر سے بات کریں، چاہے چیف منسٹر صاحبہ سے بات کریں، جو آج ہر تحصیل سطح پر مختلف چکوک میں چراگاہ کے ٹینڈر پڑے ہوئے ہیں جس پر کسی نہ کسی بااثر آدمی کا قبضہ ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ حکومت پنجاب چراگاہ ٹینڈر واپس لے کر ہر گاؤں میں مستحق اور غریب لوگوں کو دے دیئے جائیں۔ آپ 1 لاکھ گھر کی بات کرتے ہیں تو یہ چند ضلعوں میں مکمل ہو جائیں گے اور ان ضلعوں میں 200 یا 400 یا 1000 ہزار گھر بنے گا تو اس سے کیا بنے گا؟ ہر گاؤں کی سطح پر یہ کام ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! محکمہ ہیلتھ کے حوالے سے بات کروں گا کہ اب جس طرح ہسپتالوں کو بہت اچھا بنایا جا رہا ہے یعنی ضلع لیول پر بنایا جا رہا ہے ہم چاہتے ہیں کہ ہماری ہر تحصیل کی THQ's میں اچھی labs بنا دی جائیں اور اچھے ڈاکٹرز لگا دیئے جائیں۔ ہر THQ میں heart specialist بیٹھا دیا جائے اور ہر تحصیل لیول پر dialysis machines ہونی چاہئیں۔ ایک ضلع میں 10 یا 20 dialysis machines لگی ہوتی ہیں اور وہاں اتنی gathering ہوتی ہے کہ پورے ضلع کا وہاں لوڈ ہوتا ہے۔ اگر ہر ضلع میں تین یا چار تحصیلیں ہیں تو ہر تحصیل کے THQ میں dialysis machines ہونی چاہئیں تاکہ ہر مریض کے لئے آسانی ہو۔

جناب سپیکر! میں آپ سے ایک گزارش کروں گا کہ جو میونسپل کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں جس طرح 2002 میں تاندلیانوالہ میں ٹاؤن کمیٹی بن گئی اس کی آبادی 2002 میں کتنی تھی اور آج 2024 میں کتنی آبادی ہو گی؟ لیکن ہر ٹاؤن کمیٹی میں سینٹری ورکرز تعداد وہی ہے لہٰذا آبادی کے حساب سے سینٹری ورکرز کی تعداد بڑھا دی جانی چاہئے تاکہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہوچہ صاحب! آپ please wind up کریں۔

جناب جعفر علی ہوچہ: تاکہ ہر میونسپل کمیٹی میں صفائی کا جو کام ہے وہ اچھے طریقے سے چلا دیا جائے اور میں آخری بات کر کے اجازت چاہوں گا اور میں اپنے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صوبائی اسمبلی کے ممبران سے یہ گزارش کروں گا کہ ہماری حکومت پنجاب جناب نواز شریف سے لے کر جناب شہباز شریف اور محترمہ مریم نواز شریف تک اپنے کاموں پر اور اپنی development پر یقین اور ایمان رکھتے ہیں نہ کہ ہم جھوٹ اور پراپیگنڈا پر یقین اور ایمان رکھتے ہیں۔ اپنے دوستوں سے یہ گزارش کروں گا کہ آج ہم ان لوگوں سے بحث مباحثہ کرتے ہیں جو مسجد نبوی کی بے حرمتی سے پیچھے نہیں ہٹے اور جو تو تکرار کرتے ہیں جن کے ایک ایک ایم پی اے اور ایم این اے کا یہ منشور ہے کہ ہم جتنی باتیں کریں گے ہم اپنی پارٹی کے لئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ آپ کا point آ گیا۔ محترم جناب اویس ورک!

جناب محمد اویس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ہمارے ایک معزز ممبر نے مسجد نبوی کے حوالے سے بات کی ہے تو میں نبی کریم محمد ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ آپ کو سنانا چاہوں گا کہ نبی کریم محمد ﷺ خانہ کعبہ کا طواف فرما رہے تھے اور آپ محمد ﷺ طواف فرماتے ہوئے جب کعبہ شریف کی تعریف بھی کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں محمد ﷺ قسم کھاتا ہوں اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اللہ کے نزدیک انسان کی جان اور مال کی حرمت کعبہ کی حرمت سے زیادہ ہے۔ مجھے بڑی تکلیف ہوئی ہے کہ آج ہمارے معاشرے کے اندر ظلم، جبر، زیادتی کی جا رہی ہے اور نہ کسی انسان کا مال محفوظ ہے اور نہ کسی انسان کی جان محفوظ ہے میں اپنی بات کا آغاز ان اشعار سے کروں گا کہ:

نثار میں تری گلیوں کے اے وطن کہ جہاں
چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اُٹھا کے چلے
جو کوئی چاہنے والا طواف کو نکلے
نظر چرا کے چلے جسم و جاں بچا کے چلے

جناب سپیکر! آج میں بجٹ کی جن موضوعات پہ بات کرنا چاہوں گا اس میں سب سے پہلے law and order کی صورتحال ہے پولیس کا بجٹ اور law and order کی صورتحال یہ ہے کہ law ایک side پر جارہا ہے اور order ایک side پر جارہا ہے۔ میری گزارش ہے کہ پونے 200 ارب روپے کا بجٹ دے دیا ہے، اس میں تھوڑا سا اضافہ اور کر دیا جائے اور کوشش کی جائے کہ ہمارے پولیس کے محکمے کے جو افسران ہیں ان کی از سر نو training کی جائے تا کہ ان کو یہ یاد دلایا جا سکے کہ ان کا کام عوام کے جان و مال کا تحفظ کرنا ہے۔ چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کرنا نہیں ہے بلکہ میری ایک اور گزارش ہے کہ اگر کہتے ہیں کچھ پیسے اور اپوزیشن کی طرف سے بھی دے دیئے جاتے ہیں، ہم اپنی تنخواہوں سے دے دیں گے لیکن ان افسران کو فکر آخرت کی کتابیں پڑھائی جائیں یا آپ نے بھی شاید فلم دیکھی ہو "قبر کا عذاب" ایک فلم آئی تھی ان کو وہ دکھائی جائے شاید ان کے دل میں بھی خوف خدا آجائے۔

جناب سپیکر! 400 دن تک اس صوبے پہ مسلط رہنے والی ناجائز نگران حکومت نے اپنی آخری رات یہ دعوی کیا کہ 25 فیصد تک جرائم کی شرح میں کمی آئی ہے۔ یہ کتنا ظلم ہے اُس جرائم کا، اُس ظلم اور زیادتی کا ذکر نہیں کیا گیا جو اس نگران حکومت نے عام نہتے شہریوں پر برپا کیا، اُس میں کتنے ہزار فیصد اضافہ ہوا اُس کا ذکر نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! انتہائی تکلیف، دکھ درد کے ساتھ ایک بات بتانا چاہتا ہوں میں اور میرے کچھ ساتھی ایم پی ایز چند روز پہلے گرفتار بھی ہوئے ہمارے خلاف ATA-7 کی ایف آئی آر درج کی گئی، میرے اوپر الزام لگا کہ میں نے چوکی انچارج کو اغواء کیا ہے، میں نے پولیس پر فائرنگ کی ہے یہ ظلم ہے۔ ہم پر جو پرچہ درج کیا گیا وہ معزز عدالت کے اندر آدھا گھنٹہ نہیں ٹک سکا، آدھے گھنٹے میں عدالت نے اُس پرچہ کو خارج کر دیا۔ یہ ATA-7 کا مذاق اُڑایا جارہا ہے۔ دہشت گردوں کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ دفعات بنائی گئی یہ ظلم اور زیادتی ہے۔

جناب سپیکر! جب گرفتار کر کے تھانے لے جایا گیا تو پہلی نظر شہید زاہد گوندل اور شہید کیپٹن مبین کی تصاویر پر پڑی بہت تکلیف ہوئی اور اُن افسران کی یاد آئی، میرے خود کے گھر پہ بھی دہشت گردوں کے دھماکے ہو چکے ہیں۔ ایک عرصہ دراز تک میں ٹی ٹی پی اور القاعدہ کی ہٹ لسٹ پہ رہ چکا ہوں، اس ملک کے اندر دہشت گردی خلاف بہت ساری تکالیف برداشت کی ہیں۔

گزارش ہے کہ جو پولیس کی ٹریننگ کی بات کر رہے تھے اس میں ان شہداء اور غازیوں کی تعلیمات کا ذکر لازمی کیا ہے تا کہ شاید ان پولیس افسران کو اپنی وردی کے وزن کا احساس ہو سکے، اپنی ذمہ داری کا احساس ہو سکے، اُن کی تعلیمات بھی لازمی ان کی training میں ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں بات کروں گا اپنے ان لوگوں کی کہ جن کی بدولت میں اس مقدس ایوان کا حصہ ہوں اور وہ لوگ مجھے میری جان سے زیادہ عزیز تر ہیں جن کو میں دنیا اور آخرت دونوں میں جواب دہ ہوں کیونکہ انہوں نے مجھے فارم 45 کے تحت اسمبلی میں بھیجا ہے تو میں دنیا اور آخرت دونوں میں اُن کا جواب دہ ہوں اور جو لوگ دوسرے حلقوں کے حق پہ ڈاکا ڈال کے آئے ہیں وہ بھی دونوں جہانوں میں انشاءاللہ جواب دہ ہوں گے۔

جناب سپیکر! میرا حلقہ تحصیل شرقپور اور تحصیل شیخوپورہ پر مشتمل ہے جس کے ساتھ ہر حکومت نے سوتیلی ماں جیسا سلوک کیا 70 فیصد آبادی دیہاتی ہے، نہ پینے کا صاف پانی میسر ہے، نہ صحت کا کوئی نظام ہے، نہ تعلیم کا نظام ہے۔ سرکاری ہسپتال صرف اس لئے بنائے گئے ہیں کہ کروڑوں روپے کا بجٹ لے رہے ہیں اور جب مریض جاتا ہے تو کروڑوں روپیہ صرف اس چیز کا لے رہے ہیں کہ مریض کو کہتے ہیں کہ اس کو لاہور لے جاؤ۔ یہ الفاظ دہرانے کا کروڑوں روپیہ لیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میرے حلقے کا ایک بڑا اہم project ہے اس کے ذریعہ سے میرے حلقہ پی پی۔140 کو ملتان روڈ سے جوڑا جانا تھا اُس کا افتتاح بھی کیا جا چکا ہے لیکن کام روک دیا گیا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ windup کریں۔

جناب محمد اویس: جناب سپیکر! بس ایک منٹ لوں گا SL-3 تک کام ہو گیا ہے میری گزارش ہے کہ SL-4 پر بھی کام شروع کیا جائے کیونکہ آپ نے windup کرنے کا کہہ دیا ہے تو پھر میری تقریر قیدی نمبر 804 کے ذکر کے بغیر نامکمل ہے۔

جناب سپیکر! اپنے محبوب لیڈر، اپنے مقبول لیڈر، امت مسلمہ کے لیڈر عمران خان پر بنائے گئے ناجائز پرچوں کی پرزور مذمت کرتا ہوں۔ میں فارم 47 کے بیٹھے ہوئے جعلی نمائندوں کی یہاں بیٹھنے کی بھی مذمت کرتا ہوں۔ تاریخ لکھی جائے گی کیونکہ تاریخ میں حق پر چلنے والوں کا

ذکر لازمی ہوتا ہے تاریخ نے ہر ظالم کی مذمت کی ہے تاریخ نے ہر مظلوم کو مظلوم لکھا ہے آج سے 10 سال بعد 20 سال بعد، میرا یہ ملک تا قیامت رہے لیکن اس ملک کی تاریخ کے اندر لکھا جائے گا کہ کون حق پر تھا کون باطل پہ تھا۔ آخر میں ایک شعر جب تاریخ لکھی جائے گی اُس کے حوالے سے کیونکہ تاریخ نے لکھا ہے:

گھوڑے تو دوڑے لاشِ شبیر پر مگر
گھوڑے تو دوڑے لاشِ حسین پر مگر
تاریخ کی یلغار میں کُچلا یزید گیا

جناب سپیکر! ہر دور کا یزید ان شاءاللہ کُچلا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی محترم جناب رانا سلیم افضل!

رانا محمد سلیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الصلوۃِ والسلام علیک یارسول۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اپنی قائد وزیراعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے مختصر وقت میں، محدود وسائل میں بہت بڑے صوبہ پنجاب کے مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بجٹ دیا۔ میں جناب وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے بجٹ جب پیش کیا تو اس ایوان میں بہت ہلڑ بازی شور شرابہ کیا گیا لیکن انہوں نے صبر کا مظاہر کرتے ہوئے بجٹ پیش کیا کیوں کہ رمضان شریف میں، روزے میں صبر کا سبق دیا جاتا ہے انہوں نے بہت اچھا کیا اور ہمارے حزب اقتدار کے ممبران نے بھی بہت اچھا کیا کہ صبر سے تمام معاملات سنے۔

جناب سپیکر !میں جناب وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن سے کہوں گا کہ ہمارے اپوزیشن کے بھائیوں کے جو مسائل ہیں انہوں نے اپنے علاقہ کی ترجمانی کی ہے اور اپنے لیڈر کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اُن کی ثناخوانی بھی کی ہے اس کو محسوس نہ کیا جائے، صبر سے، حسن اخلاق سے، پیار سے ان کی بات سن کر ان کے مسئلے کو حل کیا جائے تاکہ ہم امید رکھیں کہ حسن اخلاق سے پیار سے صبر سے ہم اُن کو دوبارہ قومی دھارے میں لے کر آجائیں کیوں کہ وہ بھٹکے ہوئے ہیں قومی دھارے میں آجائیں گے۔ آپ یہ ساری توجہ کریں میرے حلقے کا بجٹ بھی

اُنہی کی طرف دیا جائے تا کہ وہ ملک کے لئے اچھے پاکستانی کہلائیں۔ سب معزز ممبران نے مسائل کی آگاہی کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، No cross talk۔

رانا محمد سلیم: جناب سپیکر! اپوزیشن کے دوستوں نے بھی مسائل کی آگاہی کی اور مسائل کے حل کے بارے میں کچھ ذکر نہ ہوا جب کہ کچھ دوستوں نے اُدھر سے بھی اور میرے سائڈ سے بھی یہ بتایا کہ زراعت سے ان مسائل کا حل ہو گا جب بھی آئندہ آنے والا بجٹ بنے گا وہ بھی اگر وسائل ہوں گے تو صوبے کے مسائل ختم ہوں گے کیوں کہ وسائل تو پچھلے ساڑھے چار پانچ سال میں عثمان بزدار کے ذریعے، مونس الٰہی کے ذریعے ختم کر دیئے گئے تھے کیوں کہ کرپشن کی طرف توجہ تھی۔ وسائل حاصل کرنے کے لئے توجہ نہیں تھی صوبہ پنجاب میں وسائل ایک ہی صورت میں مکمل ہو سکتے ہیں وہ زراعت ہے جن دوستوں نے اپوزیشن side سے زراعت کا ذکر کیا میں اُن کو بھی سلام پیش کرتا ہوں اور جن دوستوں نے حزب اقتدار کی طرف سے زراعت کا ذکر کیا اُن کو بھی سلام پیش کرتا ہوں کیونکہ میں کسان ہوں۔ یہاں زراعت کی بات ہو رہی ہے اور میرے صوبے کی ترقی زراعت کے ذریعے سے ہو گی، ہر جگہ کہا جاتا ہے کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور مجھے افسوس ہے کہ ہم زراعت میں بہت نیچے چلے گئے ہیں کہ پچھلے دو سال میں ہم ڈیڑھ کروڑ bale سے 56 لاکھ bales پر آ گئے ہیں۔ آج میرے دوستوں نے فیصل آباد کے ایم پی اے حضرات نے کہا کہ industry بند ہے ان کو یہ پتا ہونا چاہئے یہ textile کی industry کیوں بند ہے کہ raw material نہیں ہے جو پچھلے ادوار میں textile کو سہولت دی گئی تھی وہ raw material باہر سے آیا تھا ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوا، جب ہم 20 ہزار کی item، 25 ہزار کی item باہر سے import کر کے industry چلائیں گے اس سے ملک کی ترقی نہیں ہو گی، وسائل نہیں بڑھیں گے۔

جناب سپیکر! اس وقت زراعت کے ساتھ بہت بڑا نقصان ہو رہا ہے آج سے 10 سال بعد یا 15 سال بعد یہاں پانی پر debate ہو رہی ہو گی اور کہا جائے گا کہ ہمارا زمینی پانی ختم ہو گیا کیونکہ میرے ساؤتھ پنجاب میں بھی ہائبرڈ چاول اور مکئی کی تشہیر کی جا رہی ہے یہ دونوں فصلیں

پانی سے تیار ہوتی ہیں جتنا پانی دیا جاتا ہے اتنی پیداوار بڑھ جاتی ہے اور اُن پانچ سالوں میں کپاس کے بیج کے لئے ریسرچ سنٹر بنانے کی طرف کوئی توجہ نہ دی گئی جس کی وجہ سے کپاس کی فصل کی پیدوار کم ہوئی حالانکہ کپاس کی فصل کم پانی سے بھی تیار ہو جاتی ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ خدارا آئندہ آنے والے بجٹ میں جتنا بھی ہو سکے اس چیز کو focus کیا جائے کیونکہ جب زراعت ترقی کرے گی تو ملک ترقی کرے گا۔ کپاس کے حوالے سے کوئی جامع پلاننگ کی جائے، جب اس ملک میں کپاس کی پیداوار 2 کروڑ گانٹھ ہو جائے تو انشاءاللہ کشکول بھی ٹوٹ جائے گا اور یہ مسائل بھی نہیں رہیں گے۔ اس کا صرف ایک ہی حل ہے کہ جتنے بھی ریسرچ سنٹرز بند ہیں ان کو فعال کیا جائے اور ان میں کپاس کے بیج کے حوالے سے کام کیا جائے کیونکہ کپاس کی فصل میں پانی اور کھاد کا استعمال بھی کم ہوتا ہے اس طرح ہمارے ملک میں کھاد کا بحران بھی ختم ہو جائے گا۔ جنوبی پنجاب میں ہائبرڈ چاول اور مکئی کی فصل کے لئے 40HP کی موٹرز استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے ہماری آنے والی نسلوں کے لئے زیر زمین پانی ختم ہو جائے گا، پھر ہمیں بھی شاید 15 سال بعد چولستان کی طرح ٹوبوں سے پانی بھرنا پڑے۔ خانیوال، ملتان، بہاولپور، ڈی جی خان اور رحیم یار خان میں کپاس کی فصل کی پیداوار بڑھانے کے لئے ریسرچ سنٹرز کو فنڈز دیئے جائیں تاکہ ٹیکسٹائل انڈسٹریز بھی چل سکیں، جیسا کہ ابھی میرے بھائی کہہ رہے تھے کہ فیصل آباد، قصور، بھائی پھیرو، حیدر آباد اور کراچی میں ٹیکسٹائل انڈسٹری کا بحران ہے تو وہ بحران بھی ختم ہو جائے گا۔ آپ بھی اسی علاقے سے ہیں آپ کو بھی یہ علم ہو گا کہ جو کپاس کا ایک بیج لگتا ہے وہاں سے ہی غریب کے لئے روزی شروع ہو جاتی ہے اس کی بوائی اور پھر چھدرائی سے دیہات کے غریب لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے اس کے بعد جب یہ کپاس تیار ہوتی ہے تو اس کو spinning اور ginning کیا جاتا ہے، وہاں پر غریب کو روزی ملتی ہے اور پھر مزدور کو غلہ منڈیوں میں فائدہ ہوتا ہے۔ کپاس کی فصل کو دو حصوں میں تقسیم کر کے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب! بہت شکریہ۔

رانا محمد سلیم: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ کا وقت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ کے پاس صرف 30 سیکنڈ کا وقت ہے۔

رانا محمد سلیم: جناب سپیکر! کپاس کی فصل کی پیداوار بڑھنے سے ٹیکسٹائل انڈسٹری چلے گی، ٹیکس بھی ملیں گے جس کی وجہ سے صحت اور ایجوکیشن کی مد میں وافر بجٹ میسر ہو گا اور اس ملک پاکستان کے مسائل بھی ختم ہو جائیں گے۔ میں یہ چیلنج کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہمارے جو ساتھی باغی ہیں اور ریاست کو نہیں مانتے وہ دوبارہ قومی دھارے میں آئیں گے تو آپ اپنی پوری توجہ کپاس کی فصل پر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ ہاؤس کا وقت 3 بجے تک کا تھا لہٰذا اب ہاؤس کا ٹائم آدھا گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔ اب میں جناب حسن علی کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی بات کریں۔

جناب حسن علی: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے کل تربت میں ہونے والے بزدلانہ دہشت گرد حملے کی مذمت کرتا ہوں جو پی این ایس۔ صدیق پر ہوا ہے اور اس حملے میں ہمارا ایک سپاہی نعمان شہید ہوا تو میں اس کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اس نے ہمیں ایک بڑے نقصان سے بچایا۔ ہم اس کے ساتھ ساتھ تمام شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو بھی ہیں۔ میرا نام حسن علی اور میرا حلقہ پی پی-65 ہے اور میرا تعلق گوجرانوالہ سے ہے۔ مجھے بدقسمتی سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ میں اس حلقہ کا نمائندہ ہوں جس کی ایک یونین کونسل نڈالہ سندھو جس میں 21 گاؤں ہیں۔ ان 21 گاؤں میں ایک بھی بچوں کے لئے ہائی سکول موجود نہیں ہے۔ میرا وہی علاقہ گوجرانوالہ ہے جس کے دو گاؤں اسی والا اور پمبو والی ایسے ہیں جو آج تک گیس کی سہولت سے محروم ہیں جبکہ 2031 تک تو گیس ویسے ہی ختم ہو جائے گی۔ آج بھی میرا حلقہ ایسا ہے جس میں کوئی ایک 100 میٹر کا روڈ بھی مکمل نہیں ہے۔ میں دالبدین، چاغی یا بلوچستان کے کسی علاقے کی بات نہیں کر رہا میں اپنے حلقہ گوجرانوالہ کی بات کر رہا ہوں آج بھی زچہ بچہ اموات سب سے زیادہ میرے حلقہ میں ہو رہی ہیں۔ میں گوجرانوالہ کی بات کروں تو میرا شہر ایشیاء کا پانچواں بڑا شہر ہے مگر اس پانچویں بڑے شہر میں ایک بھی یونیورسٹی موجود نہیں ہے، ایک پنجاب یونیورسٹی تھی جو کہ 2014 تک چلی مگر اس کے بعد اس کو بھی ختم کر دیا گیا۔ آج بھی کئی لوگ مجھ سے سوال کرتے ہیں کہ بتائیں کہ ہم کہاں جا کر پڑھیں؟ میرے DHQ ہسپتال کی دو سال سے بلڈنگ بھی موجود نہیں ہے اور اب اس کو میڈیکل ہسپتال میں shift کیا گیا ہے اور وہاں ایک بیڈ پر تین تین مریض پڑے ذلیل ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے شہر کی بات کرتا ہوں کہ آج بھی میرا شہر وہ شہر ہے جس کے جی ٹی روڈ پر ٹریفک کے سب سے زیادہ مسائل موجود ہیں۔ میں اپنی بات کو وقت کی کمی کے باعث مختصر کروں گا۔ سب سے پہلے میں اس بات کی correction کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے کل کہا کہ ایجوکیشن کا بجٹ ہمارے گورنمنٹ میں زیادہ تھا تو اس وقت ڈالر کی قیمت 160 روپے تھی جبکہ آج ڈالر کی قیمت 284روپے ہے تو Internationally ہم جب بھی اس کو دیکھیں تو اس کا comparison ڈالر کی قیمت کے ساتھ کریں گے اس comparison کے بعد ہمارے دور میں ایجوکیشن کے لئے بجٹ زیادہ تھا۔

جناب سپیکر! ایگریکلچر کے حوالے سے بات ہو رہی تھی تو میں water scarcity کی بات کروں گا میں اپنے colleague کو بتانا چاہوں گا کہ we are among fine nations which are facing the severe water scarcity issue ابھی کچھ دن پہلے پانی کا عالمی دن بھی گزرا ہے مگر پورے بجٹ میں مجھے water scarcity یا water saving plans کہیں بھی نظر نہیں آئے۔ ہمارے پاس ideas ہیں کیونکہ اگر آپ seats کو چرانے کی بجائے ideas کو چرانے کی طرف یا ملک کی بہتری کے لئے ہم سے کچھ پوچھیں تو ہم آپ کو بتانے کے لئے تیار ہیں۔ ایگریکلچر کی بات کروں گا تو انڈین جی ڈی پی میں پنجاب کا 40 فیصد شیئر ہے اور ہمارے پورے ملک کا شیئر صرف 18 فیصد زراعت پر مشتمل ہے۔ میں نے سنا ہے کہ گندم کی فی من قیمت 2800 روپے کی جا رہی ہے اگر آپ نے اسی قیمت پر گندم ہم سے لینی ہے تو ہمیں بھی وہ سہولیات دیں جیسا کہ انڈیا میں بجلی 7 روپے فی یونٹ مل رہی ہے اور آپ ہمیں یہاں پر 57 روپے فی یونٹ دے رہے ہیں۔ ہمارے ہاں DAP کھاد کی بوری 14 ہزار روپے میں مل رہی ہے جبکہ انڈیا میں 3 ہزار روپے کی ہے۔ یوریا کھاد ہمیں ساڑھے سات ہزار روپے میں بوری مل رہی ہے جبکہ انڈیا میں 700 روپے میں مل رہی ہے، آپ canals کی لائننگ کریں آپ Water Irrigation System کو بہتر کریں تو چیزیں خود ہی بہتر ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر! اب میں ہیلتھ پالیسی کی بات کروں گا ہمارے پاس ہیلتھ پالیسی موجود ہی نہیں ہے۔ سری لنکا جیسا پسماندہ ملک اس میں ہر 35 ہزار کی آبادی کے لئے ایک ڈاکٹر موجود ہوتا ہے جس کا کام صرف یہ ہے کہ اس نے دیکھنا ہے کہ میرے علاقے میں جو بیماریاں پھیل رہی ہیں

ان کی root cause کیا ہے اور ان کی eradication کیسے ہو سکتی ہے مگر ہمارے ہاں کوئی بھی ہیلتھ پالیسی میسر ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اب ہم irrigation policy کی بات کرتے ہیں۔2008 سے نئے موگا جات پر ban impose ہے۔ جو چھوٹا زمیندار ہے جس کی دو یا چار ایکڑ زمین ہے وہ نیا موگا نہیں لے سکتا اس کے برعکس اگر کوئی بڑی مچھلی آتی ہے تو وہ اپنا CM Directives لاتی ہے اور اپنا موگا لگوا لیتی ہے اوراس کے بعد دوبارہ ban impose ہو جاتا ہے تو اگر ہم واقعی ہی ملک کی بہتری چاہتے ہیں تو اس طرح کی استحصالی بند ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میرا شہر گوجرانوالہ ایسا شہر ہے جس میں ہر 8 منٹ کے بعد ایک ڈکیتی ہو رہی ہے مگر وہاں پر کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ مجھے بعد میں یہی کہا جائے گا کہ وہاں شہر میں آپ کی نمائندگی تھی تو آپ نے کیا کیا ہے تو میں بتاتا چلوں کہ وہاں ہمارے شہر میں اللہ کے فضل سے 35 سال تک دوسری جماعت کا راج رہا ہے اور آج تک میرے حلقہ یا میرے شہر کے کسی بھی مسئلہ پر ہمارا کوئی representative اِدھر ہاؤس میں نہیں بولا تو ہم یہ بیڑا اُٹھا کر آئے ہیں اور ہم یہاں پر اپنی بات کرتے رہیں گے؟ آخر میں، میں ایک شعر پڑھنے کی اجازت چاہوں گا کہ:

کتاب خالی رہے گی کب تک
کبھی تو آغاز باب ہو گا
جنہوں نے بستی اُجاڑ چھوڑی
کبھی تو ان کا حساب ہو گا

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ حسن صاحب! اب محترم جناب عبدالعزیز خان دریشک اپنی بات کریں۔

جناب عبدالعزیز خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے جناب وزیر خزانہ کو ان نامساعد حالات میں ایک بہترین بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ نے ان مختصر ایام میں 28 اہم منصوبوں کا آغاز کر دیا ہے تو میں ان کو بھی اس پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آج بحث کا آخری دن ہے اور میرے کافی معزز ارکین نے

ابھی بات کرنی ہے تو میرے پاس وقت بہت مختصر ہے۔ میں اس بجٹ پر دو چار ایشوز پر بات کروں گا جو کہ میرے ضلع سے متعلقہ ہیں۔ میرے ضلع راجن پور کی 25 لاکھ آبادی ہے لیکن وہاں کوئی بھی یونیورسٹی نہ ہے۔ ہمارا ضلع راجن پور flooded area ہے ہماری نوجوان نسل کو پڑھنے کے لئے دور دراز کا سفر طے کرنا پڑتا ہے اور پسماندگی کی وجہ سے ہمارے لوگ اس طرح سفر طے کرکے اپنی پڑھائی کا خرچہ afford نہیں کرسکتے تو میری وزیر خزانہ صاحب اور وزیر تعلیم جو کہ یہاں پر موجود ہیں ان سے request ہوگی کہ میرا یہ point note کیا جائے اور اس بجٹ میں یونیورسٹی کے لئے کوئی خاطر خواہ رقم رکھی جائے تاکہ اس پر initial work start ہوجائے اور اگلے بجٹ تک ہماری حکومت کی طرف سے، ہماری پارٹی کی طرف سے اور چیف منسٹر صاحبہ کی طرف سے راجن پور کی عوام کو یونیورسٹی کا تحفہ مل سکے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں اس بجٹ میں ہیلتھ کے حوالے سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔ میاں شہباز شریف صاحب کے دور میں ہمارے راجن پور میں ایک ہیلتھ کارڈیک وارڈ بنا تھا جو کہ مکمل ہوگیا تھا لیکن اس میں کچھ facilities آج کے دن تک نہیں دی گئی ہیں جیسا کہ آج کے دن تک نہ ڈاکٹر، نہ پیرامیڈیکل سٹاف موجود ہے اور نہ ہی اس کے علاوہ کوئی آلات موجود ہیں تو میری ہیلتھ منسٹر اور وزیر خزانہ سے یہ request ہوگی اگر وہ یہاں پر موجود ہیں تو اس پر تھوڑی سی توجہ دیں۔

جناب سپیکر! آپ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے رپورٹ منگوا کر دیکھ لیں کہ وہاں پر cardiac facilities نہ ہونے کی وجہ سے مریض دوسرے شہروں کو refer ہوجاتے ہیں جن کی شرح اموات کافی خطرناک حد تک ہے، چونکہ کارڈیک مریض کو کارڈیک سنٹر میں رکھنے کے لئے چوبیس سے چھتیس گھنٹے بہت اہم ہوتے ہیں لہٰذا اگر فنانس منسٹر اس بجٹ میں تھوڑے سے فنڈز رکھ دیں گے تو ضلع راجن پور کی عوام کو بہت بڑا relief مل جائے گا۔ وہاں پر ٹراما سنٹر کے لئے بجٹ allocate ہوا تھا، چاردیواری مکمل ہوگئی تھی لیکن اس پر مزید کام نہیں ہوا۔ فنانس منسٹر سے گزارش ہے کہ ٹراما سنٹر کے لئے اس بجٹ میں رقم رکھ لیں تاکہ وہ مکمل ہوسکے۔ راجن پور ایک بہت دور دراز علاقے میں ہے اس لئے وہاں کے لئے ٹراما سنٹر کا functional ہونا بہت ہی ضروری ہے تاکہ وزیر اعلیٰ صاحبہ نے جو initiatives لئے ہیں ان سے وہاں کی عوام بھی مستفید ہوسکے۔

جناب سپیکر! یہاں ایوان میں زراعت کے حوالے سے بات ہو رہی ہے میرا تعلق بھی ایک زرعی ایریا سے ہے میں اس حوالے سے کہوں گا کہ ایک ٹائم تھا کہ ہمارے ملک کی ایک کروڑ 40 لاکھ کاٹن کی bales ہوا کرتی تھیں اور ہمارا ہمسایہ ملک اس کے قریب قریب تقریباً ڈیڑھ کروڑ bales پر تھا لیکن climate change کی وجہ سے ہم 70 سے 80 لاکھ bales پر پہنچ گئے ہیں اور ہمارا ہمسایہ ملک ہم سے کہیں آگے نکل چکا ہے۔ اگر وزیر زراعت موجود ہیں تو میری ان سے استدعا ہے کہ ایک ایسی کانفرنس کا انعقاد کرائیں جس میں چاول، کاٹن، شوگر کین اور باقی تمام فصلات کے کاشتکار شامل ہوں۔ ہماری حکومت نے جو initiative لیا ہے کہ ایک ہی چھت کے نیچے اور ایک ہی window کے نیچے ہر چیز میسر آئے گی چاہے سیڈ ہو، کھاد ہو یا زرعی ادویات ہوں۔ اس کانفرنس میں تمام فصلیں پیدا کرنے والے کاشتکار ہوں، کھاد والے بھی وہاں موجود ہوں، زرعی ادویات والے بھی اس کانفرنس میں موجود ہوں تاکہ اگلے پانچ سال کے لئے ایک ایسی منصوبہ بندی ہو سکے کہ ہمارے ملک کو کس چیز کی ضرورت ہے اور کتنی پیداوار کرنی ہے۔ اگر ہم نے باہر ایکسپورٹ کرنی ہے تو ہمیں کیا کیا چاہئے تاکہ ہمارے ملک کے زرمبادلہ میں اضافہ ہو سکے۔

جناب سپیکر! میرے ضلع میں زراعت کے لئے پانی کی شدید کمی ہے، ہمیں ششماہی پانی دیا جاتا ہے، کافی ایسے علاقے ہیں جہاں off season میں صرف پینے کے لئے پانی ملتا ہے۔اگر کوئی ایسی منصوبہ بندی ہو جائے کہ ہمیں گندم کے سیزن میں تین مہینے پانی مل جائے تو ہمارے علاقے میں لوگوں کی گندم کی فصل بہتر ہو سکتی ہے۔ اگر آپ پچھلے پانچ سے آٹھ سال کی طرف نگاہ ڈالیں تو ہمارے فلڈڈ ایریاز میں میں کافی تباہی آئی ہے۔اس کے علاوہ جو proper routs and channel ہیں یا میاں شہباز شریف کے دور میں جو ڈریبز بنی تھیں وہ مکمل نہیں ہوئیں ان پر مزید کام نہیں ہوا۔ ہم چاہتے ہیں کہ انہیں مکمل کیا جائے تاکہ آئندہ آنے والے فلڈ کی تباہی سے بچا جا سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! پلیز wind up کریں۔

جناب عبدالعزیز خان: جناب سپیکر! میں نے صرف یہی request کرنی تھی کہ جو منصوبے درمیان میں پڑے ہوئے ہیں اگر انہیں مکمل کر لیں تو جو فلڈ لوگوں کی تباہی کرتا ہے، مکانات تباہ ہو جاتے ہیں وہ محفوظ رہیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔

جناب عبدالعزیز خان: جناب سپیکر! میری ایک مرتبہ پھر یہی request ہو گی کہ وزیر خزانہ ہماری یونیورسٹی کے لئے اسی بجٹ میں تھوڑی سی رقم رکھ لیں تاکہ ہمارے بچے بھی وزیر اعلیٰ صاحبہ کے initiatives سے مستفید ہو سکیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! بہت شکریہ۔ جی محترم جناب میاں نعیم شفیق صاحب!

جناب محمد نعیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ؕ جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے بجٹ پر بحث کے موقع پر مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں جناب کی وساطت سے پورے ہاؤس اور خصوصاً وزیر خزانہ کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ آپ نے جو تعلیم کا بجٹ رکھا ہے۔ میں اپنے ضلع رحیم یار خان کی مثال دینا چاہوں گا کہ آپ نے تعلیم کا بجٹ تو رکھ دیا ہے لیکن یہ دیکھیں کہ ایجوکیشن میں ہماری already جو سکیمیں چل رہی تھیں کالج بن رہے تھے، ہمارے سکول upgrade ہوئے ہیں ان on-going سکیموں کے لئے پیسے دے کر انہیں مکمل کرنے کی بجائے ہم نے ADP میں اپنی مرضی کی سکیمیں ڈالی ہیں۔ پہلے تو ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں اگر پیسے آئے ہیں تو ایجوکیشن سیکٹر میں جو سکیمیں already چل رہی ہیں ہمیں پہلے انہیں مکمل کرنا چاہئے تاکہ ہم لوگوں کو facilitate کر سکیں۔ میں اپنے حلقے کی مثال اس لئے بتا رہا ہوں کہ پچھلے tenure میں دو کالج منظور ہوئے، مکمل بھی ہوئے لیکن آج تک ان کا نہ تو عملہ تعینات ہو سکا اور نہ ہی proper کلاسز لگ سکیں۔ اسی طرح پرائمری سکول، مڈل اور ہائی سکول upgrade ہوئے لیکن آج تک ان کی عمارات ویسے ہی کھڑی ہیں on-going سکیموں میں بھی ان کے لئے amount نہیں گئی اور نہ ہی وہ مکمل ہوئے ہیں۔ میں تعلیم کے سیکٹر میں صرف ایک مثال دے رہا ہوں کہ یہ حالات ہیں۔ ہم ادھر کاغذوں میں بجٹ پیش کر کے صرف ہیر پھیر کر رہے ہیں لیکن ground reality اس کے برعکس ہے، سکیمیں ہمارے ہی لوگوں کے ٹیکس کے

پیسوں کی ہیں، ہماری پنجاب کے عوام کی ہیں ہم انہیںpriorities کریں میں نے صرف ایک حلقے کی بتائی ہیں اگر آپ پورے پنجاب میں دیکھیں گے تو منسٹر صاحب کو پتا لگے کہ ہماری کتنی سکیمیں رُکی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! اب ہیلتھ سیکٹر کے حوالے سے بات کرتا ہوں کہ پاکستان بننے کے بعد رحیم یار خان کا صرفDHQ ہسپتال ہی تھا جسے پچھلے دور میںdemolish کیا گیااس کی نئی بلڈنگ کا ٹینڈر ہوالیکن آج آپ کی حکومت کو دواڑھائی سال ہو گئے ہیں۔اس ہسپتال کیopening2019 میں ہوئی تھی لیکن آج تک ہماراDHQ ہسپتال اسی حالت میں کھڑا ہے۔رحیم یار خان50 لاکھ آبادی کا ضلع ہے اس کا ایکDHQ ہسپتال تھا جس کی پرانی بلڈنگdemolish کرکے نیا ٹینڈر لگایا گیااور آج اللہ کے فضل و کرم سے وہ ہسپتال ادھر ہی کھڑا ہے۔یہ کہتے ہیں کہ ہم ہیلتھ میں یہ تبدیلی کر رہے ہیں وہ تبدیلی کر رہے ہیں ہم باتیں نہ کریں بلکہpractically دیکھیں کہ جس جس ضلع میں، جس جس تحصیل میں ہمارےTHQ،BHU،RHC ہیں؟جو سکیمیںprocess میں تھیںon-going تھیں بجائے ہم انہیں مکمل کرتے ہم نئے منصوبے کر رہے ہیں۔ ہمیںpriorities کرکے سب سے پہلے پرانی سکیموں کو مکمل کرنا چاہیے تاکہ ہمارے لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔وہ سکیمیں ہماری ذاتی نہیں ہیں بلکہ ہمارے شہر کا اثاثہ ہیں ، ہمارے ضلع کی عوام نے اس سے مستفید ہونا ہے ۔ اسی طرح پورے پنجاب میں یہ سسٹم چل رہا ہے جہاں جہاں سکیمیں ہیں چاہے وہBHU کی ہیں،RHC کی ہیں ادھر ادویات موجود نہیں ہیں، ڈاکٹر اور دوسرا عملہ بھی پورا نہیں ہے۔ ہم بجائے نئی سکیموں پر پیسا لگانے کے جو سکیمیںalready چل رہی ہیںpriorities کرکے پہلے انہیں مکمل کریں تاکہ ہمارے لوگ زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکیں۔

جناب سپیکر! میرے حلقے میں ریسکیو1122 کا بڑاissue ہے ہمارا ایک قصبہ شہر سے پچاس ساٹھ کلو میٹر دور ہے پچھلے دور سے کوشش چلتی آ رہی ہے کہ ریسکیو1122 کیfacility دی جائے چونکہ وہ شہر سے کوئی ساٹھ ستر کلو میٹر دور ہے۔ میری درخواست ہے ہنگامی بنیادوں پر منٹھار میں ریسکیو1122 کا مسئلہ حل کیا جائے۔ آج کل ایئر ایمبولینس کا بڑا چرچا ہو رہا ہے میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جتنے BHU اور RHC میں ایمبولنسیں تھیں وہ بھی ریسکیو 1122 کو دے دی گئیں۔ میری درخواست ہے کہ ہیلتھ منسٹر صاحب سے کہیں کہ وہ ہمارے BHU اور

RHC کی ایمبولینسیں واپس کروائیں کیونکہ ہمارے لوگ جو دور دراز علاقے سے ہیں انہیں اپنے main ہسپتال میں پہنچنے میں بہت مشکلات ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نعیم صاحب! پلیز windup کریں۔ آخری تیس سیکنڈ۔

جناب محمد نعیم: جناب سپیکر! میں جو points آپ کے گوش گزار کر رہا ہوں یہ سارے ہماری عوام کے بنیادی مسائل ہیں لہٰذا ہمارے متعلقہ منسٹرز ان کو priorities کر کے دیکھیں اور پورے پنجاب میں مسئلے کا حل نکالیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب محمد نعیم: جناب سپیکر! چونکہ ٹائم کی کمی ہے لہٰذا میں باقی مسائل پھر عرض کروں گا۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محترم جناب محمد ثاقب خان تقریر کریں گے۔

جناب محمد ثاقب خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo جناب سپیکر! آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کے لئے وقت دیا اس کے لئے آپ کا بہت شکریہ۔ میرا حلقہ پی پی۔97 تحصیل بھوانہ ضلع چنیوٹ ہے۔ میں اپنے حزب اختلاف کے ساتھیوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے آزاد حیثیت سے الیکشن contest کیا اور پھر پاکستان مسلم لیگ (ن) کو join کیا ہے۔ میرے ساتھ دو اور ایم پی اے صاحبان نے آزاد حیثیت میں الیکشن جیت کر پاکستان مسلم لیگ (ن) کو join کیا ہے۔ یہ فارم 45 اور 47 کے حوالے سے بے بنیاد الزام لگاتے ہیں اور میں اس کی پُر زور مذمت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! اب میں اپنے حلقہ کے حوالے سے بات کروں گا۔ میرے حلقہ میں سیوریج کا بہت بڑا issue ہے۔ آپ یقین کریں کہ پورا پاکستان دُعا کرتا ہے کہ بارش ہو جبکہ ہم دُعا کرتے ہیں کہ بارش نہ ہو کیونکہ بارش سے بھوانہ شہر میں ہر جگہ پانی کھڑا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے پورا نظام زندگی متاثر ہوتا ہے۔ اگر کوئی فوت ہو جائے تو ہمارے لئے میت کا جنازہ لے کر نکلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس بجٹ میں پی پی۔97 کے ہر گاؤں اور خصوصی طور پر بھوانہ شہر کے لئے نیا سیوریج سسٹم منظور کیا جائے اور اس کے لئے funds مختص کئے جائیں۔

جناب سپیکر! ہمارے THQ میں صرف 12 بیڈز ہیں۔ بھوانہ THQ میں نئی عمارت بن رہی ہے اس کے funds جون میں expire ہو جائیں گے لہٰذا نہیں خرچ کرتے ہوئے اس نئی عمارت کی تعمیر کو مکمل کیا جائے۔ بی بی سی لندن کی رپورٹ کے مطابق بھوانہ میں سب سے زیادہ ہیپاٹائٹس۔سی کے مریض ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے surroundings میں سات یا آٹھ شوگر ملیں ہیں۔ یہ شوگر ملیں اپنا گندا پانی drilling کے ذریعے زیر زمین بھیج رہی ہیں جس کی وجہ سے زیر زمین صاف پانی خراب ہو رہا ہے۔ میری گزارش ہے کہ ان شوگر ملوں کے مالکان کو ایسا کرنے سے روکنے کے احکامات جاری کئے جائیں تاکہ ہمارے لوگ ہیپاٹائٹس۔سی کی موذی بیماری سے محفوظ رہ سکیں۔

جناب سپیکر! اس وقت وزیر تعلیم ایوان میں موجود ہیں۔ ہمارے پاس بوائز ڈگری کالج نہیں ہے جبکہ پی پی۔97 کی تحصیل بھوانہ کی تقریباً 8 لاکھ آبادی ہے لیکن ہمارے پاس بوائز ڈگری کالج نہیں ہے۔ میری گزارش ہے کہ تحصیل بھوانہ کے لئے بوائز ڈگری کالج منظور کیا جائے اور اس کے لئے funds مختص کئے جائیں اور اسی طرح گرلز ڈگری کالج کے لئے علیحدہ نئی عمارت تعمیر کی جائے کیونکہ اس وقت ایک سکول کے دس کمرے گرلز کالج کے لئے مختص کئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ ہمارے surroundings میں تقریباً سات شوگر ملیں ہیں۔ ان شوگر ملوں نے ہمارے کسانوں کے گنے کی فصل کی ادائیگی روکی ہوئی ہے۔ آپ بھی زمیندار ہیں اور میں بھی ایک زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں۔ ہم بڑی محنت اور مشکلات سے فصل کو تیار کرتے ہیں اور جب ہمارے گنے کے کاشتکاروں کو ان کی فصل کی قیمت بروقت نہ ملے تو پھر اس سے کسان معاشی پریشانیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ آپ متعلقہ کین کمشنر اور ڈی سی کو حکم صادر کریں کہ ہمارے تمام کسانوں کے واجبات شوگر ملیں فوری طور پر ادا کریں۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ پی پی۔97 کی سڑکیں آپ چیک کروا سکتے ہیں اور وہاں پر سروے کروایا جا سکتا ہے کیونکہ میرے حلقے میں کوئی بھی سڑک مکمل طور پر تعمیر نہیں کی گئی۔ بھوانہ سے موٹروے کو لنک کرنے والی سڑک کو one way کیا جائے کیونکہ یہ ہمارے لئے بڑی اہم سڑک ہے۔

جناب سپیکر! مجھے علم ہے کہ آپ ہمارے علاقے میں نئی یونیورسٹی نہیں بنائیں گے لیکن میری گزارش ہے کہ تحصیل بھوانہ میں یونیورسٹی کا ایک کیمپس قائم کر دیا جائے تا کہ ہماری بچیاں ایم اے کی کلاسیں وہیں پڑھ سکیں۔

جناب سپیکر! پچھلے دنوں ہمارے ہاں ایک حادثہ پیش آیا ہے۔ٹیوب ویل کے کنویں میں تین اشخاص دب کر فوت ہو گئے ہیں۔وہاں ہمارے پاس ریسکیو کی کوئی سہولت موجود نہیں ہے۔ہمارے حلقہ میں ایک قصبہ شیخن ہے اس کی آبادی تین لاکھ ہے۔اس قبضہ کے لئے 1122 کی سہولت میسر کی جائے۔میں آخر میں یہ گزارش کروں گا کہ میرے حلقہ پی پی۔ 97 تحصیل بھوانہ پر خصوصی توجہ دی جائے کیونکہ پچھلے بیس پچیس سالوں میں میرے علاقہ بھوانہ کو کچھ نہیں دیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے تمام points جناب سمیع اللہ خان نوٹ کر رہے ہیں۔

جناب محمد ثاقب خان: جناب سپیکر! میرے points صرف نوٹ ہی نہ کئے جائیں بلکہ ان پر عملدرآمد بھی کروایا جائے۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محترم جناب کیپٹن عزت جاوید صاحب تقریر کریں گے۔

جناب عزت جاوید خان: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں یہ درخواست کروں گا کہ جب اذان ہوتی ہے تو ایوان میں خاموشی ہو جاتی ہے لیکن اس کے بعد نماز کے لئے وقفہ نہیں کیا جاتا۔میری گزارش ہے کہ نماز پڑھنے کے لئے 20 منٹ کا وقفہ کر دیا کریں۔

جناب سپیکر! ہمیں بجٹ کی بروقت books نہیں مل سکیں۔ہمارے ایک معزز بھائی نے اس حوالے سے point out کیا تو پھر یہ budget books مہیا کی گئی ہیں۔اسی طرح میرے ایک بھائی نے request کی تھی کہ ہم سب ممبران کو Yearly Parliamentary Calendar مہیا کیا جائے۔اس پر سپیکر صاحب نے سیکرٹری اسمبلی کو ہدایت کی تھی کہ Yearly Parliamentary Calendar سب ممبران کو فراہم کیا جائے لیکن وہ ابھی تک ہمیں نہیں مل سکا۔میری گزارش ہے کہ kindly اس کو ensure کروا دیں۔

جناب سپیکر!یہ بجٹ دو تین ماہ کا ہے۔ پچھلے حکمرانوں نے جو اخراجات کئے ہیں وہی آپ نے منظور کروانے ہیں۔مجھے علم نہیں کہ وزیر خزانہ نے اس میں کچھ تبدیلیاں کرنی ہیں یا نہیں۔یقیناً محکمہ خزانہ کے ذمہ داران نے کافی محنت اور تگ و دو کے بعد ہی یہ بجٹ بنایا ہو گا۔مجھے یقین ہے کہ وزیر خزانہ نے بھی اس بجٹ کی تفصیلات نہیں دیکھی ہوں گی۔میں ان سے یہ درخواست ضرور کروں گا کہ یہ 12 کروڑ عوام کا پیسا ہے۔مہربانی کر کے کوشش کریں کہ یہ ایک ایک پیسا required جگہ پر ہی خرچ کیا جائے ورنہ یہ حقوق العباد کی خلاف ورزی ہو گی اور قیامت والے دن ان کا گریبان ہو گا اور 12 کروڑ عوام کے ہاتھ ہوں گے۔انہیں یہ بات ذہن میں رکھتے ہوئے اس رقم کی صحیح تقسیم کرنی چاہئے اور جہاں پر اس کی ضرورت ہے وہیں پر یہ پیسے لگائے جائیں۔

جناب سپیکر!میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ میرا حلقہ 228 لودھراں صوبہ پنجاب کا سب سے پسماندہ حلقہ ہے لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ پسماندہ ترین اضلاع میں میرا حلقہ بھی شامل ہے۔اگر وزیر خزانہ کے پاس funds distribute کرنے کے کچھ اختیارات ہیں تو میں ان سے درخواست کروں گا کہ میں کڑوے پانی کے میٹھے لوگوں کو represent کر رہا ہوں۔تحصیل لودھراں میں پینے کا پانی کڑوا ہے۔ہماری نہریں ششماہی چلتی ہیں۔ہم نہروں سے میٹھا پانی لے کر پیتے ہیں۔میں وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ پی پی۔228 کے لوگوں کو پینے کا میٹھا پانی مہیا کرنے کے لئے اس حلقے میں واٹر سپلائی سکیموں کی منظوری دی جائے اور ان کے لئے funds مختص کئے جائیں۔اس سے پہلے کچھ واٹر سپلائی سکیمیں چلائی گئی تھیں لیکن وہ اب مرمت نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو چکی ہیں۔میری گزارش ہے کہ ان کو مرمت کر کے functional کیا جائے۔ان واٹر سپلائی سکیموں کو سولر سسٹم پر shift کیا جائے۔اس علاقے کے رہائشی کم آمدن والے ہیں اور وہ بجلی کے بلز ادا نہیں کر سکتے اسی وجہ سے یہ واٹر سپلائی سکیمیں بند ہو جاتی ہیں لہٰذا میری تجویز ہے کہ ان واٹر سپلائی سکیموں کو سولر سسٹم پر shift کیا جائے۔وزیر خزانہ!میں آپ سے مخاطب ہوں اور اگر ہو سکیں تو اس کے لئے funds مختص کئے جائیں کیونکہ لوگوں کو پانی کی فراہمی بنیادی حق ہے۔ہمارا زیر زمین پانی کڑوا ہے لہٰذا میرے علاقے میں واٹر سپلائی سکیموں کی منظوری دی جائے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد اگر صحت پہ میں بات کروں تو ملتان اور بہاولپور کے درمیان ایک قصبہ بستی ملوک ہے وہاں پر Trauma Center بنا ہوا ہے لیکن وہ چل نہیں رہا تو وزیر خزانہ سے میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ اگر خدانخواستہ راستے میں کوئی accident وغیرہ ہو جائے تو وہاں کے سارے لوگ اس Trauma Center سے مستفید ہو سکتے ہیں لہٰذا خصوصی توجہ دے کر اس Trauma Center کی missing facilities کو پورا کریں تاکہ عوام کی یہ خدمت ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 3:30 تک اجلاس کا ٹائم تھا تو اجلاس کا ٹائم مزید 15 minutes بڑھایا جاتا ہے۔

جناب عزت جاوید خان: جناب سپیکر! میری ایک یونین کونسل جلا ارائیں ہے وہاں کے BHU کو upgrade کر کے RHC کر دیں تو میں اس پر بھی ان کا مشکور ہوں گا کیونکہ وہاں پر ساری آبادی ایک جگہ پر اکٹھی ہے۔

جناب سپیکر! میری حلقے کی roads کے shoulders نہیں ہیں۔ حکومت کا کروڑوں روپے کا funds ان roads پر لگا ہوا ہے تو اگر ان کی shoulders بنا دیئے جائیں تو اس سے عوام کو بھی بہت فائدہ ہو گا۔

جناب سپیکر! ہمارے ضلع میں دانش سکول نہیں ہے میاں شہباز شریف کے دور میں اُس کے لئے زمین مختص ہوئی تھی لیکن بدقسمتی سے وہاں پر دانش سکول نہیں بنایا گیا، وہ کہیں اور shift کر دیا گیا تو میری گزارش ہو گی کہ محترم وزیر خزانہ اس کو بھی دیکھ لیں۔ اس کے علاوہ میرے علاقے کے سکولوں میں بہت ساری missing facilities ہیں۔ کئی کئی سکولوں میں چھ چھ کلاسوں کو ایک ایک teacher پڑھا رہا ہے تو مہربانی کر کے یہ missing facilities پوری کی جائیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اتنی سی بات ضرور کروں گا کہ میرے معزز ممبران حزب اختلاف یہاں ایوان میں benches کے front پر عمران خان کی تصویریں لگا رہے ہیں اور اس سے ان کے دل کو تسکین ہو رہی ہے تو آپ میں سے کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہ تصویر اُس شخص کی لگی ہوئی ہے جس نے دنیا کے سب سے بڑے forum پر آپ ﷺ کا مقدمہ لڑا۔ ہم سارے اس Hall میں بیٹھے ہوئے ہیں، پورا ملک اور پوری دنیا ہے مجھے کوئی ایسا انسان بتا دیں جو

مدینہ میں اُترتا ہو اور جوتے نہ پہنتا ہو کہ میرے حبیب کا یہ شہر ہے تو اُس کی تعظیم و تکریم میں کوئی فرق نہ پڑے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب خضر حسین مزاری!

جناب خضر حسین مزاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میں اس ایوان میں نبی ﷺ کے صدقے منتخب ہو کر آیا ہوں۔ میں آپ کو اپنے منصب کا حلف لینے پر مبارک باد دیتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) نے آپ کو یہ منصب دے کر جنوبی پنجاب کے ساتھ بہت بڑا احسان کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں جانتا ہوں کہ یہ budget session ہے اس لئے میں کوشش کروں گا کہ چند اہم گزارشات آپ کے سامنے رکھوں جو میرے نزدیک پاکستان اور بالخصوص پنجاب کی عوام کی بہتری میں بہت اہم کردار ادا کریں گی۔ جس طرح محترمہ مریم نواز شریف کی قیادت میں وزیر خزانہ نے عوام دوست بجٹ تیار کر کے اس ایوان میں پیش کیا میں ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ میں اس کے ساتھ ساتھ کچھ گزارشات بھی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! Livestock ایک ایسا sector ہے جس میں بہت potential موجود ہے۔ آپ حیران ہوں گے کہ دنیا میں Halal meat کی 21 billion dollars کی market ہے لیکن اس کے بیشتر players non-Muslim countries ہیں جس میں انڈیا بھی ہے۔ اس market کے حساب سے ہمارا ملک اٹھارویں نمبر پر آتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ محترم وزیر خزانہ اس industry کو بہتر کرنے کے لئے funds مختص کریں اور farmer کو internet کے through, farm to global market access دی جائے تاکہ ہم اس کے اندر progress کر سکیں۔ چائنا میں Halal food کی 6 billion dollars کی demand ہے تو میں محترم وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ اس کے اوپر کام کیا جائے اور ہمارے farmers کو access دی جائے کہ وہ چائنا کے اندر جا کر اپنے meat کو sell کر سکے۔ اس لئے اگر ہم اس پر کام کریں تو ہماری market 2.5 billion dollars سالانہ تک جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں گزارش کروں گا کہ میرے حلقے میں ایک girls collegeبنایا جائے کیونکہ پوری تحصیل رُوجھان میں کوئیgirls college نہیں ہے۔ ہمارے ضلع کی22لاکھ آبادی ہے لیکن ہمارے ضلع میں کوئی یونیورسٹی نہیں ہے لہٰذا میری گزارش ہے کہ ہمارے ضلع کو یونیورسٹی دی جائے۔

جناب سپیکر!flood کی وجہ سے ڈی جی خان کنال کا بہت نقصان ہوا ہے لہٰذا مہربانی کر کے اس کنال کوrebuilt کیا جائے۔ ہم ہر سال 2 کروڑ کی گندم پاکستان کی GDP میں دیتے ہیں لیکنflood کی وجہ سے وہ گندم گر گئی ہے تو اگر ڈی جی خان کنال کو بہتر کیا جائے گا تو اس سے 2.5 کروڑ کی گندم ہماریGDP میں شامل ہو گی۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترم رائے محمد مرتضیٰ اقبال!

رائے محمد مرتضیٰ اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اللہ تعالیٰ کا خاص شکر ادا کرتا ہوں کہ اُس نے مجھے تمام مشکلات کے باوجود اپنے خاص کرم سے اسHouse میں اپنے علاقے کی نمائندگی کرنے کے لئے بھیجا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے علاقہ چیچہ وطنی کی عوام کا بہت شکر گزار ہوں اور اس الیکشن کے حوالے سے آپ کو بھی اور میرے تمامcolleagues کو بھی معلوم ہے کہ مجھ جیسے بہت سارے امیدوار اپنے حلقے میں جا کر الیکشن نہیں لڑ سکے اور ہم کوئی national or international heroes نہیں ہیں کہ جنہیں لوگوں نے ملے بغیر ووٹ دے دیا ہو، یہ ووٹ صرف اور صرف عمران خان کےvision کا ووٹ تھا، عمران خان کی قربانیوں کا ووٹ تھا اور لوگوں کے جذبے کا ووٹ تھا۔ لوگوں نے یہ چیز طے کر لی تھی کہ اس ملک کی قیادت کرنے کا کوئی اہل ہے تو وہ عمران خان ہے۔ باقی سب جماعتوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ وہ ڈاکوؤں کا ایکgang ہے وہ آتے ہیں لُوٹ مار کرتے ہیں، بانٹتے ہیں اور پھر چلے جاتے ہیں۔ لوگوں نے اس طرح کی تمام سیاسی پارٹیوں کو مسترد کیا ہے اور عمران خان جیسے سچے مسلمان اور محب وطن پاکستانیوں کو انہوں نے اپنے سینوں کے ساتھ لگایا ہے۔

جناب سپیکر! اس معزز ایوان میں میری یہ پہلی گفتگو ہے تو میں اس کے اندر اگر اپنے گرفتار ساتھیوں کا ذکر نہ کروں تو یہ زیادتی ہو گی تو میں آج اپنی speech کو اپنے leader عمران خان کے نام کرتا ہوں، میں اپنی leader ڈاکٹر یاسمین راشد کے نام کرتا ہوں اور 9۔مئی کے بعد پاکستان تحریک انصاف کے جو جو عہدیدار اور worker بے گناہ قید میں ہیں یا قید میں رہے ہیں میں اپنی آج کی تقریر اُن سب کے نام کرتا ہوں۔ ہمارے اپنے division میں 9۔مئی کو کوئی پُرتشدد واقعہ نہیں ہوا لیکن سینکڑوں لوگوں کے خلاف دہشت گردی کے cases بنائے گئے اور الحمدللہ عدالتوں نے بعد میں اُن cases کو خارج کر دیا۔

جناب سپیکر! یہ ایک نیا ہاؤس ہے۔ یہاں پر نئی اسمبلی آئی ہے۔ آپ منتخب ہوئے ہیں۔ ہماری پہلی خاتون وزیر اعلیٰ منتخب ہوئی ہیں۔ ہمارا بھی دل چاہتا ہے کہ ہم آپ کو مبارکباد دیں۔ ہمارا بھی دل چاہتا ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحبہ کو مبارکباد دیں لیکن کیا کریں کہ ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ ایم پی اے بھی منتخب ہوئی ہیں یا نہیں ہوئیں۔ ہمیں یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ کوئی اور ایم پی اے بھی یہاں پر منتخب ہوا ہے یا نہیں ہوا۔ آپ نے سیاسی نظام اور انتخابی نظام کا جنازہ نکال دیا ہے۔ اس ملک میں جو بچی کھچی جمہوریت تھی آپ نے اس سب کو آگ لگا دی ہے۔ آپ پھر ہم سے مطالبہ کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ ہم اسے من و عن تسلیم کر لیں اور محترمہ وزیر اعلیٰ اور آپ کی حکومتوں کی ہم تائید اور پیروی کرتے رہیں تو ایسا نظام نہیں چلے گا۔ آپ نے لوگوں کے ووٹ کا احترام نہیں کیا تو لوگ آپ کے احکامات کا احترام نہیں کر سکتے۔ ظلم کا نظام اتنی دیر نہیں چل سکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رائے صاحب! Wind up کریں۔

رائے محمد مرتضیٰ اقبال: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بجٹ تو آپ کا بجٹ ہی نہیں ہے۔ اس بجٹ کو آپ نے کیوں اپنے اوپر سوار کیا ہوا ہے۔ اس میں 9 ماہ وہ ہیں جو محسن نقوی کی unconstitutional حکومت تھی۔ اس کا بجٹ ہے اور جو 3 ماہ کا بجٹ ہے وہ بھی اس نے plan کیا تھا۔ محترمہ نے اپنے والد صاحب کی بادشاہت سمجھ کر ان کی تصویر چپکا کر راشن کے بیگ تقسیم کئے ہیں۔ اس کے علاوہ اس بجٹ کے اندر کچھ نہیں ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جس

والد کی بادشاہت سمجھ کر آپ یہاں پر تشریف لائی ہیں اور حکومت کرنا چاہتی ہیں تو اس بادشاہت کی زمین لوگوں نے آپ کے پیروں کے نیچے سے 8۔ فروری کو کھینچ لی ہے۔

جناب سپیکر! میں حکومت سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ کو جو نوکریاں ملی ہے، آپ کے چچا کو جو نوکری ملی ہے تو آپ اس میں گزارا کریں اور آپ photoshoot کرائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رائے صاحب! بہت شکریہ۔ جی، محترمہ زیب النساء اعوان!

محترمہ زیب النساء اعوان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں شروع کرتی ہوں اللہ تعالیٰ کے پاک نام سے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے خادم اعلیٰ، مریم نواز، وزیر خزانہ اور محترمہ وزیر اعلیٰ کی ساری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ عزت اور ذلت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

میری ابتداء میری انتہا تیرے نام سے رب کبریا
جسے چاہا تو نے نواز دیا نہیں ہے تیرے کرم کی انتہا
میں کیا کروں گی تیری ثناء تُو تو شہنشاہوں کا شہنشاہ
فقط میں اتنا جانتی ہوں وتعز من تشاء وتذل من تشاء

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ نے میرے قائد کو عزت دی ہے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ عزت سے یہ پانچ سال بھی گزاریں گے اور اگلے پانچ سال بھی میاں نواز شریف کے ہوں گے۔ میں اپنی قائد مریم نواز شریف صاحبہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جنہوں نے میرٹ پر فیصلہ کر کے مجھے تیسری دفعہ ایم پی اے کا ٹکٹ دیا۔

ہم دشمن کو بھی پاکیزہ سزا دیتے ہیں
نام لیتے نہیں نظروں سے گرا دیتے ہیں

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف نے جو رمضان پیکج دیا ہے۔ اس پر ہم انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ مسلم لیگ(ن) کی جب بھی حکومت آئی تو عوام کے لئے منصوبے دیئے۔ جیسے ییلو کیب سکیم دی، گرین ٹریکٹر دیئے، میٹرو بس کا بڑا منصوبہ دیا اور CPEC

جیسے منصوبے دیئے۔ آپ لوگوں نے کیا دیا ہے؟ صرف جھوٹے وعدے۔ آپ نے پچھلے ساڑھے تین سالوں میں ملک کا بیڑا غرق کیا اور ستیاناس کر کے چلے گے۔ ہم اب پرانے پاکستان میں آ گئے ہیں انشاء اللہ ہم پھلیں، پھولیں گے اور خوشحالی آئے گی۔ مریم نواز شریف صاحبہ کے لئے شعر ہے کہ:

لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ تم نے اس میں کیا دیکھا
میں نے کہا جب اسے دیکھا اس کے بعد کچھ نہیں دیکھا

مریم نواز زندہ باد

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ تمام اراکین کی تقاریر مکمل ہوئیں۔ بجٹ پر دونوں اطراف سے بڑی اچھی تجاویز آئی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ وزیر خزانہ اچھی تجاویز کو add کریں گے اور ان پر احکامات جاری کریں گے۔ اب میں وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی تقریر کا آغاز کریں۔ ایوان کی کارروائی کے لئے آدھ گھنٹہ کا وقت بڑھایا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر آدھ گھنٹے کا وقت بڑھایا گیا)

جی، میاں صاحب!

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں رب ذوالجلال کا شکر گزار ہوں کہ مجھے مسلم لیگ (ن) کی نومنتخب صوبائی حکومت کا پہلا بجٹ پیش کرنے کا موقع ملا۔ میں تمام اراکین اسمبلی کا اور بالخصوص اپوزیشن ممبران کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے بجٹ کی عام بحث میں بھرپور حصہ لیا۔ میں یہ بتانا چاہوں گا کہ یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ 160 سے زائد اراکین نے ان پانچ دنوں میں بجٹ کی بحث میں حصہ لیا اور اپنی قیمتی آراء سے ہم کو آگاہ کیا۔ یہاں میں صحافی برادری کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے بجٹ کو نا صرف مؤثر انداز میں عوام تک پہنچایا بلکہ اپنے تجزیوں اور feedback سے ہمیں مستفید کیا۔ میں قائد جناب میاں محمد نواز شریف اور خادم عوام جناب محمد شہباز شریف کا بھی تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ

جن کے بتائے ہوئے راہنما اصولوں کے تحت محترمہ مریم نواز شریف کی بصیرت میں بجٹ سازی کے عمل کو آسان اور مؤثر بنایا گیا۔

جناب سپیکر! یہاں پر بہت بات ہوئی خاص طور پر اپوزیشن کے معزز ممبران نے یہ بات کی کہ یہ بجٹ پچھلی حکومت کا بجٹ ہے۔ وہ بجٹ بنا کر گئے ہیں۔ اس بجٹ کو finalize کرنے میں موجودہ حکومت کا کوئی کردار نہیں ہے۔ میں ان کے سامنے کچھ گزارشات رکھنا چاہوں گا۔ ان کے یہ بات بجا ہے کہ 9 ماہ کا بجٹ caretaker حکومت کا تھا۔ ہم نے اس کو بھی اسمبلی سے پاس کرانا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ پاس ہو گا۔ اس کے علاوہ اگلے 3 ماہ کا بجٹ ہمارے حصہ میں آیا۔ اس بجٹ میں ان کو وہ road map نظر آئے گا، ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ کا ویژن نظر آئے گا اور ہم ان شاء اللہ تعالیٰ اگلے پانچ سال میں چیزوں کو مزید بہتر کرتے چلے جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم نے رواں مالی سال میں اپنے حصہ میں آنے والے 3 ماہ کے بجٹ کو بہترین انداز میں استعمال کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم نے 28 بڑے منصوبوں کی شکل میں اپنے منشور پر عملدرآمد کا آغاز کر دیا ہے۔ میں یہ خاص طور پر بتانا چاہوں گا کیونکہ بار بار ہمارے معزز ممبران یہ کہہ رہے تھے کہ اس بجٹ میں ہماری حکومت کا کچھ حصہ نہیں ہے۔ میں ان کو بتانا چاہوں گا کہ یہ بھی پاکستان کی تاریخ میں ریکارڈ ہے کہ ایک ماہ سے کم عرصے والی حکومت نے باقاعدہ ایک direction دی ہے اور vision دیا ہے کہ اس صوبہ کو آگے کیسے لے کر چلنا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ سب اسی وجہ سے ممکن ہے کہ الحمدللہ ہمارے پاس میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی شکل میں تجربہ کار قیادت ہے۔ محترمہ مریم نواز شریف اپنے بزرگوں کی سرپرستی میں وہ تجربہ اور بصیرت لے کر آئی ہیں اور انہوں نے ان projects کا یہاں پر بتایا ہے۔ انہوں نے یہ بتایا کہ 2018 میں جو جعلی ووٹوں سے RTS کو بٹھا کر منتخب کر کے یہاں پر ایک نااہل اور نالائق شخص کو بٹھایا گیا جس کو پاکستان کا وزیر اعظم بنایا گیا اور اس صوبے پنجاب کے ساتھ جو زیادتی کی گئی بزدار کی شکل میں ایک کرپٹ شخص کو یہاں پر بٹھایا گیا۔ اس صوبے کے ساتھ بعد میں جو کچھ ہوتا رہا یہاں پر بزدار اور پرویز الٰہی کی شکل میں جو زیادتیاں ہوئی ہیں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ اب پھر سے 2018 میں جہاں سے پنجاب کی تعمیر و ترقی کا سفر رکا تھا پنجاب کے لوگوں کی خدمت کا سفر رکا تھا پنجاب میں ترقیوں

اور خوشحالی کا سفر رکا تھا انشاءاللہ پھر سے شروع ہو گا اور ہم ان کو بتانا چاہتے ہیں کہ ان تین ماہ میں نظر آئے گا اور ان کو نظر آ بھی رہا ہے ان کو بے شک نظر نہ آئے پنجاب کے لوگ دیکھ رہے ہیں اور ان کو ایک واضح فرق نظر آ رہا ہے کہ ایک اہل حکومت کیا ہوتی ہے ایک خدمت کرنے والی حکومت کیا ہوتی ہے ایک عوامی حکومت کیا ہوتی ہے لوگوں کے ووٹوں سے منتخب حکومت کیا ہوتی ہے اور 2018 میں جو جعلی حکومت جعلی مینڈیٹ سے آ کر بیٹھی تھی انہوں نے کس طرح اس ملک کو چلایا تھا۔ ان 28 منصوبوں کو ان کے گوش گزار کروں گا اور میں ان کو کہوں گا کہ غور سے سنیں اور پھر اس کے بعد ہم سے بات کیجئے گا۔ میں نے بتایا کہ 28 بڑے منصوبوں کی شکل میں اپنے منشور پر عملدرامد کا آغاز اس بجٹ میں کر دیا گیا ہے جس میں نواز شریف IT سٹی لاہور 10 ارب روپے کا پراجیکٹ ہے، IT Infrastructure Investment Program چار ارب روپے کا پراجیکٹ ہے Punjab IT Graduate Internship Program ڈیڑھ ارب روپے کا پروگرام ہے Global IT Certification Program ایک ارب روپے اس کے لئے مختص کئے گئے وزیراعلیٰ ہیلپ لائن کے لئے 30 کروڑ روپے، پنجاب میں کوئی Data base Authority نہیں تھی پہلی دفعہ ایک Data base Authority بنائی جا رہی ہے جس کے لئے 50 کروڑ روپے تین ماہ کے بجٹ میں مختص کئے گئے ہیں پنجاب بھر میں جو مفت ادویات غریبوں کو ملتی تھی جس کو 2018 میں جب پی ٹی آئی کی حکومت آئی تو غریبوں کے لئے مفت ادویات کو بند کر دیا گیا۔ اس کا سلسلہ پھر سے start کیا گیا ہے اور اس کے لئے ان تین ماہ کے لئے تقریباً ایک ارب روپے سے زیادہ کی رقم مختص کی گئی ہے اور پھر پنجاب دستک پروگرام کے لئے 25 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں اور یہاں پر بار بار بات کی ہمارے treasury کے معزز ممبران اور اپوزیشن کی معزز ممبران کی طرف سے تو میں بتانا چاہتا ہوں کہ حکومت کا ایجوکیشن اور ہیلتھ پروگرامز کے اوپر بہت میجر فوکس ہے اور اس حوالے سے پنجاب بھر کے یہاں پر BHU اور RHC کی مکمل revamping اور up gradation کے لئے اور جو وہاں پر missing facilities ہیں وہ provide کرنے کے لئے ان تین ماہ کے بجٹ میں 40 ارب روپیہ رکھا گیا ہے یہاں پر Air-Ambulance کے حوالے سے بات ہوئی تو Air-Ambulance کا جو منصوبہ ہے اس کے حوالے سے بھی میں یہاں بتانا چاہوں گا کہ Air-Ambulance کے ساتھ ساتھ یہاں پر موٹرویز کے اوپر جو ambulance کا mechanism ہے اس کو بہتر کرنے کے لئے 1122 کا جو

ambulance کا سسٹم جو پنجاب کے 36 کے 36 اضلاع میں بڑے اچھے طریقے سے working کر رہا ہے موٹروے تک بڑھایا جا رہا ہے اور اس کے لئے تین ماہ کے بجٹ میں 70 کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے۔ اسی طرح Nawaz Sharif Institute of Cancer Treatment And Research کیونکہ کینسر کے مرض میں جیسے جیسے اضافہ ہو رہا ہے اور یہاں پہ جو Private Sector Hospitals ہیں وہ بہت زیادہ charge کرتے ہیں لوگوں سے غریب آدمی اگر وہاں کوئی چلا جائے تو اس کا علاج نہیں ہوتا ہے۔ یہاں خاص طور پر شوکت خانم ہسپتال بار بار بات کرتے ہیں۔ اس ہسپتال میں مفت علاج ہوتا ہے مگر میں انتہائی معذرت کے ساتھ بتانا چاہوں گا کہ اگر کوئی غریب وہاں پر چلا جائے اور وہ third and fourth stage cancer کا مریض ہے تو اس کا وہاں فری علاج نہیں ہوتا ہے۔ امیر آدمی کا علاج تو ہو جاتا ہے ہاں اگر غریب آدمی first and second stage cancer patient ہے تو وہاں ان کا علاج ہوتا ہے وہ بھی ان کی مہربانی ہے اگر یہ ان کا علاج کرتے ہیں۔ امیر اور غریب کے فرق کو ختم کرنے کے لئے پہلا Nawaz Sharif Institute of Cancer Treatment And Research کے لئے 30 ارب روپے سے یہ Institute انشاءاللہ تعالیٰ ہم لاہور شہر میں بنائیں گے اور یہاں پر کسی امیر غریب کا فرق نہیں ہو گا یہاں پر ہر شخص کا فری علاج ہو گا۔ PKLI ہمارا پراجیکٹ تھا جہاں پر liver transplant ہوتا ہے اور وہ ایک state of the art hospital ہے۔ اس کے لئے بھی اس دفعہ بجٹ میں 10 ارب روپیہ رکھا گیا ہے ۔اس کے Endowment Fund کے لئے اور وہ Endowment Fund ان غریبوں کے لئے ہے جن کا وہاں پہ فری علاج ہو گا جو PTI کے دور میں نہیں ہوتا تھا۔ شہباز شریف جب وزیر اعلیٰ تھے تو اس ہسپتال میں جو دنیا کے top کے ڈاکٹرز تھے ان کو یہاں لے کے آئے تھے۔ وہ دنیا کے top کے پاکستانی ڈاکٹر تھے۔ ان کو امریکہ اور کہاں کہاں سے لے کر پاکستان آئے تھے۔ وہاں ان کی کروڑوں روپے سالانہ income تھی۔ اپنے پروفیشن سے کما رہے تھے۔ شہباز شریف ان کو یہاں لے کے آئے اور ان کو ہم کوئی تنخواہ نہیں دے رہے تھے اور پھر ان کے ساتھ جو کچھ ہوا میں اس کی detail میں نہیں جاتا ہوں۔ وہ ایک ڈیم والے بابا جی تھے انہوں نے ان ڈاکٹرز کے ساتھ بھی وہ ہی کیا جو ڈیموں کے ساتھ کیا تھا۔ کیونکہ ان کے پیچھے بھی کچھ ایسے محرکات تھے اس پر میں ابھی بات نہیں کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! 10- ارب روپیہ PKLI کے لئے بھی مختص کیا گیا ہے۔ اس ہسپتال میں الحمدللہ غریبوں کا جو لوگ afford نہیں کرتے کیونکہ آپ کو پتا ہے liver transplant اور kidney transplant یہ بہت expensive treatments ہیں۔ ایک عام سفید پوش، مڈل کلاس اس علاج کو afford نہیں کر سکتا ہے۔ وہاں پر گورنمنٹ نے اس کا Endowment Fund 10- ارب روپے رکھا ہے۔ اس ہسپتال میں پہلے بھی لوگوں کا فری علاج ہو رہا ہے اور اب انشاءاللہ تعالیٰ پہلے سے بہتر علاج ہو گا۔ ہماری چیف منسٹر محترمہ مریم نواز شریف جب سرگودھا اپنے وزٹ پر گئی چیف منسٹر بننے کے بعد تو سرگودھا جب وہ ہسپتالز میں گئی تو لوگوں کی بہت زیادہ complaints تھی کہ یہاں پہ cardiology کے شعبے میں اتنا کوئی بہتر mechanism نہیں ہے۔ تو وہاں پہ محترمہ مریم نواز شریف نے فوری طور پر Nawaz Sharif Institute of cardiology سرگودھا کا اعلان کیا اور 10 ارب کی لاگت سے انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس کو بنائیں گے یہ بھی ہمارے ان 28 programs جو ہم نے اس بجٹ میں announce کئے اس میں شامل ہے۔ اسی طرح پنجاب کا نیا ایجوکیشن پروگرام ہم نے شروع کیا ہے۔ اس کے لئے دو ارب روپیہ، Laptop Scheme جسے ختم کر دیا گیا تھا وہ نوجوانوں کے لئے ایک بہت اچھا incentive تھا۔ ہائر ایجوکیشن والے جو بچے یونیورسٹیز اور کالجز میں ہوتے ہیں۔ آج کل دنیا تو global village بن چکی ہے۔ ہر بچے کی ضرورت ہے کہ اس کے پاس laptop ہونا چاہئے تو یہ گورنمنٹ نے اپنی سکیم دوبارہ start کی ہے۔ تاکہ ان بچوں کو میرٹ پر لیپ ٹاپ دیئے جائیں۔ اس کے لئے ڈیڑھ ارب روپیہ اس بجٹ میں رکھا گیا ہے۔ Chief Minister International Scholarship Program جو بچے بہت قابل ہیں ان کو گورنمنٹ Scholarship دے گی۔ تاکہ ہمارے بچے بھی جو afford نہیں کرتے جو مڈل کلاس اور غریبوں کے بچے پنجاب حکومت کے خرچے سے وہ بھی Ivy League Universities سے پڑھ کر اس ملک اور قوم کی خدمت کریں۔ اس طرح وزیر اعلیٰ انٹرن شپ پروگرام کے لئے اس تین ماہ کے بجٹ میں ایک ارب روپے رکھے گئے ہیں اور اسی طرح "وزیر اعلیٰ ہنر مندی پروگرام" کے لئے 20- کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ ملازمت پیشہ خواتین کے "Day Care Centers" کے لئے ایک ارب روپے رکھا گیا ہے۔ Punjab Agriculture Transformation Program کے لئے دو ارب روپے

رکھے گئے ہیں۔ Model Agriculture Malls ہماری حکومت کا ایک بہت بڑا نیا initiative ہے کیونکہ پنجاب میں زراعت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اور ہمیں اس کا پوری طرح سے احساس ہے تو اس حوالے سے زراعت سے متعلقہ کسانوں اور کاشت کاروں کو ایک ہی چھت کے نیچے تمام سہولیات فراہم کرنے کے لئے یہ Punjab Agriculture Malls بنائے جائیں گے جہاں پر کھاد، بیج، ٹریکٹر، مشینری فراہم کرنے کے علاوہ زراعت سے متعلقہ ہر قسم کے information centers بھی موجود ہوں گے۔ انشاءاللہ

جناب سپیکر! Aquaculture Shrimp Farming ایک نئی چیز ہے جس کے لئے ایک روپے رکھا گیا ہے۔ پنجاب میں 82 سڑکوں اور شاہرات کی تعمیر و مرمت کے ایک بڑے پروگرام کے لئے 320۔ ارب روپے رکھا گیا ہے۔ اسی طرح Punjab Road Infrastructure Program کے لئے 10۔ ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحبہ نے منتخب ہونے کے بعد اس ہاؤس میں اپنی تقریر میں وژن دیا تھا کہ وہ پنجاب حکومت کو کیسے چلانا چاہتی ہیں ہیں تو اس میں انہوں نے کہا تھا کہ ہم وعدہ نہیں کریں گے کیونکہ سابق حکمرانوں نے "50 لاکھ گھروں کا وعدہ کر کے "50 ہزار گھر بھی شاید پانچ سالوں میں کسی کو نہیں دے سکے تو انہوں نے کہا کہ پہلے فیز میں "اپنی چھت اپنا گھر پروگرام" کے تحت ایک لاکھ گھروں کا وعدہ کرتے ہیں اور فوری طور پر اس پر کام شروع کر دیا گیا ہے جس کے لئے ان تین ماہ کے بجٹ میں 5۔ ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جون میں آنے والے سالانہ بجٹ میں اس پروگرام کے لئے خطیر رقم مختص کی جائے گی اور ہماری کوشش ہو گی کہ فوری طور پر ایک لاکھ گھروں کا پراجیکٹ مکمل کر کے اسے phase-wise آگے بڑھائیں۔ ان شاءاللہ

جناب سپیکر! Smog کا مسئلہ لاہور اور دیگر بڑے شہروں میں کافی زیادہ ہو گیا ہے تو اس حوالے سے ہم نے Smog Free Punjab کے لئے اِن تین ماہ کے بجٹ میں 50۔ کروڑ روپے رکھے ہیں اور اسی حوالے سے electric buses and electric bikes ہم یہاں پر introduce کروا رہے ہیں جبکہ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے بچوں اور بچیوں یعنی youth کو بھی یہ electric bikes دی جائیں گی انشاءاللہ۔ Electric buses کے لئے دو ارب روپے اور electric bikes کے لئے ایک روپے رکھے گئے ہیں۔ اسی طرح پچھلے چند سالوں میں جس طرح

پنجاب میں "بزدار دور حکومت" میں ایک بہت bad governance تھی اور آپ کو کسی شعبہ میں بھی کام ہوتا ہوا نظر نہیں آیا جس کی وجہ سے یہاں پر کرپشن، کرپشن اور صرف کرپشن تھی اور وہ دور عمران خان کا تھا۔ یہ لوگ ہمیں کرپشن کا طعنہ دیتے ہیں میں international figures ان کے سامنے رکھنا چاہوں گا کہ جب 2018 ووٹ چوری کر کے پاکستان پر انہیں مسلط کیا گیا تھا تو اس وقت International Corruption Index پر پاکستان 117 ویں نمبر پر تھا جبکہ ان کے دور میں وہی پاکستان 142 ویں نمبر پر چلا گیا۔ اس طرح پوری دنیا کو پتا ہے کہ کس کے دور میں کرپشن عروج پر گئی۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! یہ ہمارے 28 پروگرام تھے جو میں نے اس ہاؤس کے سامنے گوش گزار کئے۔ یہاں پر بجٹ کے حوالے سے معزز ممبران حزب اختلاف بات کر رہے تھے تو میں بجٹ کی تھوڑی سی figures ان کے سامنے رکھتا ہوں۔ 18-2017 میں خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب کے دور میں آخری بجٹ میں ڈویلپمنٹ کے لئے 635۔ رکھے گئے یعنی 635۔ ارب روپے کا پنجاب حکومت نے ڈویلپمنٹ بجٹ دیا جس میں سے تقریبا 500۔ ارب روپے سے زیادہ کی utilization بھی اس وقت ہو گئی تھی۔ اس کے بعد جعلی ووٹوں سے اور RTS بٹھا کر اقتدار میں آنے والی حکومت نے 19-2018 میں بجٹ دیا تو ان کی نا اہلیوں اور نالائقیوں کی وجہ سے، وہ revenue collection ہی نہیں کر سکے، نہ فیڈرل میں نہ کر سکے کیونکہ نا اہل ہی اتنے تھے اور باتیں بڑی بڑی مگر کام آتا نہیں تھا جبکہ صوبہ پنجاب میں revenue collection نیچے چلی گئی جس کی وجہ سے ان کے پاس ڈویلپمنٹ کے لئے فنڈز ہی نہیں تھے۔ انہوں نے 19-2018 میں 238۔ ارب روپے ڈویلپمنٹ بجٹ کے لئے رکھے۔ کہاں 635۔ ارب روپے 18-2017 میں اور کہاں 238۔ ارب روپے رکھے گئے۔ پھر بھی ایک سال لگے رہے نہ وفاق چلا اور نہ صوبے چلے۔ اگلے سال ڈویلپمنٹ کا بجٹ 350۔ ارب روپے تھا، اس سے اگلے سال 21-2020 میں ڈویلپمنٹ کا بجٹ 337۔ ارب روپے کا تھا اور اگر میں utilization بتاؤں تو اس سے بھی کم تھی۔ اسی طرح 22-2021 میں شاید یہ تھوڑا کام سیکھ گئے تو ان کا ڈویلپمنٹ کا بجٹ 560۔ ارب روپے پر پہنچا مگر 635۔ ارب روپے تک پھر بھی نہیں پہنچے۔ اسی دوران ان کی حکومت ختم ہو گئی اور اب اللہ کے فضل سے اس سال کا بجٹ جو اس ہاؤس میں پیش کیا گیا ہے وہ 655۔ ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ ہے۔

جناب سپیکر! ڈویلپمنٹ اور نان ڈویلپمنٹ بجٹ کے حوالے سے خاص طور پر ایجوکیشن اور ہیلتھ کے پروگراموں سے متعلق اپنے تمام معزز ممبران کی خدمت میں گوش گزار کرنا چاہوں گا کہ جیسے ہم مفت ادویات فراہم کرتے ہیں تو یہ مفت ادویات کی فراہمی non development side سے ہوتی ہے۔ اسی طرح بہت سے ٹریننگ پروگرام ہوتے ہیں جو کہ ڈویلپمنٹ کا ہی حصہ ہوتے ہیں مگر بجٹ کی کتاب میں اگر یہ دیکھیں گے تو یہ non development side پر نظر آئیں گے۔ یہ نہیں ہے کہ non development side پر صرف تنخواہیں اور infrastructure کی development ہے اس کے علاوہ بھی بہت سے پروگرام ہوتے ہیں جو آپ کو non development side پر نظر آئیں گے۔

جناب سپیکر! اسی طرح اگر ایجوکیشن سیکٹر پر آئیں تو وہاں پر teacher trainings ہیں، میں آپ کو بتارہاہوں کہ اس دفعہ ہم نے مفت ادویات کے لئے جو پیسے رکھے گئے ہیں وہ آپ کو non development side پر نظر آئیں گے۔ اس سال education side پر بھی free text books کے لئے 11۔ ارب روپے سالانہ تھااور اس کے علاوہ ٹیچرز ٹریننگ پروگرام کے لئے billions of rupees ہوتے ہیں کیونکہ ٹیچرز ٹریننگ پروگرام بھی quality of education کو بہتر کرنے کے لئے بہت ضروری ہیں تو یہ بھی آپ کو non development side پر ہی نظر آئیں گے۔

جناب سپیکر! ان کے دور حکومت میں یونیورسٹیاں بہت بنائی گئیں، ہمارے لئے بہت ہی افسوس کا مقام ہے کہ آپ بھی اس اسمبلی کے ممبر تھے اور آپ دیکھتے تھے کہ اس اسمبلی میں کیا ہوتا تھا کہ "Private Member's day" پر سب کچھ bulldoze کرکے، میرا تو دل کرتا ہے کہ اس پر ضرور بولوں کیونکہ بولنا چاہئے کہ دس، دس کروڑ روپے رشوت سپیکر چودھری پرویز الٰہی اور سیکرٹری اسمبلی محمد خان بھٹی لیتے تھے اور دس، دس مرلے پر دو، دو کمروں پر مشتمل عمارتوں میں پرائیویٹ یونیورسٹیاں بنادیں۔(شیم شیم)

جناب سپیکر! یونیورسٹی کے لئے پورا ایک criteria ہوتا ہے جس کو پورا کئے بغیر آپ انہیں اجازت نہیں دے سکتے اور یہ اپنے دور میں پورے محکمہ ہائر ایجوکیشن کو bulldoze کرکے اس اسمبلی سے پرائیویٹ یونیورسٹیوں کے Act pass کرواتے تھے۔ اس سارے کھیل کے پیچھے

سیکرٹری اسمبلی محمد خان بھٹی پیسے پکڑتے تھے اور چودھری پرویز الٰہی سپیکر اسمبلی ہوتے تھے بس اللہ ہی معاف کرے جو اس وقت یہاں پر حالات تھے لیکن ان کی باتیں سُن لیں کہ اپنے دور میں یہ کیا اور یہ کیا جبکہ آج تک انہوں نے کچھ کیا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے ممبران کی طرف سے یہ بات بھی بہت کی گئی اُن کا تو اعتراض بنتا ہے کہ ہمارے سکولوں میں ٹیچرز نہیں ہیں اور ہسپتالوں میں ڈاکٹرز نہیں ہیں تو میں اس ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں لیکن اس ہاؤس میں معزز ممبران حزب اختلاف کے ممبران شاید سارے ہی چلے گئے ہیں۔ (قہقہہ) اب پتا نہیں کیوں یہ دو تین ممبران بیٹھے ہوئے ہیں۔ چلیں، خیر ہے anyway میں انہیں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ ان کے دور میں recruitments ہی نہیں کی گئیں۔ اساتذہ کی آخری recruitment میاں شہباز شریف صاحب کے بطور وزیر اعلیٰ پنجاب کے دور میں ہوئی تھی اور اب اس وقت پنجاب میں ایک لاکھ 17 ہزار آسامیاں ٹیچروں کی خالی ہیں۔ پانچ سالوں سے اساتذہ کی بھرتیاں نہیں ہوئیں۔ اسی طرح پرائمری ہیلتھ میں بہت سی سیٹیں خالی ہیں، سپیشلائزڈ ہیلتھ میں بھی بہت زیادہ سیٹیں خالی ہیں۔ میں نے آپ کو ریسکیو 1122 کے متعلق بتایا تو اس کے لئے 17۔ ارب روپے کا سالانہ بجٹ مختص کیا ہوا ہے جس سے ایمبولینس سروس پورے پنجاب میں دی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! ائیر ایمبولینس ابھی initial ہے اور اس کی exact figure ہم اس وقت بتائیں گے کیونکہ ابھی ہم کوٹیشنز وغیرہ لے رہے ہیں کہ کس طرح ائیر ایمبولینس کام کرے گی لیکن اس تین ماہ کے بجٹ میں اس کا initial کام شروع کرنے کے لئے 44۔ کروڑ روپے ہم نے رکھا ہے اور ان شاءاللہ ان کو exact figure جون کے بجٹ میں ضرور بتائیں گے۔

جناب سپیکر! یہاں پر مہنگائی اور salaries کی بات بھی ہوئی تو مہنگائی بالکل ہے ہم یہ بھی بتانا چاہیں گے کہ 2018 میں مہنگائی کی شرح 4 فیصد تھی جب ہم سے ان کو 2018 میں حکومت ملی تھی لیکن جب ہمیں ان سے حکومت ملی تو مہنگائی کی شرح 30 فیصد سے اوپر تھی وہ بھی ان کی نااہلیاں اور نالائقیاں تھیں ان کی details میں، میں نہیں جانا چاہوں گا وہ پھر کبھی بات کریں گے۔ آخری بات یہ کہ ہماری حکومت نے پچھلے سال salaries increase کی تھیں جب جناب محمد شہباز شریف وزیر اعظم پاکستان تھے تو اس چیز کو دیکھتے ہوئے انہوں نے تنخواہوں میں خاطر خواہ اضافہ کیا اور پنجاب میں caretaker setup نے فیڈرل گورنمنٹ کے تناسب سے

تنخواہوں میں اضافہ کیا۔ میں ان کو بتاتا چلوں کہ گریڈ 17 سے گریڈ 21 تک افسران کی تنخواہوں میں 30 فیصد اضافہ کیا گیا تھا، گریڈ 1 سے گریڈ 16 کے ملازمین کی تنخواہوں میں 35 فیصد اضافہ کیا گیا تھا اور پنشن میں 17 فیصد اضافہ کیا گیا تھا۔ اس کا صوبہ پر تقریباً 30 فیصد financial impact آیا تھا۔

جناب سپیکر! ہمارے اپوزیشن لیڈر یہاں سے چلے گئے ہیں تو ان کی بھی کچھ باتیں تھیں جس پر میں ان سے بات کرنا چاہ رہا تھا۔ اب وہ یہاں نہیں ہیں مگر پھر بھی قائد حزب اختلاف نے دانش سکولز کے حوالے سے پراجیکٹ کی مخالفت کی لیکن ہمارے بہت سے اپوزیشن کے ممبران نے بھی کہا کہ ہمارے ڈسٹرکٹ میں بھی دانش سکولز ہونے چاہئیں تو انشاءاللہ ضرور دانش سکولز بنائیں گے۔ یہاں پر قائد حزب اختلاف نے بات کی تھی جس میں مخالفت اور تنقید تھی کہ air ambulance کا ہیلی پیڈ کیسے بنائیں گے تو میں اس کا بجٹ بتا چکا ہوں۔ میں اپنے معزز قائد حزب اختلاف کو صرف یہ بتانا چاہتا کہ مسلم لیگ (ن) مشکل کو ممکن بنانے ہی کا نام ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آپ کے لئے موٹرویز کا تصور شاید عجوبہ تھا، آپ کو میٹرو بسیں بھی feasible نہیں لگتی تھا، ای روزگار بھی feasible نہیں لگتا تھا، Safe City Authority, Forensic Science Agencies and Solid Waste Management کی کمپنیاں یہ سب کچھ آپ کے لئے ناممکن تھا جس کو ہم نے 2018 میں ممکن بنایا تھا۔ یہاں پر قائد حزب اختلاف نے نوجوانوں کی بات کرتے ہوئے کچھ شرما گئے اور ہمیشہ کی طرح نوجوانوں کو گمراہ کرنے کی اپنی جماعت کی روش کو برقرار رکھتے ہوئے صرف ایک پروگرام کا ذکر کیا جبکہ ہمارا بجٹ نوجوانوں کے لئے بے پناہ مواقع، شاندار پیکج اور جدید تقاضوں کے ہم آہنگ منفرد پروگرام سے بھرپور ہے جس کا ذکر میں اپنی تقریر کی شروعات میں کر چکا ہوں۔ اسی طرح رمضان نگہبان پیکج ان کو بہت بُرا لگ رہا ہے۔ غریبوں لوگوں کے لئے ایک تحفہ ہے جو کہ ایک اسلامی فلاحی مملکت کو provide کرنا چاہئے اس نظریے پر چلتے ہوئے چیف منسٹر صاحبہ نے یہ پروگرام رکھا اور 65 لاکھ گھروں میں رمضان پیکج جا رہا ہے۔ یہ ان کو اچھا نہیں لگ رہا مگر ان غریبوں کے لئے بہتر ہے۔ ہمارے لوگ اس کی کوالٹی خود چیک کر رہے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ جب یہ پروگرام شروع کیا گیا تو اس وقت کابینہ نہیں بنی تھی اس سے پہلے چیف منسٹر صاحبہ جیسے آئیں تو رمضان مہینہ آگیا اور انہوں نے

رمضان شریف کی وجہ سے فوری طور پر یہ package announce کیا اور ان شاءاللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ میں اپنے ٹریژری کے بھائیوں اور بہنوں کو بتانا چاہوں گا اوراپوزیشن کے معزز ارکان کو بھی بتانا چاہوں گا کہ ان شاءاللہ next year اس میں آپ کو بہت بہتری نظر آئے گی کیونکہ ابھی ہمارے پاس ٹائم بہت کم تھا۔ جب آپ کوئی نئی چیز شروع کرتے ہیں اور ہماری سرکاری مشینری کو جس کی عادت نہیں ہوتی تو اس میں problem آتے ہیں وہ تھوڑے سے ہیں ان شاءاللہ ہم یہ سارا کچھ دیکھ رہے ہیں اور اس پر Cabinet Committee بھی بنی ہوئی ہے اور چیف سیکرٹری کی سربراہی میں سیکرٹریز کی کمیٹی بنی ہوئے ہے ان شاءاللہ رمضان نگہبان پیکج میں اگلے سال اضافہ بھی کیا جائے گا اور ان شاءاللہ تعالیٰ اگلے سال اس سے بہتر ہو گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر جنوبی پنجاب کے حوالے سے کافی بات ہوئی تو میں بتانا چاہوں گا کہ جنوبی پنجاب بالکل ہماری ترجیحات میں ہے اور ہمارے پاس جو مختصر سا تین ماہ کا بجٹ ہے اس میں بھی ہم نے جنوبی پنجاب کو پیچھے نہیں چھوڑا اور بھولے نہیں ہیں۔ اس ایوان کے سامنے میں چند گزارشات اس حوالے سے پیش کرنا چاہوں گا کہ 13 کروڑ روپے کی لاگت سے بہاولپور تا جھانگڑہ شرقی دورویہ سڑک کی تعمیر ہے، 27 کروڑ روپے کی لاگت سے ملتان تا وہاڑی دورویہ سڑک کی تعمیر ہے، 66 کروڑ روپے کی لاگت سے چیچہ وطنی تالیہ براستہ چوک اعظم 200 کلومیٹر دورویہ سڑک کی تعمیر ہے۔ علاوہ ازیں جنوبی پنجاب کے اضلاع میں 115 ارب روپے کی لاگت سے 25 بڑی سڑکیں ہیں جن کی لمبائی تقریباً 811 کلومیٹر کی تعمیر اور بحالی بھی موجود ہے اور ADP میں بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ جنوبی پنجاب کے لئے ساڑھے تین ارب روپے کے ترقیاتی پروگرام ہیں اور Sustainable Development Program for South Punjab 2023-24 اس ADP میں شامل ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک مرتبہ پھر تمام اراکین اسمبلی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ بتانا چاہوں گا کہ یہ بجٹ اللہ کے فضل و کرم سے سے محض 21 دن کی کاوشوں کا نتیجہ ہے مختصر ترین وقت میں structural reform پر مبنی منصوبہ جاتا کو نہ صرف تشکیل دیا گیا بلکہ بجٹ کی فراہمی بھی یقینی بنائی گئی۔ میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف کے وسژن اور ہدایات کے مطابق آنے والے دنوں، مہینوں اور سالوں میں معاشرے کے

تمام طبقات کی تجاویز اور مشاورت کے عمل کو مقدم رکھتے ہوئے آپ کی حکومت صوبہ پنجاب اور اس کی عوام کی خدمت کا ایک نیا باب رقم کرے گی۔ آمین۔ پاکستان پائندہ باد۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Honorable Finance Minister! بہت شکریہ۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ Now the House is adjourned to meet on Thursday 28th March 2024 at 10 a.m.